

نیا اور سنسنی خیز شاہکار

سمندر کاشکاف

مصنف

ابن صفی بی۔ اے

جیسن اور ظفر الملک کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ بھلا فرائن کے کسی معاملہ میں اُن کا محکمہ اس حد تک دلچسپی کیوں لینے لگا۔

ظفر الجھن میں تھا یک جیسن کی تفریخ ہو رہی تھی۔ جزیرہ پونیاری کی فضائیں چکرانے والی شراب کی بوتیرہ گھنٹوں میں اس کے ذہن کے لئے مزید سرستی کا باعث بن گئی تھی۔ جوزف پونیاری کی کچی شراب میں مگن تھا۔ بار بار کہتا۔ "کھر جھوڑ نے کے بعد سے بس یہ ملی ہے۔ میں پھر سے زندہ ہو گیا ہوں۔"

ظفر نے اُسے بچپلی رات والے ہنگامے کے بارے میں بتایا۔

"پہلے بھوئی نازل ہوئی تھی۔ اب باپ کی بیوی کا بھائی مسئلہ بن گیا ہے۔" جوزف ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "باس جانتے یا خدا جانتے۔ میں تو حکم کا بندہ ہوں ستر۔"

وقت نے اسے ہیر دنادیا ہے۔ "جیسن بڑا بڑا یا۔" "باس کا غلام ہوں۔ پھانسی پر بھی چڑھا دے تو اُن نہ کروں کا۔ شہزادگی میں تو آرام ہی آرام ہے۔"

استئنے میں اُم بینی آگئی تھی اور بات جہاں تھاں رہ گئی تھی۔

"کیا عمران ابھی ہنیں آیا؟" اس نے دالہانہ اندان میں ہواں کیا۔

"مینڈک کے ساتھ گئے ہیں اس لئے سوت رفتاری ہی سے واپس آئیں گے۔"

جیسن بولا۔

اور وہ بڑا سامنہ بنائے ہوئے جوزف کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"آپ کو کوئی مخلیقت تو نہیں ہے یو رہا میں۔"

"بانکل نہیں! میں تو حیثت میں ہوں۔ اگر اس جزیرے کا مالک اسے بنکا۔"

سے بدنا چاہے تو مجھے تیار پائے گا۔"

ام بینی نے ظفر سے کہا۔ "میں تم سے علیحدگی میں کچھ بات کرنا جاہتی ہوں۔"

"خدر— خدر— !" ظفر املک اٹھتا ہوا بولا۔

وہ دونوں باہر آئے اور چپ چاپ کھڑے رہے۔ ام بینی، ظفر کو خان خان
نظرؤں سے دیکھ جاہی تھی۔

"کیا مجھے پہلے کہیں اور بھی دیکھ جکل ہو۔" ظفر نے سکر اکر کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں اس صرف یہ معلوم کرنا جاہتی تھی کہ تم عمران
کو کب سے جانتے ہو؟"

"جب سے تمیں جانتا ہوں۔" بہم وہ جب پرس کے ساتھ بنکا تایپو چھے تھے تو
وہ محل میں موجود نہیں تھا۔"

"مجھے یقین نہیں آتا کہ وہ مالا باؤ آ کا پرسن سکر یہی ہے۔"

"کیوں یقین نہیں آتا؟"

"اسیں کسی غورت کی ملازمت کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔"

"خدا جانتے۔" ظفر نے شانے سکوڑے۔

"میں نے ایک بات اور محروس کی ہے۔"

"وہ کیا۔ ?"

"ہر بندرا اس کی موجودگی میں کچھ سما سہا رہتا ہے۔"

"شیل ہے تمہارا۔" ظفر نے پر امان جانے کا منظار ہرہ کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے
پرنس بدلہ ایسوں کو کب خاطر میں لاتے ہیں۔ مالا باؤ کے پرسنل سکر یہی کی کیا
حیثیت ہے۔"

"تم کچھ بھی کہو میں یقین نہیں کر سکتی۔"

"تو پیر عمران بی سے پوچھ لینا۔ مجھے کیوں بور کر رہی ہو۔"

محیک اُسی وقت عمران کی آواز سنائی دی۔ "ہائیں! تم دونوں بیان

کیا کہ رہے ہو؟"

": مجھے حیرت ہے موسیٰ عمران۔" ظفر نے خشک لیجے میں کہا۔

کس بات پر جواب؟"

"آپ کی بیوی آپ کو نہیں جانتی!"

"فضلول باتیں نہ کرو۔ ام بینی بیریخ کر یوئی اور وہاں سے چل گئی!

"کیا بات بھی؟" عمران نے آہستہ سے پوچھا۔

ظفر نے ام بینی کے شہسے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ "اُسے آپ کے علاوہ اور کسی کی

بھی فکر نہیں ہے۔"

"ہوں! لیکن تم دونوں بھید مختار رہتا۔ صرف تم ہی دونوں پرنس

کے ساتھ آئے تھے۔ نہ لاؤ اپر انی ہو۔ پرسن میں لوئیسا سے ملاقات ہوتی تھی اور

وہ نے ایک اچھی ملازمت کی پیش کشی تھی۔ اس طرح تم پرنس ہر بندرا کے

بادھی کا راڑ زیستے۔ تم نہیں جانتے کہ ہر بندرا اصلی ہے یا انقلی۔ لوئیسا، بنکاتا ہی

میں رہ گئی اور تم ڈھنپ لوبکا نامی کسی آدمی سے رافت نہیں۔"

"یہ کون بزرگوار ہیں؟"

"ہوں گے کوئی۔ بس تم یہ نام یاد رکھنا اور یہ ساری باتیں اپنے موڑ چھل

کے بھی ذہن لشیں کر اودو۔"

"وہ سب کچھ آپ کی مرضی کے ہی مطابق ہوگا۔ لیکن اگر ہم اصل حالات

سے آگاہ نہ ہوئے تو ہو سکتا ہے کہ نادانستگی میں ہم سے کوئی غلطی۔"

ہو جائے۔"

"میں سلسلے ہی بتاچکا ہوں لیکن یہ معاملات میرے ذہن میں بھی منسٹر اور،

غیر مبوق طبقے لیکن اب نئے حالات کے تحت کسی تدر و اضطر ہو گئے ہیں۔ تم بوگوں کا

خیال قطعی درست تھا کہ بنکاتا کی بادشاہت سے ہمیں کیا سرد کا۔ ہو سکتا ہے اور

تم یہ بھی جانتے ہو کہ جوزف صرف جوزت ہے۔"

"ہم اسی قابل ہیں۔"

"میں مذاق کے توڑے میں نہیں ہوں۔"

"تو پھر کہیں اور جا کر رہو۔ پیسو۔" عمران نے کما اور نظر سے اُردو میں بولا۔ "ہاں تو فرانس کی تشویش بڑھ گئی۔ پونکہ ہمارے ملک کے سائنسدار بھی غائب ہوئے تھے اس لئے....."

"بچونکتے رہو کتوں کی طرح....." ام بینی نے طیش میں آکر کہا اور پھر داپس چل گئی۔ عمران نے ملکہ اکاظفرو کو آنکھ ماری تھی۔ آپ خود ہی کچھ میں ڈھول نہکاتے ہیں اور پھر جب وہ بچنا شروع ہو جاتا ہے تو بور ہوتے ہیں۔ "ظفر بولا۔"

"وہم ہے ہمارا۔ بور کہاں ہوتا ہوں۔ ہاں! تو میں کہہ رہا تھا کہ ہمارے ملک کے سائنسدار بھی غائب ہوئے تھے لہذا سرس میں متعلق ملکوں کے سراغر سالوں تی ایک میٹنگ میں مجھے بھی شرکت کرنے کا اتفاق ہوا۔ تھیں یاد ہو گا کہ یوزٹ بھی میرے ساتھ تھا۔"

"مجھے یاد ہے۔ سیمان بھی پرس روکھنا چاہتا تھا لیکن اس بجا پر کوہایوسی ہوئی تھی اور کئی دن تک یوزٹ کو کامیاب ویتا رہا تھا۔"

"خدا ہماری مغفرت کرے۔ ہاں تو وہیں یہ یوزٹ بنائے فساد بناتا۔"

یعنی فرانسیسی سراغر سام متفقہ طور پر اسے گم شدہ پرنس ہرندہ اسمجھ بیٹھے۔"

"اوہ۔"

"اس طرح انھوں نے موکاروں میں غیر ملکیوں کے داخل ہونے کا پروگرام بنایا۔ یوزٹ ہو بھر بندے سے مشابہت رکھتا ہے۔ مدد ہو گئی کہ ٹالا بلوآنے بھی اسے اپنا شوہر تسلیم کر لیا۔"

"لو فرانس کے تبقیہ سراغر سام کیا ہیں؟"

"تمہیں میں جھکڑا اٹھ کھرا ہونے کی بنا پر صرف لوئیسا سامنے رہ گئی تھی

عمران خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا۔ پھر بولا۔ "چھ ماہ پہلے کی بات ہے کہ بھرال کاہل کے ایک ملک میں عالمی سائنس کا نفرش مفقود ہوئی تھی جس میں یہ طے کیا جاتا تھا کہ جو ہری تو اتنا تی کو آدمی کی بھلاں کے لئے بکس طرح برداشتے کا رہ لایا جائے۔ ہمارے ملک سے بھی دو بڑے سائنسدان شرکت کے لئے پہنچے تھے۔ کافرش کے اختتام پر جنہے سائنسدانوں نے تاہمیتی کے سفر کا پروگرام بنایا۔ ان میں ہمارے سائنسدان بھی شامل تھے۔ پھر اچانک وہ پانچوں تاہمیتی سے غائب ہو گئے۔ ان میں فرانس کا بھی ایک چوتھا کاسائنسدان شامل تھا۔ جن ملکوں کا معاملہ تھا ان کی طرف سے چھان میں بھی شروع ہو گئی۔ ہمارے یہاں سے بھی ایک ٹیکم گئی تھی۔ ادھر فرانس کو عرضے سے شیخہ تھا کہ موکاروں میں کوئی غیرمعمولی حرکت ہو رہی ہے جس کی بنا پر وہاں غیر ملکیوں کا داخلہ غیر قانونی قرار دے دیا گیا ہے۔ ان جزاں کے بعض پرانے معاہدوں کی رو سے فرانس کو یہ حق تھیں پہنچنا کہ موکاروں کے معاملات میں دخل اندازی کر سکے۔ بہ حال قضائیے چھان میں کی ہٹھی۔ ہواں جہازوں کے ذریعہ دیکھ بھال کا کام شروع ہوا اور موکاروں کے ایک حصے پر گرمی دھنڈ جھاتی ہوئی نظر آئی۔ اتنی گرمی کہ اس کے نیچے کی کوئی بجزیرہ تھا نہیں دیتی۔ یہ دھنڈ مستقل طور پر جھاتی رہتی ہے۔ اس سے پہلے وہاں اس کا نام دشان تک نہیں تھا۔" عمران پھر خاموش ہو گیا۔ ام بینی ان کی طرف آری تھی۔

"وہ تھیں کہاں لے گیا تھا؟" اُس نے قریب پہنچتے ہی عمران سے سوال کیا۔

"اپنی بھری عشت کاہ میں۔"

"اوہ.... تو وہ پویناری کے ساحل پر موجود ہے؟"

"بالکل موجود ہے۔"

"اور ہم یہاں سر طر رہے ہیں۔"

اد ریقصی بیک گراؤ نہ میں چلے گئے تھے۔

”اب وہ کہاں ہیں؟“

”اسی آنکھی...، بوئیسا کوئی مونکار و میں نہیں داخل ہوتا تھا۔ اس کا ذمہ میں نے لیا تھا۔ البتہ ضرورت پڑنے پر میں ان لوگوں سے رابطہ قائم کر سکوں گا۔“

”تو کیا آپ کا خال ہے تھا جہاڑے سائنسدان مونکار وہی میں ہیں!“

”اسکا امکان ہے۔“ عمران نے کہا اور غصہ فراگ کی رواداد کہہ سائی۔

”تب تو قاس کیا جا سکتا ہے؟“ ظفر سر بلاؤ بولا۔

”اب اسکیم یہ ہے کہ فراگ بظاہر ہماری سربراہی کے گا اور میں براہ راست فراگ کا ملازم ہوں۔ اُسے باس ہوں گا۔“

”بوزن کو بھی سمجھا دیجئے گا!“

”اُسے پہلے ہی بتاچکا ہوں۔“

”کمال ہے... بڑی سختی سے اپنے ہوت بند رکھتا ہے۔“

”اگر کھاں اتار دی جائے تب بھی اسکے ہوت بندی رہیں گے۔ میرے پاس ایک بھی غیر ضروری آدمی نہیں ہے۔ خیر بہان تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ فراگ آئے والا ہے۔ ایک میٹنگ ہوگی۔“

”اس میں کیا ہوگا؟“

”فراگ تم سے کچھ پوچھ چکرے گا!“

”ہو سکتا ہے ہمارے جو ایات تشغیش نہ ہوں۔“

”اس کی فکر نہ کرو۔ کیس لڑکھڑا اُو گے تو میں سمجھاں لوں گا۔“

”ایک بات اور... اگر فراگ کی لاپچ ان لوگوں کی نظر وہ میں رہی ہوگی تو وہ اب اسے ملاش کرتے پھر ہے ہوں گے۔“

”یہت جالاک آدمی ہے۔ اس نے رات بھر میں نہ صرف اسکا حلیم تبدیل کر دیا بلکہ وہ اب نیوزی لینڈ کی ملکیت معلوم ہوتی ہے۔ کھلے مہدر میں بھی فراگ کی لاپچ

کی حیثیت سے نہیں شناخت کی جاتے گی۔“

”میرا خال ہے کہ اب آپ بیکی دامتہ ملاش کریں گے جس سے فراگ لیجایا جائے والا تھا۔“

”یہی مناسب بھی ہوگا۔ اب ابھی کی ہز و دت نہیں کہ ہم شہزادے صاحب کا جلوس نکالیں۔“

”لیکن اگر وہ ساتھ رہا تو ہر منہ اکی حیثیت سے بیچانا جائیگا۔“

”کیا میں اس کا حلیم تبدیل نہیں کر سکوں گا۔ فراگ کو بتاچکا ہوں کہ پرنس نیک ماہ جنگجو اور میک اپ کے امتاد بھی ہیں۔“

”آپ نو دکوں بالکل اللہ تھلک رکھنا چاہیے ہیں۔“

”عربی الشیل ہیں بُوئی ہوں۔“ عمران بائیں آنکھ دیا کہ بولا۔

ظفر کچھ کھنہ ہی دالا تھا کہ عجیب طرح کا سور شناہی دیا۔ عمران چونک کہ صدر درود از سے کی طرف دیکھنے لگا۔

”یہ تو فانی میردی کی آوازیں ہیں۔“ ظفر سرخیار نہ بھیجے میں بولا۔

”ہیں تو....“ عمران نے کہا اور صدر درود از سے کی طرف پڑھ گیا۔

کئی بُوگ چھپتے ہوئے ان کے قریب سے گزر گئے۔ بے تحاشا دوڑتے جا رہے تھے۔

ام بینی اور جسمیں بھی شامہ سورہ بھی سنکر آئے تھے۔

”ہست جاؤ۔ تم لوگ اندر جاؤ۔ میں دیکھوں گی کیا ہو رہا ہے۔“ ام بینی نے عمران کا شانہ ہلا کر کہا۔

”تم کیا دیکھو گی؟“

”میں کہتی ہوں اندر جاؤ۔“

سامنے سے کچھ اور لوگ دوڑتے ہوئے گزرے۔ ام بینی نے باہت اٹھا کر

نفس پر ٹرن متوجہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک اس طرف پیٹ کیا۔ ام بینی نے اس سے

"وہ سنتی بھیلا کر تلاشی ہی لینا چاہتے ہیں۔ تم نے عقلمندی سے کام لیا ہے۔ ہمیں

فی الحال یہاں سے نکل چلتا چاہتے ہے۔"

"بجزیرے سے والوں کا کیا ہو گا؟"

"اس کی فکر نہ کرو۔ وہ صرف تلاشی لیں گے۔ کسی کو خداش بھی آگئی تو نوکار دکو بھلکتا پڑتے گا۔"

"یہ خوب کالا آدمی صیبت بن گیا ہے۔ ام میں بڑے طبقے۔"

"گذی سے زبان کھینچ لوں گا۔ اگر پرنس کی شان میں گستاخی کی۔" عمران غزیبا۔

"اوہ... نہیں نہیں.... یہ جھگڑے کا وقت نہیں ہے۔" فراگ باہت احتشما

کر بولا۔

پھر وہ عرش پر بدل گیا تھا۔ تکوڑی دیہ بعد لایخ نے صاحب پھر دیا۔ اب اس کا رُخ کھلے سندھ کی طرف تھا۔

فراگ واپس آیا تو پبلے ہی کی طرح ہشاش بشاش نظر آ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ملے ہار دے بھی بھتی۔ فراگ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے تھا۔

ام میں نے یہ اس اسماں نہ بنا۔ شاند فراگ نے اسے محبوس کر لیا تھا۔ پہنکر بولا۔ "مجھی بے اودہ قبول کرے یا نہ کرے؟ میں ممیں اس کو بخشن چکا ہوں۔"

اشارة عمران کی طرف تھا جس کے ہمراہ پر خونریڈگی کے آثار نہایاں بڑنے لگے تھے۔ ام میں نے دوسرا طرف منہ بھر لیا۔ شاند اس نے نلی کی آنکھوں میں تملکت آمیز چمک دیکھی تھی۔ لایخ سندھ کا سینہ جریتی ہوئی آگے بڑھتی رہی۔!

پھر پوچھا اور وہ بانپ کر جواب دیتا۔ ہبھرا سی طرف دور تاچلا گیا۔ جدھر دہمہ رے گئے تھے۔

"وہ کہہ رہا تھا۔" ام میں عمران کی طرف مڑا کر بولی۔ "مشرقی ساحل سے پکڑ کشیاں آکی ہیں جن سے جزویے پر فائز نگ ہو رہی ہے۔"

"نکل چلو۔" عمران نے ظفر کی طرف دیکھ کر کہا۔

پھر اس نے بڑی تیزی دکھائی تھی۔ جوزت کے سر پر ایک چادر ڈال کر پھرے کے گرد اس طرح لپیدت دیا کہ صرف آنکھیں کھلی رہیں۔

باہر ایک کاڑی موجود تھی۔ شاند عمران کی دلپی اسی پر ہوتی تھی۔ وہ سب کاڑی میں بیٹھ گئے۔ عمران خود ہی اسے درا بُر کر دہا۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟" ام میں نے پھر دیہ بعد پوچھا۔

"وہیں جہاں ہمیں ہوتا چاہتے ہے تھا۔ یہ جھوٹا ساجن یہہ ہمیں پیاہ نہ دے سکے گا۔"

"آخر یہ حملہ آؤ دکون ہو سکتے ہیں؟"

"میرا خیال ہے کہ ہوائی فائز نگ کر کے آبادی کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد تلاشی لیں گے۔"

"وہ ہر۔ تو کیا مرکار دے والوں کو ہمارا ہماری مرجو دی کا علم ہو گیا ہو گا۔"

"اس کا علم تو ہر کا ہی کہ ننگ چانگ کی ڈسٹلری ہے۔"

"یہ تو سب ہی جانتے ہیں۔"

"بس تو پھر وہی ملک ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔"

"مجھے اس طرح کی فائز نگ سے خوف معلوم ہوتا ہے۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ کاڑی تیزی سے مغربی ساحل کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

پھر وہ اس مقام تک آپنے پچھے جہاں فراگ کی لایخ لنگ انداز تھی۔

"تمہارا اندازہ درست معلوم ہوتا ہے۔" فراگ پر تشویش لجھ میں کہہ رہا تھا۔

مکاروں کے واحد مرکاری اخراج "لافیکت" میں لگنگ چانگ تقطیم کی صورت میتوں کی داستان شائع بولی تھی اور عوام کی طرف سے اس پر غم و غصہ کا انطباق کیا جاتا تھا۔
دزیر اعظم ساکاوا کے بیان کے مطابق "پرانہ ہرنڈا" نہ اپنے باپ کے عتاب سے بچنے کے لئے موکارا زد کا رج کیا تھا جس کے نتیجے کنگ چانگ کے آدمیوں نے اٹیمہ سرت اعوان کر لیا۔
اسٹیمہ کی تلاش جاری ہے۔ ساکاوا نے خدا شہ نما ہر کیا تھا کہ کنگ چانگ ہرنڈا کو کسی بڑی رتم کے عوض شاہ ہرنڈا کے حوالے کر دیجا۔ اس کے علاوہ ۴۵ اخواں کا اور کوئی مقصد جوہی نہیں ملتا۔ آگے چل کر ساکاوا نے کہا تھا۔ "اب وقت آگیا ہے کہ بھرا کاہیں کے اس نتیجے کو انتہائی گھرا ہوں میں ڈیوبو دیا جائے۔ بڑے امنوس کی بات ہے کہ بھرا کاہیں کے بعض جزو اُر کی طویلیں بھی کنگ چانگ جیسی گندی تقطیم کی پشت پناہی کرنی تیس درہ اس کا قلعہ مجع کر دینا کوئی مشکل کام نہ ہوتا۔ بہر حال موکارا کی حکومت نے تہستہ کر لیا ہے کہ وہ تہنہ ہی اس شیطانی گروہ کو ختم کرنے کی کوشش کرے گی۔ مجھے باہر فوج ذرا بُل سے اطلاع می ہے کہ کنگ چانگ کا ایک تمرد نائب ڈپلائی فرماں کسی طرح پوری پیچے موکاروں میں داخل ہو گیا ہے لہذا عوام پوری طرح ہوشیار رہیں۔ ڈیوبو فرماں کو مردہ یا زندہ پیش کرنے والا خود کو پچاس ہزار ڈالر کے انعام کا سخت سمجھے
فوری طور پر خرچ اسے ادا کر دیتے جائیں گے" یہ اس بیان کے ساتھ ہی ڈیوبو فرماں کی تعداد پر مختلف پوز شائع کرنے لگئے تھے۔

اس دن "لافیکت" موکاروں کے عوام میں مفت تقطیم کیا گیا تھا۔
لُوگ ڈیوبو فرماں کی تلاش میں مل کھڑے ہوئے۔ ہر چند کہ ایکس ساکاوا سے نفرت تھی لیکن پچاس ہزار ڈالر کی پیشکش شیطان کی طرف سے بھی ہوتا ہے مکمل کرایا ہیں

چسکت اور پھر انھیں شاہی خاندان سے بحث بھی تو نہیں۔ ہر ہند اُنکو کارڈبی کی ایک شتر اُدی کا قرآنہ تھا۔ شاہی خاندان سے بحث رکھنا ان کا بڑی بھی فرضیہ تھا۔ سالانہ مذہبی تصریح "پولی ہنی ٹنی" ملک کے موقع پر قوم کے ہر بانی فرد کو فرم کھانی پڑتی تھی کہ وہ مرتے دم تک شاہی خاندان کا حب اور وفادار رہیں گا۔
ساکاوا کو پینیں کی تحریں میں بڑی تھیں۔ اس وقت وہ اپنے محل کے ساڈنے پر دوست اپریشن دو مرے میں بے چینی سے ملن رہا تھا۔ تباہ تھا۔ اس کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی قدم بھی نہیں رکھے سکتا تھا۔
دفتار "فون کی گھنٹی بھی اور اس نے رسیور اٹھایا۔
"اوہ۔! ہل پر و فیر۔" اس نے دوسری طرف سے کسی کی آواز سنکر ماڈ تھے پس میں کہا۔
"تم کی کہ رہے ہو؟" دوسری طرف سے غصیلی آواز آئی۔
"مگر میں نے کوئی غلط قدم اٹھایا ہے؟"
"اس قسم کا کوئی بیان دینے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔
"میں سمجھتا ہوں کہ میں نے غلطی نہیں کی۔ ہر ہند اُنکے ساتھ چکہ اور لوگ بھی تھے، جو فرانس سے اس کے ساتھ آئے ہیں" یہ فرانس سے اس کے ساتھ آئے ہیں۔
"اوہ۔ تب تو... ٹھیک ہے۔"
"لیکن لگنگ چانگ کا گروہ بہت ٹھاٹوڑا ہے" یہ بتم جاؤ سے!
"میں میں جو ٹھکہ بھی کہ رہا ہوں مجھے کرنے دو۔"

"اسے اپنے معاملات میں دخل اندازی مت سمجھو!" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "ہم سکون سے اتنا کام جاری رکھنا چاہتے ہیں۔"
"جاری رکھو۔" ساکاوا بولا۔ "اور یقینی معاملات مجھ پر چھوڑ دو۔ خیال

"آؤ... آؤ... ہمارے... سس... سب سے دفا دار دوست! " بادشاہ نے جھوٹتے ہوئے کہا۔

"قرت افرانی کا شکریہ یورمچیٹی "

"کو... ہمارا فرزند ہر بند! ... موکارہ پوچھایا ہنسی۔"

"پوچھنے ہیں یورمچیٹی۔ اخیں تین دن کے لئے بندگاہ پر رک یا گیا ہے اور رعایا جش مناہی ہے۔"

"اچھا... اچھا... ہم خوش ہوئے۔ یہاں بھی اس کے شایانِ شان استقبال کی تیاریاں کردے۔ وہ ہماری انکھوں کی ٹھنڈائک ہے۔"

"غلام جانتا ہے یورمچیٹی! "

"اوہاں۔ یعنی سائینداں کیا کر رہے ہیں؟"

"کوشش کر رہے ہیں یورمچیٹی! "

"ہمیں تشویش ہے۔ کتنے دن ہو گئے۔ لیکن بھی تک..... وہ کوشش کر رہے ہیں۔ بھی تک کچھ نہیں کر سکے۔ ہمیں تشویش ہے اگر جگل پر چھانی ہوئی دھنڈ پورے جو یہ سے پر مسلط ہو گئی تو کیا ہو گا؟"

ابھی تک اس دھنڈ کی تشویش کا صرف ایک ہی پلٹاظہ ہر ہو سکتا ہے یورمچیٹی۔"

"دنیا میں اور بھی بڑے بڑے سائینداں ہونے کے اخیں بلاڈ۔ کتنے دنوں سے ہم کہہ رہے ہیں؟"

"بہت جلد آپ مطمئن ہو جائیں گے۔ یورمچیٹی۔ دیسے ایک بات گوش گزار کر دوں کہ یہ دھنڈ آپ کو مالا مال کر دے گی؟"

"ہم نہیں سمجھتے۔"

"اس سے ایک بالکل ہی نئی قسم کی ابتو جی حاصل کی جا سکتی ہے جس کا علم ابھی تک بقیہ دنیا کو نہیں ہو سکا۔ میں نے غیر ملکیوں کے داخلے پر پابندی لگا کر غلطی نہیں کی۔"

تھا کہ وہ پویا ری میں اُترے ہوں گے۔ ہماری کشتیوں نے اس جزیرے سے پر ریڈ کیا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد کنگ چانگ کے بھری قزانق دہان پوچھنے لگے اور ہماری کشتیوں کو پس اپنا لے لے۔"

"احلا لے پھر کیوں نہ ابتدائی تجربہ پویا ری ہی پر کیا جائے؟ " دوسری طرف سے آواز آئی۔

"ہم رکن ہیں۔ اس کا دو اسخت لمحے میں بولا۔ " فرانس کے کئی اسٹیلم اس پاں موجود ہیں۔ ان میں دو ایسے بھی ہیں جن پر بھری چھان بننے کے آلات بھی نصب ہیں۔

"خیر.... خیر.... تم جاندے... " دوسری طرف سے کہا گیا اور سلسلہ مقلعے ہونے کی آواز آئی۔

ریسیور رکھتے ہی پھر گھنٹی بھی بھی۔ اس بار اس کا کوئی اسخت تھا جس نے کوئی اہم اطلاع دی تھی کیونکہ وہ بڑی جلدی میں ریسیور کریٹل پر رکھ کر کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔ اس کے دونوں سچے یادی گارڈز باہر موجود تھے۔ وہ آگے پڑھتا چلا گیا۔ باڈی گارڈز اس سے چار قدم پہنچتے تھے۔

کماڈنڈی میں پھر خکر دہ ایک ائرنڈیشنڈ اور ساؤنڈ پر دفت گاڑی میں جا پہنچا۔ باڈی گارڈز دیں اور بامیں بیٹھ گئے!

ساکا کا دانے اڈیڑی پاپ مٹھے کے سامنے لا کر کہا۔ "شاہی محل" اور۔ ڈرائیور نے کاڑھی موڑ کر اسٹارٹ کر دی۔

باڈی گارڈز بتوں کی طرح ساکت و جام سیٹھے تھے۔ ساکا دا کو کھلی اجازت بھی کر جب یا ہے شاہی محل میں داخل ہو سکتا تھا، حتیٰ کہ بادشاہ تھلے دیں بھی اُسے طلب کر لیتا تھا۔

بادشاہ سیاہ فام من سے تعلق رکھتا تھا۔ عمر ساٹھ کے تربیب رہی ہو گی۔ ہر قت علی قسم کی شرابی اس کے کردو جو جو ہی تھیں۔ دائم المهر قسم کا آدمی تھا۔

ساکا دا اس کے سامنے پوچھ کر خم ہوا۔

"تمارا مطلب ہے کہ وہ دھنگوئی کا رامادہ ہے؟"

"یہت زیادہ... بچل کے لئے ضروری ہے کہ اُسے تاروں سے گذار کر کار آمد بنایا جاسکتا ہے... لیکن یہ انہی بحثیں نہیں آئیں۔"

"تماری بات میری بحثیں نہیں آئیں۔"

"هم بت جلد آپ کے حقوق اسلام خاہرہ کریں گے یونیورسٹی اولیے آپ مظہین رہئے۔ میرے سائینڈ انوں نے اس وضنہ پر اس حد تک قابو پایا ہے کہ اسے جنگل ہی کے علاقے تک محدود رکھا جاسکے۔"

"لیکن یہ دھنڈ آئی گماں سے۔ ڈیڑھ سال پتے تو نہیں تھیں۔"

"در اصل یہی ابھی تک نہیں معلوم ہو سکا۔ اسی پر حقیقی جاری ہے؟"

"سلاک دا۔ اس ہم ہمیں چاہتے ہیں کہ وہ آبادیوں پر بھی سلطنت ہوتے چاہے۔"

"ایسا ہی ہو گا یونیورسٹی۔ اپنے غلام پر اعتماد کیجیے۔"

"خیر... خیر... ہم ہر نہاد سے ملنے کے لئے یہی چین ہیں۔"

"دودن بعد وہ یہاں ہوں گے۔"

"اچھا بس جاؤ۔ مجبھی یہی معلوم کرنا تھا۔"

"اُدھوڑے یور آنر۔!" عمران نے در داڑھ کھولتے ہوئے گما۔ مجھے طلب کریا ہوتا۔"

"چھوڑ ڈیکھفات کو... اندھر چلو۔!"

وہ کینہں میں داخل ہو کر ایک استوپ پر بیٹھ گیا لیکن عمران کھڑا رہا۔

"ابھی اطلاع می ہے کہ یہرے قرآن و نے ان جنکی کشیبوں کو مار بیٹھا یا جو

پوشاکی پر حملہ اور ہوئی تھیں۔!"

"یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔"

"لیکن میرے قرآن کشیبوں کا یہ رکمیت دے کہ میرے پتھے نہیں چل سکتے؟"

"میں نہیں سمجھا آپ کی کہنا چاہتے ہیں۔"

"کنگ چانگ توٹ کا مالک ہے لیکن یہ طاقت اسلام شدہ نہیں ہے۔ بھر کا بال

کی حکومتیں اسے جرمون کا ڈل سمجھتی ہیں۔"

"ٹھیک ہے! میں سمجھ گی۔"

"اس نے میری لاپچ کسی وقت بھی کھیری جا سکتی ہے۔ اطلاع می ہے کہ وہ

اس علاقے میں سفر کرنے والے اسٹریڈوں کی تلاشیاں لے رہے ہیں۔ خواہ وہ کسی

مک سے قلعن رکھتے ہوں۔"

"یہ تو بڑی خبر ہے۔"

"پروادہ نہ کرو۔ کم از کم وہ اس لاپچ پر مجھے نہیں سکتے گے۔ میں تو صرف

ہر بندھ کے لئے پریشان ہوں۔ لاپچ پر نیوزی لینڈ کا نشان موجود ہے اور تم سب

ان کے ساتھ اجنبی ہو۔"

"آپ کہاں غائب ہو جائیں گے؟"

"بس دیکھ لیتا۔... ایصال صرف ہر بندھ کے بارے میں سوچو۔"

"پرنس برٹے بالگاں آدمی ہیں۔ بنکاٹا سے باہرہ کر بہت سے فنوں میں طاق

بوجائے ہیں۔"

ڈیٹل فراؤ کی لاپچ کسی تا معلوم منزل کی طرف روان دوان تھی۔ عمران کو اس نے بس اتنا ہی بتایا تھا کہ کسی غیر آباد جزیرے میں لنگر اندازی کی تھی رہی ہے۔

فراؤ بنا دی طور پر ایک زندہ دل آدمی ثابت ہوا تھا لیکن رنگ رلیوں میں مبتلا رہنے کے باوجود دبی جا گئے ہوئے ذہن کا مالک تھا۔ مٹا سیریڈ پر خود ہی اپنے آڈیووں سے رابطہ قائم رکھتا۔ اس وقت بھی شاہزادے کوئی اہم اطلاع می تھی اور وہ عمران کے کینہ کے در داڑھ پر دستک دے رہا تھا۔

"اچھا تو پھر -؟"

"میک اپ کے بھی ماہر ہیں"

"میک اپ کے نام پر وہ چونک کرمran کو گھومنے لگا۔

"اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں یور آئر... میری بات پر لعین کیجئے!"

"کیا تم نے اس سے ڈھپ لوٹا کے بارے میں پوچھا تھا؟"

"پوچھا تھا۔ ان کے لئے بھی یہ نام نیا ہے۔"

"خلیہ بتایا تھا۔؟"

"بھی ہاں... اس حلیٹے کا کوئی آدمی بھی ان کے سامنے نہیں پڑا۔"

"خیر... خیر... وہ جب بھی ہائے لگا زندہ نہیں پھر ڈون گا۔"

"آخر دہ ہے کون؟"

"تم تو کتنے تھے کہ صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہو؟" فراگ غرایا۔

"اوہ... بھے اخنوں ہے جناب! اپنا سوال دلپس لیتا ہوں۔"

"کوئی بات نہیں۔ ہلاں تو تم یہ کہ رہے تھے کہ پرانی میک اپ کا ماہر ہے؟"

"جی ہاں۔ یہ کشتوں نیوزی لینڈ کی ہے اسدا پرانہ شہادت آسانی سے مادری

نمہیں پیشوں اب سکنی ہے گے۔"

فراگ کی آنکھوں میں جرحت کے آثار نظر آئے اور وہ مضطربا شاندہ از میں بوا

"اوہ بروان... اوہ بروان... تھارا میں معلومات بھی روایت معلوم ہوتی ہیں۔"

"تو پھر ہمیں جلدی کہنی چاہئے یور آئر۔" عمران بولا۔

"ضرور... ضرور... تم اسی سے کہو کہ مادری نہیں پیشوں اب جائے۔"

اس کے بعد اُسے لیکر میرے کین میں چلے آتا۔"

"بہت بہت شکریہ! میں نے ابھی تک آپ کا کہنی نہیں دیکھا۔"

"اب دیکھ لو گے۔!" فراگ اٹھتا ہوا بولا۔

اس کے چلے جانے کے بعد عمران بوزت کے کین میں پوچھا۔

"بیت اچھا ہوا بسا کہ تم آگئے!" بوزت دانت بخال کر بولا۔ "تمہاری بیوی

یگے سارے خلاف درغلاتی رہتی ہے۔"

"اچھا....." عمران نے غصیلے بچے میں کہا۔ "کیا کہہ رہتی تھی؟"

"یہی کہ۔ باعمران اور فراگ ملنے کرہتیں سادا کا کے ہائے فروخت کر دیتے۔"

بوزت نے کہا اور پھر بانچھیں پھاڑ دیں۔

"باس پچ سچ بنا دیا اتفاقی تم نے اس سے شادی کر لی ہے۔"

"یکوں بکواس کرتا ہے۔ ابھی میری خشادی کی عمر ہی کہاں ہوئی ہے۔ اگر

بیوی دکتا تو تیری بیوی اُسے محل میں شکست دیتے۔"

"اچھا..... اچھا.... تو یہ جھوٹ ہے۔" بوزت لکی بانچھیں اور زیادہ کھل گئیں۔

"بس بیوی بازی ختم۔" عمران ہائے اٹھا کر جوڑا۔ اب یہ تم پر مادری پر بیٹ

کیک اپ کر دوں گا۔ میں نے فراگ کو بتایا ہے کہ تم میک اپ کے ماہر بھی ہو۔"

"جو کچھ دل چاہے بنادیو بسا، تمہارا اکتا ہمہرا.... دیے یہ سنکر بجید خوشی

بھی ہے کہ شادی والی بات غلط حقی۔"

"اچھا تو کیا تیری وجہ سے زندگی بھر کنوارا بیٹھا رہوں گا۔"

بوزت کچھ نہ بولا۔ بس ایک بار پھر اس کے دانت تک پڑے تھے۔

اس کے بعد عمران نے اسکامیک اپ شردع کیا تھا۔

"یہ تو مصیبت کا کام ہے بسا۔" بوزت کچھ دیر بعد بھرائی ہوئی آڈا ز

س بولا۔

"بیان شاہزادی بیلی بار بچھ پر یہ بیتا پڑتی ہے۔ مادری کے بارے میں کچھ جانتا

ہے یا نہیں؟"

"نہیں بسا... مجھے بتاؤ۔"

"نیوزی لینڈ کے قدیم باشندے ہیں! جیسے امریکہ کے قدیم باشندے

ہیں اندھیں ہیں۔"

تم کوگوریلا کھڑا اپنا بایاں پہلکھجا رہا تھا۔
عمران جلدی سے اردو میں بولا۔ ”جوزف کے بچے کیس جھپٹ نہ پڑنا۔ یہ فرگ
حکوم ہوتا ہے：“
پھر کوئی سے فرانسیسی میں مخاطب ہوا۔ ”کمال کردیا یور آنڈ میں تصویر بھی
تھیں کر سکتا تھا۔“
”پرن کوئیں پھوڑ دو۔ تم باہر جاؤ۔“ فرگ کی آواز کوہ میلے کی کھال کے اندر
سے آئی۔ خطرے کی گھنٹی بج رہی ہے۔ شاملاں ہنوں نے لایچ کو گھر پاپا ہے：“
عمران عرش پر نکل آیا۔ پچھے دو جگہ کشیوں نے لایچ کو زد پرے رکھا تھا اور
میکروں نوں پر کما جا رہا تھا۔ ”انجمن بند کر دو۔ ہم طاشی ہیں گے：“
ادھر لایچ کے لاڈا اسپیکر سے ظفر الملک کی آواز ہیں۔ ”رکھنے ممنون ہیں تم کون
ہوئے ہوتا شی لینے والے۔ اس لایچ کا تعلق نیوزی لینڈ سے ہے۔ تم لوگ آخر ہو کون؟“
جنگی کشی کے اسپیکر سے ”مکنگ چانگ“ غرہ بلند ہوا۔
عمران کے ہنرمنوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ بنوادا ہوئی اور وہ انجن ردم کی طرف
چڑھا گیا۔ یہنکو پھر کچھ سوچ کر فرگ کے کیمین کی طرف پڑت آیا۔
غاباً لایچ کا انجمن بند کر دیا گیا تھا۔ عمران دستک دیئے بغیر فرگ کے کیمین میں
 داخل ہوا۔ وہ یا میں جانب والی دیوار پر لگی ٹیلیویژن اسکرین کے قریب کھڑا نظر آیا۔
اسکرین پر صرف وہ دونوں جنگی کشیاں نظر آئی تھیں بلکہ ان سے منتشر ہونے والی
آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔
”تم نے دیکھا۔“ فرگ، عمران کی طرف مرڑا کر بولا۔ ”یہ مردود کنگ چانگ کے
نام کے نمرے لکھا رہے ہیں۔ اب میں ان کشیوں کو نہیں پھوڑ دیں گا۔“
عمران کچھ بولا۔
دفتہ فرگ نے اپنے سر پر منڈھی ہوئی کھال کھینچ کر پشت پر ڈال لی اور
غصناں ہو کر کہنے لگا۔ ”یہ لوگ اسی طرح کنگ چانگ کا نام لے کر جماز رانوں اور

”سبھی گیا۔ تو میں ان کا مذہبی پیشوا ہوں۔ بیوی نے شہزادہ بنایا اور اب یہ
ماں ہوں... خدا اسے غارت کرے۔“
”مولا کاروی جنگی کشتیاں۔ لاپخوں اور اسٹرمروں کو گھر رہی ہیں۔ میری تلاش
جاری ہے ایسی لئے تیرا میک اپ میں ہوتا ضروری ہے۔“
”لیکن۔۔۔ یا میں فرگ تو صاف بچانا جائیگا۔ دیسے یہ اور بات ہے تم اس
پر مینڈک ہی کامیک اپ کر دو۔“
”میک اپ کے سلسلے میں میرا نام بھی نہ آنے پائے۔ مختار پشاں میں نے
تمہیں میک اپ کا ماہر تایا ہے۔“
”اچھا یاں۔! لیکن فرگ۔“
”تم چھیک کتے ہو! اپنی گردن کی مخصوص بناوٹ کی بنا۔ پر دہ میک اپ
میں بھی پچان لیا جائے گا۔“
”سمجھ کیا کرنا ہو گا۔؟“
”یکجہاں بھی نہیں! اس بھی یہ دیکھنا ہے کہ وہ تمہیں ہربنڈا کی حیثیت سے چھپا
سکیں۔“ میک اپ کے احتساب پر وہ جوزف کو آئینے کے قریب نہ گیا۔
”خدا رحم کرے جو یہ۔“ جوزف بھرا ہی ہوئی آواز میں بولا۔ ”اب شامیں
بھی خود کو نہ پچان سکوں۔“
”چلو۔۔۔ فرگ کے کینم میں۔“ عمران بولا۔ پھر دہ دروازے کی طرف پڑھتے
ہی تھے کہ خطرے کی گھنٹیاں بجئے تھیں۔
”چلو۔۔۔ نکل جلدی۔۔۔ پتاہیں کیوں اُس نے اپنے کیمین میں بلا یا ہے۔“
فرگ کے کیمین کا دروازہ اندر سے مغلل تھی۔ عمران نے ہینڈل کھا کر
دروازہ کھولا ہی تھا کہ کسی درندتے کی غرائب ستائی دی۔
”ہب...۔۔۔ یا میں...۔۔۔ تم پیچھے ہو۔“ جوزف بولا۔ ”میں دیکھوں گا۔“
لیکن عمران دروازہ کھول چکا تھا۔ کیمین کے وسط میں ایک بے حد خوفناک

مسافروں کو فرزدہ کر رہے ہوں گے۔ اس لئے اب میں نے مم کا رُخ بدل دینے کا فائدہ کیا ہے؟

"میں نہیں سمجھا یور آفر" " عمران آہستہ سے بولا۔

"میں ایسی کشیتوں کو ڈھونڈا وہ دھونڈ کر غرق کر دوں گا۔"

عمران نے طویل ساری اور گردنہ سہلاتے لگا۔ وہ سرچ رہا تاکہ اگر فراگ ان چھیلوں میں پڑا گیا تو اعلیٰ معاملہ کھٹا ہیں جیسا کہ لیکن فوری طور پر اس سے متفق ہو جانے کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ فراگ نے انڑکام کے قریب جا کر کسی کو حکم دیا۔ ان کشیتوں کو تار پسیدا و کر دو۔"

"تت... تار پسیدا و....." عمران ہکلایا۔

"تم کیا سمجھتے ہو۔ یہ میری کشی ہے۔ کنگ چانگ کے نائب کی" فراگ فرنی اندازیں بولا۔

عمران کی نظر شیلویں اسکرین پر بھی جنگی کشتیاں فراگ کی لامپ کو زد پر لئے آہستہ آہستہ قریب ہوئی جا رہی تھیں۔ اچانک یکے بعد دیگرے دو جھٹکے لگے۔ اور کشتیاں اچھاں اچھاں کو اٹ گئیں۔ پھر دو بنے والوں کا شور بلند ہوا۔ فراگ کا یہاں کفہ کہیں میں کوئی رہا تھا۔

"اب چھیلوں کا شکار ہو گا۔" فراگ میز پر پڑی ہوئی رانچ اٹھا کر بولا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

عمران ٹی۔ ڈی اسکرین پر سے نظر ٹھاکی۔

"یہ..... یہ..... تو قلم ہے بس" جوزف بھراہی ہوئی آواز میں بولا۔ اب شاندہ دو بنے والوں پر گواہ چلا یعنیکا۔"

"اس طرف مت دکھا۔" عمران نے سرد بھیجیں گما۔ "اگر دنیا کا یہ حصہ بھی میرا دیکھا جالا ہو تو میں بھی اسے برداشت نہ کر سکتا۔ مجبوری ہے۔"

لایچ کا ایک دبارہ چل پڑا تھا۔ تین یا چار منٹ بعد فراگ کی بنی میں داخل ہوا۔

اس سینے گوریلے کی کھال اپنے جسم سے اگ کر دی تھی۔

"حکمت میں اور مصلحت کوشی پر ہوتی ہے!" وہ چنگاڑتی ہوئی سی آوازیں بولا۔ "یہ کنگ چانگ کا نام کے غیر ملتک لوگوں کو سمجھا جاتا ہے اور اس نے بنا تھا۔ میں دیکھوں گا ان حرام ادادوں کو۔ مولکاروں کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔"

"یکن یہ کیسے تلقیہ ہے وہ تھا لپڑ آئز کشتیاں لگیند کی طرح اچھل گئی تھیں۔"

عمران بولا۔ "اگر کیسے ساختہ تھا جن تار پسیدا و چلائے جائیں تو بڑے سے بڑے جہاز کو بھی اٹ سکتے ہیں۔" فراگ نے اکڑا کر کہا۔ اور اسے ثابت کرنا ناممکن ہے کہ وہ حادثہ کس قسم کے حلے کی بنا پر دروغا بنا بول گا۔"

"میں نہیں سمجھتا۔"

"کھوس رہ کے تار پسیدا و ہیں اور ان کے مرے چلیے رہ سے بنائے گئے ہیں جہازیں شکافت نہیں ڈالتے۔"

"کھال ہے۔ مذیدہ نہ شنیدہ۔"

"ہم ایغیں اسرار ایکر کتے ہیں۔"

"میری معلومات میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔" عمران لٹھنڈی سانس یکل بولا۔ فراگ نے ہمیں کہا۔ "کنگ چانگ کی بادشاہت یو۔ این۔ اؤ سے تسلیم شدہ نہیں ہے اس لئے ہمارے حرپے ایسی تباہ کاری کا ثبوت نہیں چھوڑتا۔ یہ دونوں کشتیاں کسی بھرپر جانور نے اٹ دی ہوئی۔ کیا سمجھے؟ اس وقت میں نے تین منٹ یہی پندرہ شکار کئے ہیں۔ میراثاں بھی بیت اچھا ہے۔ اب میں عیش کر دوں گا۔ تم امتنی کے پاس جاؤ۔ اور پرنس مجھے افسوس ہے کہ تم سارے لئے کسی رٹکی کا انتظام نہیں کر سکتا۔"

وزن کو اس نے انگریزی میں مقاومت کیا تھا۔

"تمہاری شراب مجھے پسند ہے میر فراگ۔" جوزف میکن میں داخل ہوا۔

کو بھی نوت کی گود میں سلا آتے۔!

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔“ ظفر طولیں سالنے لے کر پول۔ پھر جمین کے شانے پر پاٹھ مار کر کہا۔ ”کیبین میں جاؤ۔“
ادھر عمران نے خداوس سے کہا۔ ”تم میرے صاحب آڑ۔“

سماکا دا غصبن اک نظر آ رہا تھا اور اس کے دونوں سیکریٹری بھر تھر کا نپ
بستے۔

”لوڑ... جواب دو۔ کیا دجھے ہے کہ وہ ہوش کی یائیں کرنے لگا ہے؟“ سماکا دا
نک پار پھر دھاڑا۔

”یقین فرمائیے یور آئنڈ ہبر دقت شراب اور عورت ان کے پاسی موجود رہتی
ہے۔ ایک سکریٹری نے بھرائی بولی آواز میں جواب دیا۔“ آج بھی دونسا یات
خوش و ششناگ لڑاکیاں محل میں بھجوائی گئی ہیں۔

”شراب...!“ سماکا دا نے زیر پلے بچھے میں کہا۔ ”کہاں سے آتی ہیں یہ بولیں؟“
”امپوریٹری میں یور آئنڈ۔ اعلیٰ اقتدار کی شرابیں....“

”جنہیں بچھیر فیض پانی جوتا ہے۔“
”نا حکم یور آئنڈ۔“

”بکواس بند کرو... پانچ سو بھر بولوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ کون ملتا ہے
تیس پانی....؟“

”بم نہیں جانتے.... اگر ایسا ہے تو یہ کارروائی محل ہی میں ہوتی ہو گی۔“
”کیا تم تراخ مخزوں کو آنکھیں بند رکھنے کے لئے اتنی بڑی بڑی سخواہیں دی

”شکر یہ یور ہائی اس۔ آپ جاہیں تو شراب کے ووف میں عمل فرمائے ہیں۔“

”شکر یہ.... شکر یہ!“ کہتا ہوا جوزت دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران بھی باہر نکل گیا۔ اس کے چہرے پر گھری تشویش کے آثار تھے۔

لانچ خادثے کی جگہ سے ہت آنچے نکل آئی تھی اور فضا پر پھر پہلے ہی کا سا سکون
طاری تھا۔ جیسے تھوڑی دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

ظفر اور جمین عرشتے ہی پر موجود تھے۔ وہ عمران کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھتے۔

”آپ کہاں تھے؟“ ظفر نے مضطربانہ انداز میں پوچھا۔

”فرانگ کے کیبین میں۔“

”آپ نے شاند اس کی درندگی نہیں دیکھی۔“

”کیا مطلب؟“ عمران کا لمحہ بجد سرد تھا۔

”اس نے ڈوبتے ہوئے آدمیوں پر فایر کئے تھے۔ ان میں سے شاند ہی کوئی
بچ سکا ہو۔“

”تو پھر۔؟“

”مجھے حرمت ہے کہ آپ اس پر احتجاج کرنے کے حق میں نہیں معلوم ہوئے۔“

”اپنے کام سے کام رکھو۔ ہم یا ان احتجاج کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔“

”میں تو احتجاج کرتا ہوں۔“ جمین بول پڑا۔ ”ڈوبتے ہوئے آدمی ہمارے
رحم دکرم پر تھے۔ انہیں قیدی بھی بنایا جاسکتا تھا۔“

”بکواس مت کر د۔“ عمران کا لمحہ بسیور سرد رہا۔ ”ہم نے جس مقصد کے حصول
کے لئے سفا اختیار کیا تھا اس کے علاوہ ہمیں اور کچھ نہیں سوچنا۔“

”ہم آدمی بھی ہیں جناب.....“

”آدمی کے بچے اگر تم اپنے ملک کی امپورس سے متعلق ہرستے اور تمیں دشمن
کے کسی شہر پر بیماری کرنے کا حکم دیا جاتا تو کیا تم سماں تبا بدھ کے اوائل دھرنا شروع
کر دیتے.... جاؤ اپنے کیبین میں.... نوجیوں کے ساتھ ہی تم سیکڑوں پہ امن شہریوں

"ہم اپنی غفلت کی معافی چاہتے ہیں یوہ آئز۔ اب ہم دیکھیں گے۔"
"اب کیا دیکھو گے؟" اُس نے ذہر پلے لجھ میں کہا۔ "ذہن بوجاؤ۔"
وہ آٹھ کر تھیٹھا پھٹکے اور باہر نکل گئے۔ ساکا و اسکی تگری سوچ میں تھا۔ چند دیر
بعد وہ بھی اٹھا اور دروازہ کی طرف بڑھتے ہوئے ھڑھای پر نظر ڈالی۔ رات
کے دس بجے تھے۔

پکھ دیر پلے شاہی محل سے اس کی طلبی ہوئی تھی اور حکم لانے والے نے بتایا
تھا کہ بادشاہ غصباً کا پورہ ہا۔

ساکا داشتہ بی محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کے دونوں بادی گارڈز بھی
ساختے تھے۔ بادشاہ پرچم بخت غصتے میں تھا۔ ساکا و اکو دیکھتے ہی دبایا۔ "دیکا
تیری شامت آئی ہے؟"

"آپ ہر حال میں مجھے ففادار اور جان شار پائیں گے یور محیثی۔"
"چپ رہ سازشی کرنے۔"

"میں ثابت کر دوں گا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے محض آپ کو الجھنوں سے بچانے کی
ایک کوشش تھی۔" ساکا دانتے پر سکون لجھ میں کما۔

"تو جھوٹا ہے۔ یہ دیکھو۔... اخبار دیکھو اور اپنی وہ غلط بیانی یاد کر جو تو نے صحیح
لکھتی تھی۔"

"میں آپ کو الجھن میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا اور مرجھٹی۔ اگر میری نیت میں قبور
ہو ساتو اخبار کو بیان کیوں دیتا۔ ویسے اس پر یقین رکھئے کہ آپ کا یہ غلام پر اس
ہیرت ڈاکو شاہ ینکاٹا کے ہاتھ میں لگئے دیگا اور کنگ چانگ تنسیم تباہ کر دی
جاءے گی۔"

"ہمیں صحیح حالات سے باخبر رکھا کر۔" بادشاہ نے غصیل لجھ میں کہا۔
"اگر آپ فرماتے ہیں تو اب ایسا ہی ہو گا۔... یور محیثی۔"

"بس دفع ہو جا۔... ہماری رات تو غارت ہوئی۔"

ساکا و اففرزدگی کا اظہار کرتا ہوا بہان سے رخصت ہو گیا تھا۔ اب وہ محل کے
اس حصتے کی طرف جا رہا تھا جہاں اس کے دفاتر تھے۔

"میجر لا گو بود کو بھیج دے! اُس نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے
پہنے بادی گارڈز سے گما۔

ان میں سے ایک چلا گیا اور دوسرا در دروازے ہی پر کھڑا رہا۔

ساکا و اگی آنکھوں میں تگری تشویش کے آثار تھے۔ اس نے ایک بیور یوست
بھوٹ اور گلاس نکالے اور اپنی سامنے رکھ کر مبیٹ گیا۔ چند لمحے خالی نظر وہ
سے گلاس میں گھوڑتارہ پا ہمرا پوتی سے گلاس میں بخوبی اسی مشراب انڈیلی اور
ایک ہی گھوڑنٹ میں پی گیا۔

باہر سے قدموں کی چاہ سنائی دی تھی اور ساکا دا کے نکر منہ چہرے پر
خشنوت آمیز سخیدگی طاری ہو گئی تھی۔

شاہی حافظہ دستے کے سر برہا میجر لا گو بونے کمرے میں داخل ہو گیلیوٹ کیا۔
ساکا دانتے اُسے قمر آلو نظر وہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "گیا تم سب انڈھے ہو۔"
"میں نہیں سمجھتا ہو رہ آئز۔"

"ایسے کا اخبار ہر ہمچبی تک کیسے پوچھا۔"

"اخبار... ہے میں نہیں جانتا یوہ آئز۔"

"یہ تو جانتے ہو کہ وہ اعصابی مریض ہیں۔"

"مجھے علم ہے یوہ آئز... لیکن اخبار۔"

"ان سے چھپا یا لگا تھا کہ پرنس ہریندرا پر کیا کذربی۔"

"ہو سکتا ہے۔ ہر ہمچبی نے خود ہی اخبار طلب کیا ہو۔"

"نا ممکن..... اکھیں اخبار سے نفرت ہے۔ کیا یہرے اس عمدے پر فائز۔"

جوئے سے پہلے بھی یہاں کوئی اخبار پایا جاتا تھا۔

"نہیں یور آئر۔"

"میں نے بڑی الجاؤں کے بعد ایک اخبار نکالنے کی اجازت لی تھی۔"

"مچھے علم پے یور آئر۔"

"اُس کا لی بھیر لکھا پتا لگا جو بادشاہ کی دشمن پر کمرستہ ہے۔"

"میں انتہائی کوشش کروں گا۔ یور آئر۔" بھیر لا کو بکھر سوچتا ہوا بولا۔

پھر یک بیک کھٹے لگا۔ "وہ... وہ... شخص جس کی سخوبی میں شراب رہتی ہے۔

صحح سے غائب ہے۔"

"پانی مرگا۔"

"شاید یہی نام ہے۔!"

"اوہ... اوہ...." ساکا و امضطر پانہ انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔ بھیر لا کو بوجے پھر حیرت سے پلکیں پھینکا۔

"وہ.... دشمن ہے.... بادشاہ کا دشمن ہے..... شراب میں پھرستہ نیصد پانی کی آمیزش بھی کرتا رہا ہے۔ اسے تلاش کرو... زندہ یا مردہ گرفتار کرنے والے کو پانچواں دردار انعام دیتے جائیں گے۔"

"او۔ کے... یور آئر...!" بھیر لا کو بونے ایڑیاں بجا یعنی اور کمر سے چلا گیا۔ ساکا و اکی میتھیاں سختی سے پہنچی ہوئی تھیں۔ اُس نے فون پر کسی کے نمبر دیں۔

لکھ کر دیا تو ہو گا سے متعلق احکامات چاری کرنے لگا۔

غصہ نے اس کی شکل بگاڑ دی تھی۔ فون کا رسیور مکہ کرو دیا تینے لگا۔ پھر شراب کی بوٹی کی طرف توجہ مبذول ہوئی اور اس بار اس نے گلاس لبریز کر دیا تھا۔ پکھ دیے بعد اس کے باڈی گارڈ نے پولیس چیف کی آمد کی اطلاع دی۔

"صبح دو" ساکا و اغرا۔

پولیس چیف نے ملزم کے موکارو سے فرار ہو جانے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا۔ "وہ اپنا شاخت نامہ دکھا کر ایک سرکاری گشتی ہاربر سے لے گیا ہے۔"

"اوہ۔!"

"ہم پوری کوشش کر رہے ہیں یور آئر۔ گشتی لاپخون کو اطلاع دیدی گئی ہے۔"
"کب...؟"

"دس منٹ پہلے کی بات ہے۔"

"اور وہ لایخ کب لے گیا؟"

"سرپر کی بات ہے۔"

"دونوں ہی چھاتوں کی باتیں ہیں۔" ساکا و امیر پہنچا تھا مار کر دیا۔
پولیس چیف خابوش رہا۔

"دن ہو جاؤ۔ تم بس سمجھوں گا۔"

وہ چپ چاپ چلا گیا۔

ساکا و اسے غصہ میں میراٹ دی اور خود بھی باہر نکل گیا۔

غمran اور ام سینی بڑی دیر تک اس بحث میں اُبھر رہے تھے کہ فرائک کا
سچودہ رو یہ مناسب یا نامناسب یا کوئی ممکن ترک کر کے ہرف ان لوگوں کو تباہ کر دیا تھا۔ وہ
کوئی حال ہربنڈا ادائی ممکن ترک کر کے ہرف ان لوگوں کو تباہ کرتا پھر سے گا۔ جو
کس چانگ کے نام پر دوسرے مالک کے جانے را فوں کو پریشان کر رہے ہیں۔
ام مینی کا کہنا تھا کہ وہ کنگ چانگ کے پریسچ کامٹھے ہے۔ سلے اسی کو حل
کر پا چاہئے اور گرمran کا مسئلہ تو پریش ہر بنڈا کے علاوہ اور کچھ تھا ہی نہیں۔
اُختر کا رہہ دو گوں فرائک کے کین بن کی طرف چل پڑے۔
کین کے دروازے پر دستک دی گئی اور اندر سے آواز آئی۔ "آجاؤ۔"

صرف عمران کو اجازت بھی کہ وہ نادقت بھی فرگ سے مل سکتا تھا۔ اسے
ہینڈل گھاکر دروازہ کھولا اور پھر واپسی کا امدادہ کر ہی رہا تھا کہ فرگ نے کہا۔
”آؤ... آؤ...“ وہ ننگوں لگائے فرش پر اونٹھا پڑا تھا اور الی ہار دے اس
کے جنم پر تیل کی ماش کر رہی تھی! ”
”پھر سی...“ عمران جلدی سے بدلے۔
”پرواء مت گرد... تمہارے ساتھ اور کون ہے؟“
”ام بینی!“
”اوہ... تو پھر تم بھی اسی پوزیشن میں آجائو۔ ام بینی ماش گرے گی اور
ہم دونوں یا میں کریں گے؟“
”پلیسیر... یور آنر...“
”کیا مطلب؟“
”میرے جذبات دا حساسات کا کچھ تو خیال رکھا کیجئے۔ میں کسی عورت کو اپنے
جسم میں پاٹھ لکانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔“

فرگ تھقہ لکا کر اس طرح اٹھا کر الی ہار دے جھٹکے کے ساتھ دوڑ جا پڑی۔ فرگ
نے اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔ بس عمران کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا ہنسنا
رہا۔ ام بینی جھنجھلا ہست میں اپنا چلہ بونٹ چھانے ڈال رہی تھی۔
دنفتا فرگ تھقہ روک کر عڑایا۔ تو پھر اسے اپنے ساتھ کیوں لئے پھرنا
ہو۔؟“

”بھث ہو گئی تھی۔ فیصلے کے لئے آئے ہیں۔“

”کیسی بھث؟“
عمران نے ام بینی کی طرف دیکھا لیکن وہ کچھ نہ بولی۔ ادھر الی ہار دے
دیوار سے تکی کھڑا اپنا سر سبلہ رہی تھی۔

”بولو... کیسی بھث...“ فرگ پھر عڑایا اور الی ہار دے کو ماش جاری

کئے کہا۔ شارہ کر کے پھر فرش پر لیٹ گیا۔
الی ہار دے ان دونوں کو غصیل نظروں سے دیکھتی ہوئی فرگ کے قریب
چھٹی۔
”بھث یہ بھی یور آنر کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟“ عمران بولا۔
”وہی یعنی کہ رہا ہوں؟“ فرگ نے جواب دیا۔
”ماش کی بات نہیں تھی۔ دراصل قصہ پر شہر نہ ڈا کا تھا۔ یہ کہتی ہے کہ
خال ان لوگوں سے نیٹا چاہئے جو کنگ چانگ کو بندناام کر رہے ہیں اور میں
تھوڑی کی پیٹے پر من کا سسلہ...“
”وہ شیک کہتی ہے؟“
”اچھی بات ہے تو اپ بھجھا اور پرس کو خود کشی کی اجازت دیجئے۔ ہم دونوں
ہمیں چھلانگ لکا دیں گے؟“
”کیا بات ہوئی؟“
”میری بھی عرت کا معاملہ ہے یور آنر۔ میں نے پرنز سے دعہ کیا تھا کہ
جس کو کارڈ بیو پیچا دیں گا۔“
”کنگ چانگ پر نسخہ ٹالا بول آیا تم سے کیس زیادہ ذی عربت ہے؟“
”ہو گا۔“ عمران نے لاپرواہی سے کہا۔
”کیا مطلب؟“ فرگ اٹھ بیٹھا لیکن اس بار الی ہار دے غافل نہیں تھی۔
”کیس کو بھجھا بڑھ لئی۔“
”کوئی مطلب نہیں۔“ عمران نے احتمالاً اندرا میں جواب دیا۔
”جادو۔ اپنے کہیں میں جاؤ۔“ فرگ ہاتھ ہلا کر بولا۔
”چلا جاؤں گا لیکن یہ ضروری نہیں کہ آپ کا ہر فیصلہ آپ ہی کے میار کے
خاتم۔“
”کیا کہنا چاہئے ہو۔“ وہ اُسے گھوڑتا ہبڑا بولا۔
سمندر کا فنگات (ج) ۲

"آپ کے شایان شان نہیں ہے کہ چھوٹے آدمیوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔
یہ بیچارے تو وہی کر رہے ہیں جسکے لئے انھیں حکم طاہے۔"
"اچھا تو پھر....."
"آپ کا شکار تو ساکا دا ہونا چاہے۔ جلد از جلد ثابت کرنے کی کوشش
کیجئے کہ آپ نے مقابیے میں وہ چھوٹا جاپانی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔"

فرماں کچھ نہ بولا۔ خاموشی سے عمران کے چہرے پر نظر جا گئے اور ہاپھر بھرائی
ہوئی آوازیں بولا۔ "تم بہادر ہی نہیں داشتہ بھی ہو۔ ٹھیک ہے۔ کمر آدمیوں
پر پاھنچانے سے فائدہ ۔!"
"آپ میری بڑی عزت افزائی فرماتے ہیں۔ یور آئز۔" عمران نے بشرجاہ
کی اوکاری کرتے ہوئے کہا۔

فرماں ٹھکر کر اندر کام کے قریب آیا اور کینٹن کو آوازیں دینے لگا۔
"یس یور آئز۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔
"لائچ کارخ ہیلو پیکو کی طرف موڑ دو۔"
"یس یور آئز۔"

فرماں مردا کر ام مینی اور لالی ہارو دے سے بولا۔ "تم دونوں جاؤ۔"
وہ اس طرح کینٹن سے ملکی تھیں جیسے دیر سے اس کی منتظر ہوں۔ فرماں
عمران کے قریب آکھڑا بولا اور اس کے شانے پر پاھنچ کر کہ نرم لجھے میں بولا۔
"تم میرے لئے تجدید ضروری بن کر دہ گئے ہو۔"

شکر یہ یور آئز۔

مدیلو پیکو۔ چھوٹے چھوٹے غیر اراد جزو اور کام جھوٹرے ہے۔ ان میں سے
ایک جزییرے کو ہم اپناہیڈ کو اٹھانا سکتے ہیں۔ دیاں سے موکارو کا وہ ساصل زیادہ
دور نہیں ہے جس کے قریب انھوں نے مجھ پر ہاتھ ڈالا تھا۔
"ٹھیک ہے۔ ایسی ہی کوئی جگہ مناسب رہے گی۔"

"جس جزییرے کے کامیں نے انتخاب کیا ہے دیاں ہماری ہم کے لئے خاصی آسانیاں
فرماں ہو سکیں گی۔"

"آپ سچ پچ بادشاہ بننے کے لائق نہیں۔" عمران نے مکھن رسید کیا اور فراگ
کے دانت ملک پڑے۔ عمران کتابہ رہا۔ "آپ کی قوت فیصلہ نے مجھے بے حد مزوب
کیا ہے یور آئز۔"

"اور تم جیا منیر بھی شاہزادی کسی کو تنصیب ہو ااہو۔"
لائچ کے رونگ میں تبدیلی کی گئی تھی اور رفتاد بھی اب ہمیلے کی بندت تیز تھی۔
فرماں نے کھڑا پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "شاہزاد ہم ایک تھنھے بعد منزل مقصود
پر ہوں گے۔"

رات کے گیارہ بجے تھے۔ پورا چاند ابھر کے ٹکڑوں میں آہستہ آہستہ رینگ رہا
تھا۔ کبھی دھندی چھا جاتی اور کبھی سمندر کی سطح دفتہ جھمک اٹھتی۔

عمران اپنے کینٹن میں داپس آیا۔ یہاں اُم مینی موجود تھی۔ حالانکہ اسے
لی ہارو دے کے کینٹن میں ہونا چاہئے تھا۔ ان کے درمیان یہی سمجھوتا ہوا تھا۔

"ارے.... تم ابھی سوئی نہیں۔" عمران نے پوچھا ہی تھا کہ وہ دانت پیس کر
یعنی۔ "تیل ماش کروں یعنی.... باس نے مشورہ دیا تھا۔"

"مم... کک... کیا مطلب...." عمران سچ پچ بدروں میں ہو گیا۔
"تیل ماش... کپڑے، تارو۔"

یہی تھم سے ایسی گھٹیا خدمت نہیں لے سکتا۔
"باس کا حکم۔"

"حکم نہیں مشورہ..... جسے نظر انداز بھی کیا جا سکتا ہے۔"
سمیں مخفی کرتی نظر انداختہ۔

"مم... میں بھرپور ہو جاؤں گا۔"
"میں کہیں پھر بڑش میں لاڈیں گی اور ماش جاری رہے گی۔"

”تو پھر اجانتی ہو گیا ہو گا۔ تم بالش ہی کرتی رہ جاؤ گی اور تم دلوں کے

کفن تیار ہو جائیں گے۔ میں صرف آدمی گھنٹے کی نہاد لے کر اس مسئلے پر غور و فکر کرنے

آیا ہوں۔“

”میں نہیں سمجھی تم کیا کہنا چاہئے ہو۔“

”اس مم میں عور توں کی موجودگی اُسے کھل رہی ہے۔“

”تو پھر۔؟“

”کہہ رہا تھا کہ دلوں کا گلا گھونٹ کر سندروم پھینک دیا جائے۔“

”نہیں۔!“ ام بینی کے لمحے میں خوف تھا۔

”لھن کرو۔!“ میں اس سے کہا آیا ہوں کہ میں کوئی دوسرا تدبیر کر دیں گا۔ اتنی عمدہ رطقوں کو اس طرح خالع نہ کیا جائے۔“

”تم اسے مذاق نہ سمجھو۔! وہ کہ کرنے رہے گا۔“ ام بینی رہا اسی ہد کر پوئی۔

”مجھے بھی لیقین ہے اباد اسی طرح آدمیوں کو مارڈا لتا ہے جیسے جسم پر
میں نے دلے کیا کیڑے کو سل کر مطمین ہو گیا ہو۔“

”تو پھر اب کیا ہو گا۔؟“

”اپنے کہیں میں جاؤ اور مجھے سوچنے کا موقع دو۔ میں تم دلوں کو اتنی بے بی
کی نوت نہیں فرمنے دوں گا۔“

”وہ اگر تم مجھ سے لا پرداہی پیرستے رہے تو وہ مجھے ضرور مارڈاے گا۔“

”خود تمہارے لئے بھی خطرہ ہے اس کی کوئی بات طالا نہ کر د۔ کبھی کبھی دہ
چھلاہٹ میں میتلا ہو کر اپنے انتہائی کار آمد آدمیوں کو بھی موت کے گھاٹ اُتار
دیا کرتا ہے۔“

”فی الحال تم اُنمی گرد بن جانے کی فکر کرو۔ اپنے کہیں میں جاؤ۔“

ام بینی چلی گئی اور عمران فرماں ”فرماں کے جھڑے پر ایک نقصوں والی مکار رسید۔

کر کے بستر پر گی۔

بار بار گھر طری دیکھ رہا تھا۔ انکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں اور رہ ڈھن کو
قابلیں رکھنے کے لئے خاصی جد و جذبہ کر رہا تھا۔ پھر شامہ پذیرہ منٹ بعد ہی کسی نے
کپین کے دروازے پر دستک دی۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا ہی تھا کہ فرماں کا
مکا اس کی پیشانی پر پڑا اور وہ لڑکھڑا تباہ کی تدم پھیپھیت گیا۔

”یور آئر۔... یور آئر۔... یہ میں ہوں۔“ عمران کے لمحے میں ہیرت ہی۔ دہ بڑی مشکل
سے دماغ کو ٹھٹھا رکھنے پر قادر ہو سکا تھا۔

”میں جانتا ہوں۔...“ فرماں غرائب ایچٹا ایکن دارخالی جانے کی بنا پر سخت
کے بل فرش پر چلا آیا۔

”جناب عالی۔... جناب عالی۔... قصور بھی تو معلوم ہو۔“

”میں تھیں مارڈا لوں کا۔“ فرماں اٹھتا ہوا دھاڑا۔

”یہ نا ممکن ہے یور آئر۔... بھی میں نے کافی تیس بی۔“

”میرا مذاق اٹار ہے ہو!“ فرماں دلوں میھیاں بھیج کر دھاڑا اور عمران اپنا
ٹھٹھے پیٹھے لے گا۔ فرماں شامہ روبارہ جھیپٹے کا ارادہ کر رہا تھا ایک اس نئی حرکت پر جہاں
تعادیں کھڑا پیکیں بھیکاتا رہا۔ عمران کے ہاتھ تراٹھ کا لوں پر لگ رہے تھے۔
”بس۔... بس۔... احمد۔... ردو کو ہاتھ۔... یکیا مردوع گرد دیا۔“ فرماں اپاٹک کی قدر
زم پر تاہم را بول۔

”جب تک مجھے میرا قصور تیس معلوم ہو گا میں یہ رسم حدادتی جاری رکھوں گا۔“

”تم عور توں کو یہ رے خلات در غلامتے ہو۔“

”ادہ۔... خدا کی بیان۔...“ عمران ہاتھ روک کر پوٹا پھر زور سے ہنس پڑا۔

”اس میں بہنے کی کیا بات ہے۔“ فرماں نے پھر آنکھیں نکالیں۔

”ارے۔... وہ زیر ذاتی بالش کرنا جاہتی تھی۔“

”کیا مطلب۔؟“

"دھرنا دیئے بٹھی تھی کہ مانش کر کے ہی جادوں کی۔ باس نے مشورہ دیا تھا۔"
 "تم آدمی ہو کہ تجوہ ہے.... اس حد تک عورتوں سے خالف ہو۔"
 "پہنچنے میں میری ماں مجھے ادھیر کر رکھ دیا کرتی تھی۔ اس لئے میرا فیصلہ ہے کہ میں
 کسی عورت کو اپنے بچوں کی ماں نہ بننے مدد کا۔"
 "پتا نہیں کیوں مجھے تم پر رحم آ جاتا ہے؟"
 "میں آپ سے محبت کرنے لگا ہوں نا؟"
 "کیا مطلب؟"
 "آپ کے جسم پر گوشت بنت زیادہ ہے؟"
 "کیا بکواس ہے؟"

"دھر آج تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ درست باتا۔"
 "تم آدمی پاکی معلوم ہوئے ہو۔ ختم کر دو ان بھروسہ گیوں کو ایک مینکو کرنے والے
 ہیں۔!"

"اوہ..... اچھا... یہ بہت اچھا ہوا....."
 "لائچ اونچی اونچی چٹائیوں کے درمیان ایک تنگ سی جگہ پر پڑھ چکی تھی۔
 "لیکن رات لائچ ہی پر سبسوں لوگی۔ فراگ بولا۔ اندر ہمیں نشکی پر اُتر تامنا۔
 نہیں سمجھتا۔"

لائچ کے رکنے ہی ایسا محوس ہوا تھا جیسے زمین کی گردش مک گئی ہو۔ عجیب سا
 سنا تا نفسا پر مسلط تھا۔

فرماں عمران کو اپنے کیتیں میں لایا۔ یہاں ام مبنی موجود تھی۔ فراگ اس کی شکل
 دیکھ کر ہنس پڑا اور عمران نے کہا۔ "یہاں میری گردن کٹوارے کے لئے ڈوبی آئی تھیں۔"
 "تو تم نے جھوٹ بولا تھا۔ ام مبنی بھا سامنہ بنا کر بولی۔"

"اپنے کینین میں جاؤ۔" فراگ غریبا۔
 "جاو۔ جاؤ۔ جان بچ گئی۔" عمران سر بلکہ بوللا اور فراگ اسے گھوڑنے لگا۔

"ام مبنی بچ چاپ کھیک کئی تھی۔"
 "تم خود کو کیا سمجھتے ہو؟ ایک گھونسے میں دم مک جائیگا۔"
 "مجھے یقین ہے۔" عمران نے سمجھ دی گئی سے کہا۔
 "تو پھر۔؟"
 "تو پھر یہ کہ آنریں فراگ۔ موت صرف ایک ہی بار آئے گی لہذا بار بار بور
 ہونے سے کافی نہ ہے۔"
 "تم بہت زیادہ بکوس کرنے لگے ہو۔ پہلے تو ایسے نہ تھے۔"
 "عورتوں کی صحبت نے عورت بنادیا ہے۔ پندرہ دن بہت ہوتے ہیں۔"
 "میں ہمیں بیاں اس لئے لایا تھا کہ کام کی باتیں کیسے کرے۔"
 "نشروخ کر دیجئے۔"
 "موکار دکا دہ ساحل بیاں سے گیا رہ میں کے فاصلے پر ہے لیکن دن کے اچانے
 میں دہاں جانا مناسب نہ ہو گا۔"
 "ابھی چلتے ہیں۔" عمران بولا۔
 "دام اونہیں چل گیا۔ اس وقت آرام کریں گے اور کل دن بھر اسی جزو سے
 میسر ہیں گے۔"
 "پر گوشت جنم رکھنے والوں سے اسی لئے محبت کر تاہوں۔" عمران آہستہ سے بولا۔
 "کیا مطلب؟"
 "اول درجے کے کاہل ہوتے ہیں۔"
 "بیکاں بند کرو۔" فراگ زور سے دہاڑا۔
 "محبت کرنے والے نولا دکا جلکر بھی رکھتے ہیں۔ دہاڑتے رہئے۔"
 "کیوں میرا دماغ خراب کر رہا ہے۔ مار ڈاون کا۔" فراگ جھپٹ پڑا۔
 اس بار عمران کینین سے کل بھاگا تھا۔ عقب میں اس نے دروازہ یہد ہونے
 کی زور دار آزادی۔ وہ یہی چاہتا تھا کہ فراگ اپنے کینین تک مسدود ہو کر رہ جائے۔

وہ کپتان کے کین کی طرف چل پڑا لیکن پھر اپنے کین کا دروازہ کھلا دیکھ کر
دیں مگر جانا پڑا۔ ام مینی سامنے کھڑا اُسے گھورے جا رہی تھی۔
”اندر آؤ۔“ وہ دانت پیس کر بولی۔

”ارسے تم یہاں کیا کر رہی ہو؟“

”ابھی تک تو پچھلی نہیں کر رہی تھی لیکن اب کروں گی۔“
”مگر.... کس کرو گی؟“

”تم دیکھ رہی تو گے مسلسل اپنی توہینیں بد داشت کر سکتی۔“
”کس صیحت میں پڑا گیا ہوں۔“ عمران کہا۔ ”ابھی وہ مینڈک کا بچہ جان سے
مار دیتے کی دھمکی دے رہا تھا۔ اور اب تم.....“
ام مینی نے عمران کا گرمیاں پکڑ کر کین کے اندر کھینچ لیا۔

”ارسے... سے کوئی دیکھ لے گا۔“
دوسرا بھٹکا عمران کو بستر پرے گیا۔

”مگر.... کیا ارادے ہیں؟“
”میری بات سمجھنے سے سنو۔“ وہ سخت لمحے میں بوی۔
”مشن رہا ہوں۔“

”اس سے بنے ملکف ہونے کی کوشش نہ کیا کرو۔“

”ارسے تو کیا میں اس سے ڈرتا ہوں؟“
”مجھت ملت کر د۔“

”کوئی خاص بات ہے؟“ عمران نے اُسے ٹھلنے والی نظر میں دیکھتے
ہوئے پوچھا۔

”پاں.....“ اُس نے آہتہ سے کہا۔ ”دردازہ بند کر کے بولٹ کر د۔“
عمران نے بڑی سعادت میں اس مشرب پر عمل کیا اور پھر اس کے
تریب واپس آگیا۔

”میں تم لوگوں کے لئے اخطرہ محبوس کر رہی ہوں۔“ ام مینی نے آہتہ سے کہا۔
”کیا مجھ سے بد لمیںے کا ارادہ ہے؟“ عمران سکرایا۔

”میں کہتی ہوں سمجھ دہ ہو جاؤ۔“

”اچھی بات ہے.... کوئی کہنا چاہتی ہو۔“

”اُسے سمجھنا بات مشکل ہے۔“

”ارسے اُسے جنم میں جھوٹنگو۔.... مجھے اپنے کام سے کام رکھنا ہے۔“

”یہ جزیرہ اس کے کارناموں کا یورزیم ہے۔“

”کیا مطلب؟“

”جن لوگوں پر قابو پاتا مشکل سمجھتا ہے، ان سے دستی کرتا ہے اور سر دشکار
کے بھانے اس جزیرے میں لا کر دھوکے سے مار دتا ہے۔ پھر ان کی بفریں بنا کر
کبتوں پر تاریخ و فات کندہ کر دیتا ہے۔“

”واقعی! نندہ دل آدمی معلوم ہوتا ہے۔“ عمران میں پڑا۔

”تم دیکھ رہی ہو گے..... وہ قیریں.... میں تمہیں کہاں تک بتاؤں۔ جلواب لگے
ہاڑھوں میری کہانی بھی سن لو کہ میں اس کے ہاتھ کیسے لکی تھی؟“
”میں سُن رہا ہوں۔“

ام مینی کی آزاد سرگو شیوں تک محدود ہو گئی تھی۔ اس نے کہا۔ ”اگر
کوئی عورت پسند آجائے تو اُسے ہر قیمت پر حاصل کر لیتا ہے اور ایسی حرکت
کرتا ہے کہ قافی طور پر گرفت میں نہ آسکے۔ میں سنگری پی کی رہنے والی ہوں۔
یعنی سال پہلے کی بات ہے کہ اس نے مجھے دیاں دیکھا اور میرے پیچے بڑی گا۔
میرے والدین سے مجھے حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن انکار میں جواب پا کر بھی تھا
تھ پھوڑا۔ والدین نے ایک ماہ بعد میری شادی کر دی۔ شوہر نیک اور سادہ لوح
آدمی تھا۔ ہم ماہ عمل میں کے لئے نکلی کھڑے ہوئے۔ ایک دن تیار اپنے
جگنوں میں پنک منار ہے تھے کہ اچانک کسی جانب سے میں بست بڑا کوڑا میلا۔

نمودار ہوا۔ اس نے میرے شوہر کو زخمی کر دیا اور مجھے اٹھا کر بھاگ نکلا۔ میں بھوش ہو گئی۔ پھر جب بوس آیا تو یہی فراگ سامنے کھڑا اپنے جسم سے گوریلے کی کھال اتامارہا تھا۔

”خدائی پناہ..... عمران بھرائی جوئی آداز میں بعلا۔

”اور پھر جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ کنگ چانگ کا جاتب سہے تو میں اپنی سہاں سے بالکل ہی نا امید ہو گئی۔ اسی نے مجھے دھکلی دی تھی کہ، گرتی نہ اپنے بارے میں کسی کو کچھ بتایا تو وہ سننگری پی میں میرے والدین اور بنت بھائیوں کو قتل کر ادے گا۔ پھر اطلاع میں کہ میرا شوہر بھی زخون کی تاب نہ للاکر چل بسا۔ اس نے پولیس کو سی بیان دیا تھا کہ اسے ایک گوریلے نے زخمی کیا ہے اور ام بیٹی کو بھی وہی اٹھا کرے گی۔ پتا نہیں یہ اتفاق تھا یا اس میں فراگ ہی کا ہاتھ تھا کہ تین دن پہلے چڑھا کر سے ایک گوریلہ فرار ہو گیا تھا۔“

”دانی شہزاد کا بیٹا صلیم ہوتا ہے۔“ عمران نے سرد بھیجیں کہا۔

”اس طرح وہ قانون کی رو سے بیکار ہوتا ہے۔ یہ جمال مجھے پی تقدیر پر شاکر ہوا۔“ اس کے بعد تو تم نے دیکھا ہو ہے کہ وہ اپنی عورت توں کی لگنی قدر کرتا ہے۔ مکنگ مجھ پر جان دننا تھا۔ ابچ تھیں مجھش دیا۔“

”تمہاری کسانی سُنکر دکھ ہوا۔... ام بیٹی۔“ عمران بھرائی ہوئی آداز میں بولا۔

”رب اس دنیا میں تمہارے علاوہ میرا اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے اب میں پاہتی ہوں کہ تم محاط رہ ہو۔ اس سے خلا گھوٹو۔ اور ابتدی میں تھیں یہ بھی بتا رہی ہوں کہ میرا اعلیٰ بہاء ماست کنگ چانگ سے ہے۔“

”اچھا۔“ عمران نے حیرت سے کہا۔

”یاں۔“ وہ خوفناک چہرے والا جس نے ہمیں بنکاٹا پوچھا یا تھا، کنگ یا نگاہ ہی تھا۔ بس یہ سمجھ لو کہ اب میں کنگ چانگ کے لئے فراگ کی

جا سو سی کر رہی ہوں۔“

”بہت اچھا ہوا تم نے مجھے بتا دیا۔ اب میں اور زیادہ محاط نہیں گا۔“

”مجھے نہ بتانا چاہئے تھا لیکن میں تم پر اعتماد کرنی ہوں۔ تمہیں اپنا سمجھتی ہوں۔ لیکن کہ دیسرے مالک..... میں نے تمہارے علاوہ آجتنک کسی اور کو نہیں چاہا۔“

”عمران پکھنے بولا۔ صرف تھوک نکل کر رہ گیا۔ بے حد سمجھیدہ نظر آ رہا تھا۔“

دوسری صبح بڑی خوشگوارہ تھی۔ جزیرے کی طرف سے آئے والی بوائیں گرم گرم ہی خوشبوؤں میں بسی ہوئی تھیں۔

”جیمن اور طفہ الملک عرش پر کھڑے گئی گھری سانیں لے رہے تھے۔ لایخ ایسی جگہ نکلے انداز تھی جہاں دونوں طرف اونچی اونچی چٹانیں دیواروں کی طرح کھڑے تھیں۔ کھلا مندر آنکھوں سے اوپھل تھا اور جزیرے کے مناظر بھی نہیں دکھائی دیتے تھے۔“

”بڑی کھینچن ہے۔“ دفعتاً طفر بولا۔

”ایک دیوار نے کہ بختی چڑھا کے ہیں۔“ جیمن نے اس کی طرف دیکھے جیز کہا۔ ”ہزاری نہیں ہے کہ عمران صاحب ہر جا لیتیں داشتہ دی کا ثبوت دیں۔“ ”جو کچھ بھی ہو اہے، اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا۔“

”یہ پُرچھ راستہ اختیار کرنے کی بجائے ان ہی وسائل پر اختیار لیا جاسکتا تھا۔ جن کا تعلق لوٹیسا کی ذات سے تھا۔ پتا نہیں اب وہ اسٹیم کہاں ہو گا۔“ ”میرا خیال ہے کہ ہمارے ٹرانسیور کے دائروں کا راستے باہر نہ ہو گا۔ یہ کسی درقت

بھی اس سے مابطہ قائم کر سکیں گے۔

”یہ فراگ آئتا ہے معلوم ہوتا ہے۔“

”اسی لئے عمران صاحب کی ہدایت ہے کہ کسی وقت بھی غافل نہ رہا جائے۔

ہو سکتا ہے تو قعات اور اصلاحیت میں گمراخناد ہو۔“

”ہائی..... ہائی۔ اب تو آپ بھی بڑی زور دار اور دو بڑے لگے ہیں۔“ جمیں

چڑھانے کے سے انداز میں بولا۔

”ویسے ہی بہت بورہ بورہ ہوں۔ تم اپنی پوری بند رکھو۔“

”بوریت می بوریت ہے۔ ایک فراگ کے تین میں ہے اور دوسرا عمران صاحب سے چھپی رہتی ہے۔“

”ولیا ہاروے بہت اچھا گاتی ہے۔“

”دیر میں کچھ اُس کی باتیں۔ شامِ اسی طرح جی بھل جائے۔“

”بکواس بند کرو۔“

”او۔ کے یورہائی نس۔ آپ کی تہائی اور ادائی پر اطمینان صورت کر دیا جائے۔“

”خادم۔“

”شکر یہ۔ اس کی ضرورت نہیں۔“

اچانک جوزف اُوھر آنکلا۔ وہ اب بھی مار دی پریٹ ہی کے میک اپ می تھا۔

”یمندری مینڈک مجھے تو قابلِ اعتماد ہنس لگتا۔“ بوزت بھرائی ہلوئی آواز میں بولا۔ ”پتہ نہیں باس کس بنا پر بھروسہ کر میٹھے ہیں۔“

”تمہیں کیا غم ہے یعنی جاؤ۔ جھوپٹوں والی پابندی سے بچتا چھوٹا۔“ بیرون

دبائے بیٹھے رہو۔“ جمیں نے بڑا سامنہ بتا کر کہا۔

”واہ... واه... کیا شراب ہے.... لیکن کب تک ساتھ دے گی۔ پتا نہیں

کب تک ادھر ادھر بھٹکنا پڑے۔“

”تم وز بر و ز عقلمند ہوئے جا رہے ہو۔“

”بیرون تو کبھی نہیں تھا میر۔ بس اتنی سی بات ہے کہ بس کے سامنے بچہ بننے رہنے کو جی چاہتا ہے۔“

”رات والدہ صاحبہ باپ ہی کے کیون میں تھیں۔“
”کیا بکواس لگا رکھی ہے تم نے۔“ ظفر نے جمیں کے شانے پر ہاتھ مار کر نافرمان کر دیا۔

دفت اسٹمک کا بچن جاگ اٹھا۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔
”ہائی! — اب کہاں؟“ جمیں پونک کر بولا۔

”اپنے کام سے کام رکھو۔“

”کوئی کام ہو تو رکھوں۔ پتا نہیں کس جنگاں میں آپھنے ہیں۔“

”میرے ماں سے نہیں ملے گے۔“ جوزف اس کی انکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرا دیا۔
لیکن شامِ جمیں کا مودود خراب ہی تھا۔ رُس نے متھ پھریا۔

ٹھیک اسی وقت لارج کے عملے کے عملے کے ایک آدمی نے ہانک لگائی۔ ”حضرات ناشستے کی میز پر۔“

ناشستے کی میز کے گرد فرماں کے علاوہ اور سب موجود تھے۔ لیلی ہاروے پہلے ہی کی طرح ہنس کر لگ رہی تھی لیکن اُم بینی کا چہرہ اُتر ہوا جھما۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ساری رات سوئی تھے ہو اور عمران کے چہرے پرانی حفاظت کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ جوزف کو دیکھ کر دھڑکا ہو گیا تھا لیکن لڑکیاں اپنی جگہ سے ہی بھی نہیں بھیں۔

”آزمیں فرماں تشریف ہنس رکھتے۔“ جمیں بولا۔

”استراحت فرمائی ہے۔“ عمران نے اُسے کھوڑتے ہوئے کہا۔ وہ اور میں عنقریب آپ پر اُسری اُسری فرمائے والا ہوں۔“

”میں خود بھی یہی چاہتا ہوں! ہمندری ہر اکی شوریت نے مرے بال تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ ڈالڑھی فرعون کی حوم چڑھی دباڑھی معلوم ہونے لگی ہے۔“

"جلد ہی موسیٰ بن کرد کھادوں گا۔"

"کیا آپ مجھ سے کچھ ناراضی ہیں یوسمیٹی؟"

"فراگ شکایت کر رہا تھا کہ تم وقت انوقتناً اُسے آنکھ مارتے رہتے ہو۔ یہ بہت پڑھی بات ہے۔"

جمین نے دانت نکال دئے۔

"ایے....! فرانسیسی میں لفظ لگانے کر دیا۔" اُمِّ مبینی بول پڑی۔ "بانکل ایسا معلوم

ہوا، یا ہے جیسے کچھ بندرا اپس میں لٹا پڑے ہوں۔ یہ کون سی زبان ہے؟"

"اسپینی مائی یہ ڈی" عمران بڑے ادب سے بولا۔

"مجھے انہوں نے کہیں اسپینی ہیں سمجھ سکتی۔ پتا نہیں تم لوگ کیا باتیں

کرتے رہتے ہو۔"

"یہ دونوں بہت اداس ہیں۔" عمران نے ظفر اور جمین کی طرف منتقلہ

کر کے کہا۔

"یہ کیوں اداس ہیں؟"

"آنہ سیل فراگ نے انہیں کسی قابل نہ سمجھا۔"

"کیا مطلب؟"

" بتاؤ.... بھی مطلب!" عمران نے ظفر کی طرف دیکھ کر کہا۔

اور وہ جمینی ہوئی میں ہنسی کے ساتھ بولا۔ "میں تو ہمیں سمجھتا کہ میں اداس ہوں۔"

"میں تو ہمیں۔" جمین بول پڑا۔

"چھا تو یہ بتاؤ کہ کیوں اداس ہو۔" اُمِّ مبینی نے کہا۔

"اپنی دارا ڈھی کی وجہ سے۔ شاملا دھر کی لڑکوں کو دارا ڈھی پسند نہیں۔"

"لوڑ کیوں سے تم لوگوں کو کیا مرد کار؟ اُمِّ مبینی کے لمحے میں سلمی ہی۔" پتا نہیں

"تم فرشتوں نے ادھر کا اُرخ کیوں کیا تھا؟"

"یووو...." عمران نے جمین کی طرف دیکھ کر کہا اور جمین نے احتمانہ انداز

میں دانت نکال دیئے۔

پھر کچھ دریں بعد انہیں فراگ کی دہلی سنائی دی۔ "هم نفری سفر پر ہیں نکلے۔
ابھی تک ناشستہ ہی تھیں ختم ہوا۔"

وہ سب کھٹھٹھے ہو گئے اور عمران بکلا کیا۔ "هم... تھے... تیراہیں یوہ آئے۔"

"تم میرے ساتھ آؤ۔" فراگ نے عمران کی طرف با تھے اٹھا کر کہا۔

لایخ کی رفتار کم ہو گئی تھی۔ وہ دونوں عرش پر آئے۔ باسیں جانب ایک
ہر سے بھرے جزیرے کے ساحل سے لایخ لگ رہی تھی۔ دوسری طرف سنگی چٹا نوں
کا سلسلہ رونگٹک پھیلا پڑا تھا اور بیان سے بھی کھلا کندر رہیں دکھائی دیتا تھا۔

"یہی درجہ جزیرے ہے جہاں سے ہم موکارو کے سلسلے میں کچھ کر سکیں گے؟"

فراگ بولا اور عمران نے چاروں طرف نظر در ڈر استی پر ہو گئی۔ پوچھا۔ "کیا یہ بالکل
دیران ہے؟"

"نہیں سائب اور کھوٹھی ہیں یہاں۔"

"اچھا... اچھا... میرا مطلب تھا پھاڑ کھانے والے جائز تو نہیں ہیں۔"

"کیا تم دنہ دنی سے ڈر رہے ہو؟"

"نہیں بھی ہے تو ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔ فرمادار ڈالتے ہیں۔ سیکا
سیکا کر نہیں سایہ تھے۔"

"تم ہر سو چیز پر بکھار کرنے لگتے ہو۔"

"معطف کیجھے کا جو حصہ ہے جس سب سے بہت فوش ہوں کہ آپ جیسا مہربان مالک
مل گیا ہے درینہ میں تھیہ تو جو بھوت جو بھوت کو ترستا تھا۔"

لایخ نلگا تھا اور ہو گئی تھی۔ فراگ کی تمام تر قوبہ عمران کی طرف تھی۔ دفتاً
اس کے ہر سوچوں پر محیث عینی سکراہٹ بخود ادار ہوئی اور اُس نے عمران کا شانہ تھک کر

کیا۔ "نکرنا کرد۔ تھماری ساری محرومیوں کا ازالہ ہو جائے گا۔"

وہ لایخ سے خشکی پر اُترے اور ایک جانب چل پڑے۔ فراگ آگے جل رہا تھا

چاروں طرف چورے پتوں والی جھاڑیاں بکھری ہوئی تھیں لیکن ان کے درمیان
ہے پکڑنے والی بست پرانی معلوم ہوتی تھی۔ فراگ نے پہلے یہ پکڑنے والی ہی تلاش
کی تھی۔

فراگ، عمران، ظفر اور جہمن کے علاوہ اور سب لوگ لاپچھے ہی پڑھتے۔
ڈزٹ کو بھی ساتھ نہیں لیا گیا تھا۔

”میرا خیال پرے کہ پڑا دڑا لئے کے لئے کسی مناسب سی جگہ کی تلاش ہے آپ کو؟“
عمران نے فراگ کو مخاطب کیا۔

”جگہ موجود ہے۔ ہمیں درختوں کی چھاؤں میں نہیں بسر کرنی پڑے گی۔“

”بہت بہت شکر یا آپ اپنے خادموں کے آرام کا بہت خیال رکھتے ہیں۔“

”متقل مکھن لگائے چلے جا رہے ہیں۔ جیسیں آہستہ سے بولا۔“

”خابوشی سے سُختے رہو! دخل اندازی مت کرنا۔ ظفر بولا۔“

”اتا بور ہو چکا ہوں کہ تیر اندازی بھی کر سکتا ہوں۔“

وہ اپنی اپنی دھن میں آگے بڑھتے جا رہے تھے کہ دفتہ بائیں جانب سے ایک
فائر ہوا۔ فراگ بڑی پھر تی سے زمین پر لیٹ گیا تھا اور سب نے اس کی تقیید
کی تھی۔

”اوہ.... تو یاں بھی۔“ وہ دانت پس کر بولا۔

سبھوں نے ریوا اور نگاہ لئی تھے۔ فائر پھر ہوا۔ لیکن اب اس مت کی قدر
بدل گئی تھی۔

”نایا تماح کر فائرنگ رہا ہے۔“ عمران پڑپڑایا۔

”تم نیقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتے ہو کہ ایک ہی آدمی ہے؟“ فراگ بولا۔

”میرا بھر پرے۔“

”بکواس ہے۔ ہمیشہ ہی سمجھو گے پوری فوج تھیں گھیر رہی ہے تب ہی تم اپنا
بچا دکر سکو گے۔“

”کہیں کوئی ساپ نہار گیٹ پر لکھن نہ کر رہا ہو یہ آتر۔“

”تم آدمی یا جنید۔ اس وقت بھی مجھ پر نظر کر رہے ہو۔“

”پسلے ہی عرض کر جکا ہوں کہ بہت خوش ہوں۔“

وہ تیر سے فائرنگ کے منتظر تھے کہ اچانک تھوڑے فاصلے پر ایک پھر آگ کر گا۔

”نہیں۔!“ عمران نے فراگ کے دیلوں اور داسے پا تھوڑا تھوڑا رکھتے ہوئے کہا۔

”کیوں؟“

”یقین کیجئے رہ تھا ہے۔“ عمران بولا۔ ”ادر ہماری پوزیشن کا اندازہ لگانے
کی کوشش کر رہا ہے ورنہ پھر بھی نہ پہنچتا۔“

”لڑکے۔! تم دافقی بھر پر کام ہو۔“ فراگ نے طوبی سانس لی۔

عمران آہستہ آہستہ بائیں جانب ریختے گا تھا۔

”یہ کیا کر رہے ہو؟“ فراگ نے سرگوشی کی۔

”اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔ آپ لوگ نیسٹھریے۔“

”سانپوں سے ہوں شیارہ رہتا۔“

”فکر نہ کیجئے۔“

وہ کسی ساپ ہی کی طرح بے آواز دینگتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔ اس کے ساتھ
یہاں لئے دہیں روکے رہے۔

تیر سرفاٹر پڑا اور اس بار تو عمران نے نہ صرف سخت بلکہ فاصلے کا اندازہ بھی
لکھا۔ فایر کرنے والا دور نہیں تھا لیکن شامہ اس کی نسبت کسی قدر نشیب میں تھا۔

عمران بت احتیاط سے آگے بڑھتا رہا اور پھر اسے پشا شکار نظر آگی۔ وہ بھی اسی

کا طرح جھاڑیوں کی اونٹ میں سینے کے بل رینگ رہا تھا۔ دفعہ تھا عمران نے اس پر
چھٹا لگائی اور دبوچ یہا۔

”آواز نکلی تو میرا بے آواز پستوں ہمیشہ کے لئے خاموش کر دے گا۔“

اس نے اپنے شکار کو فزانیسی میں مخاطب کیا۔ یہ پوچی نیتی ہی معلوم ہوتا تھا۔

"ضرور بچان لیا ہوگا۔ اُس جاپانی کتے نے میرا حلیہ جاری کرایا تھا۔ کیوں؟"
"درست ہے جناب! اگر آپ اجازت دیں تو جیب سے "لافیکٹ" کی وہ
کاپی نکال کر آپ کی خدمت میں پیش کروں۔"
"تم نکالو اس کے جیب سے۔" فراگ نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔
اس کی جیب سے ایک چاقو بھی برآمد ہوا تھا۔ عمران نے اخبار فراگ کی
حروف بڑھادیا۔

اخبار کی تہہ کھولتے ہی فراگ کی زیان سے ساکا دا کے لئے ایک موٹی سی
گھکی نکلی تھی اور پھر وہ اخبار دیکھتا رہا تھا اور زیان گالیوں پر گالیاں ڈھاناتی
تھی جا رہی تھی۔

"لودیکھو... تم بھی دیکھو... اپنی نویعت کا امکب ہی حرامزادہ ہے۔" فراگ
نے اخبار عمران کی طرف پھینک دیا۔

"اب میری کمانی سنئے جناب۔" قیدی تھوڑی دیر بعد بولا۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اس کے ہاتھ پشت پر باندھ دو۔" فراگ
نے شہین سے کہا۔

جیسیں نے اپنی ٹائی کھڑی اور فراگ کے حکم کی تعین کرنے لگا۔ قیدی
خوش تھا۔

عمران نے اخبار دیکھ کچنے کے بعد کہا۔ "وانی بست چالاک معلوم ہوتا ہے۔"
"اول درجے کا جھوٹا ہے۔" قیدی بول بڑا۔

"تم کیا جاؤ؟" فراگ اُسے کھوڑنے لگا۔

"میں یہی تو بتائے جا رہا تھا کہ ایک طرف تو اس نے یہ بیان جا رہی کیا
تھا اور دوسری طرف ہرگز بھی کو لیکھن دلانے کی کوشش کی تھی کہ پرنس ہرینڈا
لیکھ فرمائے جناب۔ اس میں شک نہیں کہ موکادہ ہی کا باشندہ ہوں لیکن رخصیت موکارہ پوری گئے ہیں لیکن عوام اخپیں بند رکا ہی پر دوک گران کے
تھنا ہوں۔ اور میں نے آپ کو بچان لیا ہے۔"

اس کا رد یواںور عمران کے تھفے میں آگئا تھا۔

"اٹھو بے! وہ اسے چھوڑ کر اٹھتا ہوا بول۔" اور چل پڑا۔
اس نے اُسے کو رکھ کر کھا تھا۔ وہ ہاتھ اٹھائے ہوئے عمران کی طرف
مرط اور عمران نے محوس کیا جیسے غیر متوقع طور پر اس کی تشویش رفع ہو گئی۔

"تم کون ہو بھائی؟" اس نے زم بچے میں پوچھا۔
اوہ۔ تو پچا نے بغیر ہی فائزگ مژدوع کردی تھی۔

"یہ بات نہیں ہے۔ تم ادھر کے تو نہیں معلوم ہوتے۔"
"میں اسجدنی ہوں۔"

"کہاں رہ رہتے ہو؟ اور یہاں کیا کہ رہے تھے؟"

"حروف اور چل پڑو۔" عمران نے سخت لمحے میں کہا۔
اس نے چپ چاپ تعیین کی۔ عمران اس کی گردن سے یواںور کی نال نگائے

چل رہا تھا۔

"نوب... نوب!" اُس نے فراگ کی آواز سنی۔

"کیا آپ اسے بیجانانتے ہیں یور آئر؟"

"نہیں۔" فراگ زم سے اٹھتا ہوا بول۔ "تم نے بڑا خطرہ مول لیا تھا۔
آنندہ محتاط رہتا۔ خود رائی تجھے پسند نہیں۔"

"بہت بہتر یور آئر۔!"

اب فراگ قیدی کی طرف پوری طرح متوجہ ہوا۔

"تکتے آدمی ہیں تیرے ساٹھ... چوکارو کے گندے سووں۔"

"مم... میں تھنا ہوں جناب۔"

"تیکھہ کے رکھ دوں گا۔"

"لیکن فرمائے جناب۔ اس میں شک نہیں کہ موکادہ ہی کا باشندہ ہوں لیکن عوام اخپیں بند رکا ہی پر دوک گران کے
تھنا ہوں۔ اور میں نے آپ کو بچان لیا ہے۔"

”دیپ۔!“ فرگ کی آنکھیں چکے لگیں۔ چند لمحے اُسے گھورتا رہا پھر بولا۔ ”تم محل کے حالات کیا جانو؟“

”میں شاہی بیخانے کا منتظم ہوں۔ پالی موکانا مہم ہے۔ ساکا دا نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ ہبھٹی ہر دقت اُنھیں ڈوبے رہتے ہیں۔ ساکا دا کے دزیر اعظم بننے سے پہلے وہ ایسے نہ تھے بلکہ علیاً ہی تک محمد دھکے تھے لیکن اب تو روزِ نئی عورتیں ان کے قریب موجود رہتی ہیں۔“

”تم کام کے آدمی معلوم ہوتے ہو۔“ فرگ آہستہ سے بولا۔ لیکن یہاں تمہاری موجودگی کی منی رکھتی ہے“

”لبی کھانی ہے جناب۔“
”میں سڑوں گا۔“

بول پڑا۔

”ضرور۔ ضرور۔“ فرگ نے نرمی سے کہا۔

”تم نے اپنا نام غائب پانی موگا بتایا تھا۔“

”جی یاں۔“

”یہ کیونکر ممکن ہے کہ ساکا دا ایک طرف تو اخباری بیان جاری کرے اور در درسری طرف بادشاہ سے اتنا بڑا جھوٹ بولے۔“

”بادشاہ کو اخبار سے نفرت ہے۔ ساکا دا کے دزیر اعظم بننے سے پہلے یہاں دو میں کوئی اخبار نہیں تھا۔ اسی نے بادشاہ سے اجازت لیکر ”لائیکٹا“ جاری کرایا تھا۔ بادشاہ اب بھی اخبار نہیں دیکھتا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ساکا دا نے اپنیں مکاریوں سے بہت دوڑ کر دیا ہے۔ وہ شرب اور عورت میں مگن رہتے ہیں۔ یہ اخبار تو میں نے بادشاہ میک پوچھا یا تھا اور پھر اس کے بعد کیا میں یہاں دو میں پھر کراپنی ہوت کا انتظار کرتے میری تلاش جاری ہوئی۔ ساکا دا مجھے بھی اپنا ہی آدمی سمجھتا تھا ورنہ میں اس عکس

پر کبھی فائزہ کیا جاتا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ درسرے محب وطن لوگوں کی طرح میں بھی ساکا دا کا دشمن ہوں۔“

”کیا خال ہے؟“ فرگ نے عمران سے سوال کیا۔
”کار آمد آدمی معلوم ہوتا ہے۔“

”تو پھر۔؟“

”فی الحال اسے زندہ رہنے دیا جائے۔“

”ساکا دا کے دشمنوں کے ہاتھوں مرتے ہوئے مجھے ذرہ بھرا بھی افسوس نہ ہو گا۔“
پالی موکا مسکرا یا۔

”زیادہ بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔“ فرگ غریباً۔ صرف کام کی باتیں کر دے۔ یہ بتاؤ کہ یہاں تک کیونکھ پہنچے۔؟“

”ایک سرکاری موڑبوٹ لے نکلا تھا۔“
”وہ کہاں ہے؟“

”مشرقی ساحل کی طرف۔“

”ادھر کے ساحل پر کیوں نہیں اسنکر کی تھی۔“

”ایسے پوشیدہ ساحلوں پر تو وہ مجھے ضرور تلاش کریں گے۔ اسی غلط فہمی کی بنا پر میں نے آپ لوگوں پر فائزگ کی تھی۔“

”اوہ۔ تب تو ہیں یہاں سے ہٹ جانا چاہئے۔“ فرگ عمران کی طرف مڑا کر بولا۔

”لاپچ پر واپس چلو۔ کچھ اور بھوچیں کے۔ اس کی موڑبوٹ یہیں رہنے دو تاکہ وہ صرف اسی جزیرے پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔“

”محقول مثوڑہ ہے یہاں آنے۔!“ عمران بولا۔

”اب دو ہبھر لایچ کی طرف جا رہے تھے۔“

”یک نہ شد دو شد۔“ جسمیں بڑھا ریا۔

”خدا نارت کرے۔“ خفر نے کہا۔

پا کر سیجان میں بستلا ہوا اور فائیر کر دیا۔
 ”نا بھر پہ کار لونیں ہو دوست“ عمران اُس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا سکرا یا۔
 ”نا بھر پہ کار پھر پھینک کر حالات کا اندازہ نہیں لگایا کرتے“
 ”یقین پہنچے جناب۔ پھر میں نے اس لئے پھینکا تھا کہ اس سخت فائرنڈ اور
 میں اندازہ لگا سکوں کو جو کوئی بھی ہے مسلسل ہے یا غیر مسلسل۔
 ”بھر پہ کاری کی بات ہے“ فراگ بولا۔
 ”صرف ذات نہیں۔ اب خندی میں دوسرا بار ریلو اور استعمال کیا تھا۔“
 ”فی الحال اسے تسلیم کر لیتے ہیں۔“ عمران نے فراگ کی طرف دیکھ کر پائیں
 آنکھ دبائی اور اسی سے بولا۔ اپ تو دوسرا طرح بھی ان کی صداقت کا امتحان
 کر سکتے ہیں۔ ساکا دا کے لئے آپ کے ذہن میں بہت سارے سوال ہیں۔
 ”ہاں... ہاں.... میں دیکھتا ہوں۔“ اُس نے پائی موگا کو لگورتے ہوئے کہا۔
 ”غیر ملکیوں کے داخلے پر پابندی کیوں لگائی گئی ہے۔“
 ”ساماکا دا کی حرمت ہے۔ ہر مجھی سے انتظامی امور میں داخل دینا پھوڑ دیا ہے۔“
 ”چکر کیا ہے؟“ عمران ہاتھ خاکر بولا۔
 ”میں نے جزوی سے میں اسی طبع کیا کی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ ساکا دا کے
 بصر اقتدار آنے سے کچھ پہلے کی بات ہے کہ موکارو کے ایک غیر آباد اور سماڑی حصے پر
 دھنڈے چھافی متربع ہوئی اور اس نے ایک پڑھے علاقوے کو اپنی لیٹیٹ میں لے لیا۔
 دھنڈے اتنی تحری ہے کہ دوسرا طرف نہیں دکھا جا سکتا۔ ساکا دا بر براقتدار آیا تو
 اس نے مختلف حمالک کے سائیں دا انکھٹ سکتا کہ وہ اس دھنڈے کے اسباب کا پتا
 لگایا۔ اور اس خاطرے کے امکان کا بھی جائزہ لیں کہ کہیں وہ پورے جزوی سے پہ
 تو مسلط نہیں ہو جائے گی۔
 ”کیا یہ بھی درست ہے کہ کوئی اس دھنڈے سے گذر نہیں سکتا؟“ فراگ نے پوچھا۔
 ”اس کے بارے میں نہ تا سکوں گا۔ میں نے اس سے مغلنچھ نہیں سن اور

شائد آجکل آپ خواتین کے تحریک کر دہ ناول پڑھ رہے ہیں۔ زنانہ روزہ مرہ کے
 ماہر رہتے جا رہتے ہیں۔“
 ”بیویوں کی تو سر توڑ دوں گا۔ خیال تھا کہ شائد میں چند گھنٹے تک جانے کا موقع
 مل جائے۔ سمندر نے دماغِ حملہ اکر کر کہ دیا ہے۔“
 لامپ پر پوچھا فراگ نے لامگا امظوا دیا اور کہیں کو ہدایت دی کہ جتنی تیز تباہی
 سے مکن ہوان چڑا رہے دور ہٹنے کی کوشش کی جائے۔
 قیدی انجی کے کینن تھا اور عمران کی وجودگی بھی خود ریسمی بھی نہیں۔ بفاہر
 فراگ اُسے اپنا داہنا بازاو سمجھنے لگا تھا۔
 ”اب وہ دوسرا کشتیوں کی تلاشی اور زیادہ تندی سے لیں گے۔“ عمران نے
 فراگ کو مخاطب کیا۔
 ”تم اس کی فکر نہ کرو۔ لامپ پر پھوڑ دو سب کچھ۔“
 ”میں مطمئن ہوں یور آئندہ۔“
 فراگ پیانی موگا کی طرف دیکھنے لگا۔ اس دوران میں لامپ حرکت میں آگئی تھی۔
 عمران حسوس کر رہا تھا کہ اس کی رفتار بندیریک بڑھ رہی ہے۔
 ”اس کے ہاتھ کھوں دو۔“ فراگ نے عمران سے کہا۔
 مای موگا کچھ نہ بولا۔ شائد وہ فراگ کی وارنگ پر محتاط ہو گیا تھا۔ ادھیر عمر کا
 تو انہا آدمی تھا۔ انکھیں کچھ اُد اس اُد اس سی تھیں اور جبڑے بھارتی تھے۔
 عمران نے اس کے ہاتھ کھوں دیئے اور وہ فراگ کی اجازت حاصل کر کے آ رہا
 سے کہیں کی پشتگاہ سے ٹک کا۔
 ”ایک بات اور۔“ فراگ ہاتھ اٹھا کر بولا۔ اس جزوی سے میں تھنا آدمی درجنوں
 کی نظرؤں سے پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ پھر تم سے فائز کرنے کی حمایت کیوں سر زد
 ہوئی تھی۔“
 ”دیکھنے موسیو فراگ! میں ان معاملات میں نا بھر پہ کار ہوں پیروں کی آہن

ہو جائیگا۔“ پانی نے خوشی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن موکارو کے ساحل پر قدم رکھتے بغیر یہ کیونکر مکن ہو گا؟“

”چٹا نوں والے ساحل کے علاوہ اور سارے ساحلوں کی باقاعدہ حفاظت اور نگرانی کی جاتی ہے۔“

”کیا وہ چنانیں قطعی طور پر ناقابلِ عبور ہیں؟“

”نظاہر ہی سمجھا جاتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہیں ایسا رخنہ موجود ہی ہو جس کے ذریعے وہاں تک رسائی مکن ہو جائے۔“

کسی نے دروازے پر دستک دی اور وہ خاوش ہو گئے۔ عمران نے دروازہ کھولا۔ سامنے جمین کھڑا تھا۔

”مینڈاک نے یاد فرمایا ہے۔ میں یہیں رُک کر قیدی کی نگرانی کرو گا۔“ جمین نے بڑے ادب سے کہا۔

”اچھا.....“ عمران اُسے دہیں بھوڑ کر فراگ کے کینین کی طرف چل پڑا کیہن کا دروازہ ٹھلا ہوا تھا۔ فراگ سامنے ہی آرام کریں پر نیم دراز دکھائی دیا۔ اس نے کسی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ عمران اسے غور سے دیکھتا ہوا بیٹھ گیا۔

”موکارو کے کسی یا شندے پر کبھی اعتناد نہ کرنا۔“ فراگ بھرائی ہوئی آزاد میں بولا۔ ”تمہیں اس کا بخیر یہ بھی ہو چکا ہے۔“

”میں غافل ہیں رہتا یور آئز۔“

”ہو سکتا ہے وہ ساکا دا سے دشمنی ہی کر کے بھاگا ہو۔ لیکن میری گردن کاٹ کر انعام خود حاصل کرنے کا موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دے گا۔ اس پر قطعی ظاہر نہ ہونے دینا کہ ہر بنڈا ہمارے ساتھ ہے۔ اُسے مادری پر لیٹ ہی بنارہئے دو۔“

”بہت بہتر۔“

”اد رُسْنُ۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ پانی موگا کو بھوشن کر کے اُس پر بھی کسی مادری ہی کا میک اپ کر دیا جائے اور اُسے مسلسل بھوشن کھا جائے۔“

پھر اس دھندرے سے گزرے گا کون۔ وہاں تو پہرہ ہے۔ اُسے ممنوعہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔

ہر دقت فوجی دستے گشت کرتے ہیں۔ کوئی اُدھر جانے نہیں پاتا۔“

”یہ نے تم سے بچا چاکا کغیر ملکیوں کے دامن پر پابندی کیوں نکالی گئی ہے۔“

”وہی عرض کرنے جا رہا تھا۔ ساکا دا نے ہرجنگی کو یہ باور کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ دھندرے کوئی کار آمد چیز ہے۔ اس لئے اس کا ران بامہر نہ جانا چاہئے۔ اپنے طور پر باہر کے سائنسدانوں کو بلاؤ کر نیسرج کرائے ہا ہے۔ شامِ اسی لئے وہ پرنس ہر بنڈا کے سلسلے میں اتنا پر تشویش نظر آ رہا ہے۔“

”ہر بنڈا سے کیا احتطلب؟“

”رواہی قانون کے مطابق پرنس ہر بنڈا کے ہمراہیوں کو موکارو کے ساحل پر قدم رکھتے روکا نہیں جاسکے گا۔ کیا یہ حقیقت ہے؟“ وہ سوچ کر آپنے کسی بھاری رقم کے عیوض پرنس کو شاہ بنکا نا کے وارے کر دیا ہے۔“

”بجواس ہے۔ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ البتہ ساکا دا سے کنگ چانگ کا جھکڑا ہو گیا ہے اور کنگ چانگ نے دھکی دی ہے کہ وہ ساکا دا کو مار ڈالے گا۔“

”اس لئے اس کے نائب اول ڈیٹلی فراگ کا فرض ہے کہ وہ ساکا دا کو ٹھکانے نکالدے۔“

”اُس نیک کام کے سلسلے میں اگر میری زندگی بھی درکار ہو تو حاضر کر دوں گا۔“

میسوی فراگ۔ ساکا دا موکارو کو تباہی کی جانب لے جا رہا ہے۔“

”میں دیکھوں گا کہ تم اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہو۔“ فراگ نے کما اور عمران سے بولا۔ ”فی الحال تم پانی کو اپنے لیئیں میں رکھو۔ اُم مینی، بلی کے ساتھ رہے گی۔“

”بہت بہتر جناب۔“

”وہ پانی موگا کو اپنے کینین میں لایا اور اُسے تسلیان دیتا رہا۔“

”ویسے موسیو پانی۔ تمہارے ساکا دا نے اچھا نہیں کیا۔ کنگ چانگ اتنا طالب ہے کہ بھرا کھاپل کے کسی بھی بڑے کی حکومت نے پر بخچا اٹا سکتا ہے۔“ اس نے کہا۔

”اُسی نے مجھے یعنی بڑا گیا ہے کہ اب موکارو، ساکا دا کے وجود سے ضرور پاک

"آپ واقعی جنیس ہیں"

"اور اب ہم کھلے سندھی میں بھرتو والے کے منتظر ہیں گے"

"میں اس مسئلے پر آپ سے متفق نہیں ہوں"

"کیوں —؟"

"بھر حال آس پاس کوئی پناہ گاہ اش پروری ہے۔ یا پھر مجھے ایک چھوٹی کشتی دیجئے اور غوطہ فوری کا باس منگیں ملن ڈار... میں خود ہی وہ شکاف تلاش کروں گا"

"تم تلاش کرو گے؟" "فرانگ کا لمحہ پڑانے کا سامنا۔"

عمران نے سرکوشی جنبش دی۔

"غوطہ فوری آسان کام نہیں ہے۔"

"ابھی تک تو کوئی مشکل کام میری نظر سے نہیں گزرا یور آئز۔"

"لارچ پر میرے علاوہ ایک بھی غوطہ فور نہیں ہے۔"

"تب تو یہ کام اور بھی آسان ہو جائیگا۔ آپ ٹارچ سنبھالنے کا کاد، میرے دو فوٹ پائے جدوجہد کے لئے آزاد ہوں گے"

فرانگ اُسے پے اعتباری سے دیکھ جا رہا تھا۔ دفعتاً اُنہوں کے انٹر کام کے قریب گئی اور بولا۔ "ملی ہارو سہے۔"

"عاظم بس۔" دوسرا طرف سے چکتی ہوئی سی آواز آئی۔

"وہیں بیٹھے بیٹھے وہ گیت سادے جس میں ایک گیدڑا شیر کے سامنے لاف و گذات کرتا ہے؟"

"بیٹھنے۔ میرے مالک...!" دوسرا طرف سے کہا گیا اور گیت شروع ہو گیا۔ عمران کے ہزوں ٹلوں پر شرات آمیز مکاہٹ بھی۔

گیت ختم ہوا تو فرانگ نے کہا۔ "ملی۔ ام مینی کو یہج دے اُس کا الہمیرے قریب ہی موجود ہے"

"میرا مود خراب نہ کچھے یور آئز... اس خوبصورت گیت کا تاثر کچھ دیر تو ذہن پر باقی رہنے دیجئے"

"کیا وہ نہیں اپھی نہیں لگتی؟"

"اس حد تک نہیں کہ میں اُس کا توکھلانا پسند کروں" "میں آپ اُسے دلیں تو لے نہیں سکتا۔"

"دوچار اور بخش دیجئے! میر سو چوں گا کہ مجھے کیا کہ ناچا ہے؟" "وہ سورہ ہی ہے۔ کچھے تو جگا دوں۔ انٹر کام سے آواز آئی۔"

عمران نے بے بس سے فرانگ کی طرف دیکھا۔ فرانگ ہیں پڑا اور بولا۔ "میں نے دسے۔" پھر عمران کی طرف مڑا کر کما۔ "تمہارے پر برسنے والی میتی بعف اوقات مجھے رحم کھانے پر مجبور کر دیتی ہے"

"اُس پر رحم کھانا ہی چاہئے یور آئز جو باب کی میوودگی میں یعنی بوجاتے۔" "اگر تم اپھے غوطہ فور بھی ثابت ہوئے تو میں نہیں ایسا بیٹھا بنا لوں گا۔"

"ابھی اور اسی دقت.... گیس سلنڈر اور ماسک نے بغیر مظاہرہ کروں گا۔" "خود ہی دیر بعد وہ عرش پر مل آئے۔ عمران کے جسم پر غوطہ فوری کا باس تھا۔ تھا یہیں اس نے پسچ گیس سلنڈر نہیں باندھے تھے۔ آنکھوں پر صرف عنکبوتی۔"

"میں پھر کہتا ہوں جیوقوفی نہ کرو۔ گیس سلنڈر اور ماسک لے لو۔" فرانگ نے کہا۔

"اُن کی موجودگی میں تو بچے بھی غوطہ فوری کے کمالات دکھا سکتے ہیں اور پھر میری دوڑ تو آپ کی لاخ کے سامنا ہو گی۔"

"تم پاکن ہو گئے ہو؟" فرانگ اُسے پر تشویش نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔ اس ہنگامے میں ام مینی بھی بیدار ہو کر عرش پر مل آئی تھی۔ اس نے عمران کو حیرت سے دیکھا اور تیز تیز قدم اٹھا لیا ہوئی ان کے پاس آکھڑا ہوئی۔

"یہی بہت بڑی بات ہے دو سیو عمران۔!" کیپن نے آگے پڑھ کر گرم جوشی سے مصافحہ کرنے لبھے کہا۔

پھر عمران فراگ کی طرف مرہ کر کی تدریج چکا اور سیدھا کھڑا ہو گا۔ فراگ خاموش تھا لے س و حرکت کھڑا عمران کو دیکھے جا رہا تھا۔ آنکھوں میں کسی قسم کا بھی کوئی تاثر نہیں تھا۔ یک بیک وہ اپنے کینین کی طرف مرالی۔ پھر انہوں نے کینین کا دروازہ بند ہونے کی آدراستی لختی۔

عمران اور ام بینی نے حیرت سے ایک درمرے کی طرف دیکھا۔ وہ آگے پڑھ آئی اور آہستہ سے بیوی۔ آخر تم پر دیواری کے درے کیوں پڑتے ہیں۔ کیا اس سے شرط ہوئی لختی۔؟

"ہمیں تو۔ میں ہی اُسے غوط خوری کے کمالات دکھارتا تھا۔"

"وہ خود بھی بہت اپھا غوط خور ہے۔"

"مینے اُک ہی ٹھہر۔!"

"وہ تماری ہوت کافوہاں سے کبھی نہ کسی طرح مارڈا لانا چاہتے ہے۔" "دیکھا جائے گا۔"

۴۰
"یہ کیا ہونے جا رہا ہے۔؟" "تیر کی کا مقابلہ۔" فراگ عڑایا۔ لایخ سے آگے نکل جانے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ پھر قبل اس کے کام بینی پوکھنی عمران نے لایخ کی مخالفت سمت میں چھلانگ لگادی۔

"نہیں۔!" ام بینی حلق کے بل جنپی لختی۔

عمران کا کہیں پتا نہ تھا۔ ایک بار بھی سطح یہ ابھرتا ہوا نہ دیکھا گی۔ لایخ منٹ گزر گئے۔ ام بینی کسی بہت کی طرح بے س و حرکت کھڑی لختی۔ فراگ بھی خاموش تھا۔ درمرے لوگ مرگو شیاں کر رہے تھے۔

دنۃ ظفر الملک نے تھقہ لگایا۔ وہ سب پونک کراس کی طرف مڑے۔

"وہ دیکھو۔!" اس نے ایک جانب اشارہ کیا۔ وہ سب تو اُسے لایخ کے پیچے ہی تلاش کرتے رہے تھے لیکن عمران۔! وہ لایخ سے کہی گز آگے جا رہا تھا۔

"ذرا۔۔۔ واد۔۔۔ شاباش۔" فراگ بھوئ کی طرح تایاں بجا تاہوا جھیٹا۔

"پچ پچ تو میرا بیٹا ہے۔۔۔ تم سب دیکھو۔!" میں نے اسے بیٹا بنایا ہے۔۔۔ اب سے تم سب اس کا احترام کر دے۔۔۔ اب بس کرو۔۔۔ لوز نظر۔۔۔ واپس آجائو۔۔۔ ارے کینپن رستہ پھیکو۔"

لیکن عمران نے پھر غوط لگایا اور نظروں سے او جھل بوجگا۔

"ضدی بھی ہے کجھت۔" فراگ رانیں پیٹا ہوا بولتا۔

"اوہ۔۔۔ کیا اب کے ڈوب بھی کیا۔" ام بینی نے مضطربانہ انداز میں کہا۔

تین چار منٹ بعد وہ پھر ابھرا۔ بھی وہ لایخ سے آگے ہی جا رہا تھا۔

فراگ پھر جنپی لگا۔ سائیہ ہی رسہ بھی یہ سکا گا تھا۔ عمران بلٹ پڑا۔ لایخ کی تھا کم پوکھنی لختی۔ پھر اجنب بھی بند کر دیا گی۔ وہ سر کا چکا تھا۔

لایخ پر پھوپھو کر اس نے کینپن کی جانب پاٹھے ہلاسے ہوئے کہا۔ "کمودوست" کیسی بھی یہ درد۔۔۔ بھیں تو سوچ رہا تھا کم، فسا سر کر درگے۔"

سماکا دشاپی محل میں داخل ہوا۔ اُس نے بڑی اختیاط سے ایک سوٹ کیں اٹھا کر کھا رہا تھا۔ حالانکہ بادی کا رُوز ساتھ تھے لیکن اس سوٹ کیں میں نہ جانے کیا تھا کہ اس نے اُسے اپنے ہی بھنے میں رکھنے کو ترجیح دی تھی۔

باڈشاہ کے پاس اس وقت دوجا پانی لڑکیاں موجود تھیں اور وہ عالم سرخوشی میں مسخرہ پین پر اتر آیا تھا۔

سماکا دا نے کمرے کے دروازے پر رک کر اپنی آمد کا اعلان خود ہی کیا۔

"بادشاہ چونک کر بڑھانے لگا اور دونوں رٹکیاں پردازے کے سمجھے چل گئیں۔
"اب ہم تیری آمد پر پابندی لگائیں گے ساکا دا۔" بادشاہ نے غصیلے تجھیں کہا۔
"آپ مالک ہیں یور مسحی یاں بھی آپ مجھے معاف کر دیں گے؟"
"کیا کہنا چاہتا ہے؟"

"اپنی محنت کا بھل نذر کرنے آیا ہوں۔ یور مسحی ۔"

"اوہ۔ تو کیا وہ دعمند کار آمد ثابت ہوئی؟"

"بہت زیادہ یور مسحی۔ اب یہ معمولی سا جزو یہ دنیا کے نقشے پر ایک بہت بڑی طاقت بن کر ابھرے گا۔"

"اچھا۔"

"فی الحال مختصر۔ سیاںے پر ایک مظاہرہ پیش خدمت ہے۔" اس نے سوت کو قالین پر رکھتے ہوئے کہا۔

پایمن جانب ریڈ یو گرام رکھا ہوا تھامس نے آگے بڑھ کر اس کا پلگ نکال دیا۔ بادشاہ ہیرت سے اُسے دیکھ جا رہا تھا۔

"یور مسحی! میں نے اس کا بر قی رابطہ منقطع کر دیا ہے۔ یاں یہ بولے کا۔ کہاں کے پر دگرام پیش کروں؟"

"بُٹنی!—" بادشاہ نے کھڑا دیکھتے ہوئے کہا۔ "اس وقت وہاں سے پاپ میوزک ہو رہا ہوگا۔"

ساواکا نے سوت کیں کھوں کر ایک چھوٹی سی مشین نکالی اور ریڈ یو کا سوچ آن کر کے سڑنی لگایا۔ پھر تجھے پہتا ہوا بولا۔ "ملا حضور فرمائیے۔"

سوٹ کیں سے نکالی جاتے دائیں سینے تک اٹھا کر اس کا رخ ریڈ یو گرام کی طرف کر دیا۔ مشین سے دھوئیں کی باہر یک سی بھروسہ بھر لکھ کر ریڈ یو کے دامیں کی طرف پڑھتی چل گئی اور جیسے ہی دامیں سے سہ ہوئی فضماں موسیقی بھرنے لگی۔

بادشاہ تیری سے سوچ بردڑ کی طرف بڑھا تھا۔ غاباً اٹیناں کرنا چاہتا تھا کہ

بکل کا کنکشن داعی منقطع ہو چکا ہے ہاں۔"

پلک ہو یوچ بردڑ سے نکلا ہوا تھا۔ اس نے جھک کر نیچے دیکھا اور ہر طرح مطین ہو چکا۔
کے بعد مضطر بانہ انداز میں ساکا دا کی طرف بڑھا۔

"ساکا دا.... ساکا دا.... قوش چ بڑا خیر خواہ ہے؟"

"میں اسی دن کا منتظر تھا اور مسحی کہ اس مظاہرے کے بعد ہم کو کفتوگو کر سکوں گا۔"

"بول۔ بول گیا کتا ہے۔ ہم نے ہمیشہ بھوپر اعتماد کیا ہے؟"

ساکا دا نے مشین کی ایک چھوٹی لوگوں دی دھوئیں کی لیکر کسی دوڑھی کی طرح پیچے ہٹتی ہوئی مشین میں داخل ہو کر نظر دوں سے اُوچھل ہو گئی۔

"میں نے غیر ملکیوں کے داخلے پر اسی لئے پابندی لوگوں تھی کہ خاموشی سے ہم اپنا کام جاری رکھ سکیں یا ان فرانس کے حکمے سرا غسانی دشائد اس کی سن گن لگائی ہے۔"

"یکوں۔ ہم یکس طرح کہہ سکتے ہوں۔"

"یور مسحی۔— اآپ کا پر غلام دروٹک نظر رکھنے کا عادی ہے۔ موکارو کا محکمہ کا رخص اپنی کا کر دتی میں دنیا کے ترقیہ یافتہ ترین مالک کے معیار سے کم تو نہیں ہے۔"

"مجھے یقین ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔"

"پرش ہرنڈا کو فرانس کے حکمہ کا رخص نے تلاش کیا ہے۔ بھض اس نے کہ پرش کے ساتھ فرانس کے ایک بھی موکارو میں داخل ہو سکیں۔"

"اودہ۔!" بادشاہ کی آنکھیں ہیرت سے پھیل گئیں۔

"مصری محلہات کے مظاہر پرش ابھی تک بنکاٹا دا اپس نہیں پوچھ۔ اسکا یہ مطلب ہو اگہ کنگ چانگ نظم بھی اس سازش میں ملوٹ ہے۔"

"اس خبر سے ہم تشویش میں مبتلا ہو گئے ہیں۔"

"لیکی تشویش یور مسحی؟"

”ہبندڈ اموکارو پر حق رکھتا ہے ... اور یہ حق مقدس ہے ... اس کے ہمراہ ہیں کوئی نہیں روکا جاسکتا۔“
”غلام کی زندگی دو کوڑی کی ہوگی اگر اس کا آفیڈینک کسی تشریش میں مبتلا رہ جائے۔“

”تو کیا کہنا چاہتا ہے؟“

”آپ کی یہ تشویش ہر آسانی رفع ہو جائے گی۔“

”وہ نہ طرح -؟“

”پرنس ایک شرط کے ساتھ موکارو کے ساحل پر قدم رکھ سکیں گے۔“

”شرط -؟“

”یورجیٹی۔ آپ پرنس کے بزرگ ہیں۔ آپ کو حق حاصل ہے کہ انھیں نمائش کریں۔ آپ شرط کھلکھلنے ہیں کہ پرنس اپنے باپ سے معافی مانگے بغیر موکاہد میں نہیں داخل ہو سکیں گے۔“

”ادہ۔ بہت خوب!“ بادشاہ دفعتہ گھل اٹھا۔ تو سچ مج دانشند ہے۔“

”اور اگر وہ پرنس ہی ہیں تو اپنے باپ سے ہرگز معافی نہ مانگیں گے۔“

”ہاں۔ وہ ایسا ہی صندی ہے۔ پہلے بھی تو اس نے معافی نہیں مانگی تھی۔ بیکھڑا سے چلا گیا تھا... ساکا دا انہر ہمارا دستِ راست ہے۔ ہماری طرف سے اجازت ہے جیسا بیان چاہے ہم سے منسوب کر دے۔“

”آپ نے غلام کو ایک بڑی الجھن سے بخات دلادی۔“

”تو اگر یہ ساری باتیں ہیں پہلے ہی بتا دیتا تو ہم مخالفت کرنے کرتے۔“

”نہیں یورجیٹی۔! میرے پاس کوئی ثبوت نہ تھا اپنی کارکردگی کا۔“

”یعنی سچھ پر اعتماد ہے۔“

”لیکن شاہی خاندان کے دوسرے افراد مجھے پسند نہیں کرتے۔ ان کا خیال ہے کہ میں بونکارو کو تباہی کی طرف لے جائیا ہوں۔“

”بہب نکتے ہیں۔ ہم اگر محمد نہ ہوتے تو ان کی زندگیان دشواحمد ہو جاتی۔“

”رمدی صرف دردشیوں کو زیب دیتی ہے۔ جاہ و جلال بادشاہوں کے ذیور ہیں۔“

”بہت خوب۔! تیر کلام ہیں پسند آیا۔“

”اب اجازت چاہوں گا۔“

”اجازت ہے۔ اب ہم سکون سے سو سکیں گے۔“

”ساکا دا نے واپسی پر اپنے دفاتر کا رخ کیا۔ پولیس چیف شاہد پہلے ہی سے اس کا منتظر تھا۔“

”کیا تھر ہے۔؟“

”وہ کشتی ایک دیر ان جزویے کے ساحل پر مل گئی ہے جس پر پاپی موکا فراہ ہوا تھا۔“

”اوپر پاپی موکا۔؟“

”اس جزویے میں اس کی تلاش جاری ہے۔“

”کونسا جزویہ ہے؟“

”قرروں والا۔! پولیس چیف نے طویں سانس لے کر کہا۔“ لیکن ابھی تک یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ پاپی موکا، لیکن چانگ نظم سے تعلق رکھتا ہے۔“

”اُسے تلاش کرو۔!“ ساکا دا نے تباخ بجھ میں کہا۔ ”اگر وہ نہ ملا تو اپنی خیریت نہ بھو۔“

”ہم انتہائی کوشش کر رہے ہیں یور آئندہ۔“ پولیس چیف نے غرفہ دبجھ میں کہا۔

”کتنی کشتیوں کی تلاشیاں لی گئیں۔“

”مچھالیں! یور آئندہ۔ لیکن ہماری دو کشتیوں سے رابطہ قائم نہیں ہو رہا۔“

نے پھر دیر بعد سوال کیا۔

”چالیس آدمی۔؟“

”تم چالیس آدمیوں کے قاتل ہو۔“ ساکا و امیرزی بھائیوں کا تھا مارکر نہ ہوا۔

”تن نہیں۔؟“ پولیس چیف پھر لگا کر رہ گیا۔

اس دوران میں ساکا و اکا ہاتھ بیز کی درازی میں رینگ گیا تھا۔

”تمہارا تقریباً شزادہ باگے سوون کی سفارش پہنچو اتھا۔“

”بھی ہاں... یور آئر۔“

”وہ اولی درجے کا کدھا ہے۔؟“

”یور آئر...؟“ پولیس چیف اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس کا ہاتھ پورا کر گرفت
بڑھا ہی تھا کہ ساکا دا کے بے آواز پستول سے شعلہ نکل کر پولیس چیف کی پیشاں میں
پیوست ہو گیا۔

اس کی لاش فرش پر پڑی تھی اور ساکا و افون کا رسیدر ہاتھ میں لٹکا دشنه
سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”اب کیا ہے۔؟“ دوسرا طرف سے بادشاہ کی غصیل آواز آئی۔

”پولیس چیف بورا کو۔ کنگ چانگ کا آدمی تھا۔

”اچھا تو پھر۔؟“ بادشاہ کی آواز آئی۔

”میں نے اُسے کوئی مار دی۔“

”بہت اچھا لیا۔ اس کی لاش سمندر میں پھینکو ادو تاکہ وہ کنگ چانگ سے
جائے اور اب خلل انداز نہ ہونا۔ تمہارے ملک کی دلا دیز گورتیں اس وقت بھی نئی
دنیاؤں کی سر کر رہی ہیں۔“

”ایک بات اور یور مسٹر۔“

”بکو جلدی سے۔؟“

”میں اپنے اسٹنٹ کو پولیس چیف بتا رہا ہوں۔“

”کیا مطلب۔؟“
”اگھوں نے ابھی تک کوئی روپوٹ نہیں دی اور نہ ان کی طرف سے کوئی
جو اپل رہا ہے کہ وہ کہاں ہیں۔؟“

ساکا و اکے پھر پر تشویش کے بادل چاگلے۔

”دھکھوڑی دیتک پھر سوچا مہا پھر پوچھا۔“ ان پولیس میں سے کتنی فرانس
سے تعلق رکھتی تھیں۔؟“

”ایک بھی نہیں۔“ دیا لوٹ اسٹریلیا سے تعلق رکھتی تھیں یا نیوزی لینڈ سے۔“
”کیا بتوت ہے کہ اسٹریلیا یا نیوزی لینڈ ہی سے تعلق رکھتی تھیں۔ کیا ان کے
کاغذات بھی دیکھنے کئے تھے۔؟“

”صرف اپنی سمندری حدود میں ہم کا غذات کا مطالبہ کرنے کے مجاز ہیں۔“

”تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ اکترتی کے کاغذات نہیں دیکھ جاسکے۔“

”جی۔؟“ پولیس چیف نے طوبی سانس لیکر کیا۔ ”اور اپنی سمندری حدود
کے باہر تلاشیاں بھی نہیں لے سکتے بلکہ ہم امیں بھی کامیاب رہے ہیں۔“

”وہ کس طرح۔؟“ ساکا و اسیدھا ہو کر سمجھ گیا۔

”کھلے سمندری ہماری کشیوں سے کنگ چانگ کا نفرہ بلند کیا جاتا ہے
اور حرام کر تلاشیاں لی جاتی ہیں۔“

”دفعہ اسکا دا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔“ غصہ سے اس کا چہڑہ ٹھرخ ہو گیا تھا۔

”میں کس نے مشورہ دیا تھا کہ اس اکرہ۔“ وہ سچ گر بولا۔

”م... میری اپنی اسکیم یور آئر... اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔“

”اپنی سمندری حدود کے باہر تلاشیاں ہی کیوں لی گئیں۔؟“

پولیس چیف کھج نہ بولا۔

ساکا و اک پھر سمجھ گیا لیکن قبراؤ ناظروں سے پولیس چیف کو گھوڑے جا رہا تھا۔

”ان دونوں کشیوں میں کتنے آدمی لٹکجی سے رابطہ قائم نہیں ہو رہا۔“ ساکا و اک

"بنادو۔ باہم صبح فرمان جاری کر دیں گے۔" بادشاہ نے کہا اور درودی طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز آئی۔

سماں کا دانے بھی ریسیور رکھ کر پھر آٹھا یا اور کافی کے تبرہ ڈائیل کئے۔

"ساڑو۔" اُس نے ماذنہ پیس میں کہا۔ "فوراً میرے آپس میں پھوپخو۔" ریسیور رکھ کر وہ پولیس چیفت کی لاش کو گھوڑے لگا۔

خوارہ ڈی دی بعد ایک جاپانی دفتر میں داخل ہوا اور پھر اس لاش پر نظر پڑتے ہی

گئی قدم تجھے بڑ کیا۔

"سیدھا گھر ہارہ...." سماں کا داک غصہ آیا۔

وہ اڑت ہو گیا۔

"پولیس چیفت کے ہندے پر تیر انقرہ کیا گیا ہے۔ اس لاش کو سمندر میں پھکوادے۔"

"اوکے لور آئر۔"

"جو کشتیاں تلاشیوں کے لئے گشت کر رہی ہیں انھیں دلپس بلوالے۔"

"بہت بہتر جناب۔"

"اور اب صرف موکاروں کے ساحلوں کی نگرانی ہو گی۔"

"بہت بہتر جناب۔!"

"جاو۔!"

وہ تنظیماً جھکا اور باہر نکل گیا۔

پانی مونگا، جوزت کے کین بنیں بھیوش پڑا تھا۔ لیکن اب پانی مونگا کی حیثت سے اُس کی شناخت مشکل تھی عمران نے انسے بھی مادری بنادیا تھا اور فرما

کسی نام کے نجکشن کی مدد سے اس کی بھروسی کی مدت میں اضافہ کرتا رہتا تھا۔ اس وقت عمران بھی جوزت ہی کے کین بنیں میں تھا اور جوزت اس سے کہہ رہا تھا۔

"یہ نامکن ہے باس.... میں تمہیں تھنا نہیں جانے دوں گا۔"

"تمہیں غوطہ خوری کا کوئی تجھر پہنیں ہے۔ اس لئے تم فی الحال میرے ساتھ نہیں جاسکو گے۔"

"یا انکل اسی طرح تمہیں ادھر کے سمندر دوں کا کوئی تجھر پہنیں ہے۔"

"میں نے جائز نہیں تو پڑھا ہے۔"

"با توں میں اڑانے کی کوشش نہ کرو باس۔ میرے جیتنے تھے تھا نہیں جاسکتے۔"

"میں پورے انتظام کے ساتھ آیا ہوں۔ زیر دلپتی کے اچھیوں سے ہتھیا یا ہوا بہتر ایسا سامان میرے پاس موجود ہے جو میری اس ہم کو بڑی حد تک حفاظت بنا دے سکتا۔"

"سمندر کے لئے کیا ہے؟"

"آن کا غوطہ خوری کا بابس اور وہ پستول جو صرفت پانی ہی میں مار کر سکتا ہے۔ اور مار بھی کسی۔ وھیل جسی بیٹاٹ جھلکی کے پر پچ اڑا جائیں۔ یہ جیزیں ریا میں اور دلپتی و والے حکمیتیں ہاتھ لگی ہیں۔"

"اطیمان نہیں ہوتا بابس۔ میں اپنے دل کو کیا کروں۔ جوزت مر جاتے لگ کر تم زندہ رہو بابس۔"

"ابے تو کیا میں مراجا رہا ہوں۔"

جوزت کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کسی نے دروازے پر دشک دی۔

"کون ہے؟" عمران نے بلند آواز میں پوچھا۔

لہ اس کہانی کے لئے عمران سیرین کا ناول "پیاسا یا سمندر" ملاحظہ فرمائیں۔

ان کے چہروں پر کچھ اس طرح کے تاثرات پائے جیسے لگنگو کا موضوع دہ خودی
رہا ہوا۔

”بلو۔!“ اس نے انھیں مخاطب کیا۔ ام مبنی اُسے بہت غور سے دیکھ
رہی تھی۔

”کام کئے ہے یوسینگ تک آئے ہیں۔“ عمران نے ملکا کر پوچھا۔
”عدم شاید کبھی سمجھدہ نہ ہو سکو۔“ دہ بڑا سامنہ بناؤ کر بولی۔

”کیوں میرے پتھر پر لگنی پڑے۔“
”میں تمہیں اس کا آٹہ نکاریں بننے دوں گی۔“

”اس طرح تم کنگ چانگ کی نافرمانی کرو گی۔“
”مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں ہے۔ میں تو تمہیں ان خطرات سے نکال کر کیں

درسلے جانا چاہتی ہوں۔“

”چلتے جائے جتاب۔“ جمیں نے مفعلاً اندرا میں مشورہ دیا۔
”گردن مردگر کپانی میں پھینک دوں گا۔“ عمران نے عقیلے لجھے میں کہا

اور پھر ظفر سے بولا۔“ لے جاؤ اپنے سورھل کو۔“
ظفر اس کاباز و پکڑ کر دہاں سے کھینچ لے گیا۔ اشارہ سمجھو گیا تھا کہ عمران انھیں
دہاں سے ہٹانا چاہتا ہے۔

”اب کھل کر بات کرو۔“ عمران نے ام مبنی کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔
”تباہیں اس کے ذہن گیا ہے۔ اسے پرنس ہیرینڈا کے ہو کا رہ پہنچنے یا زیور پہنچنے

سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔“

”مجھے یہی قو دریکھنا ہے کہ اس کے ذہن میں کیا ہے۔“
”کبھی میرے ذہن کے مارے ہیں چوچا۔!“

”ت تھمارا ذہن۔۔۔ میں نہیں سمجھتا۔!“
”تم کبھی نہیں سمجھو گے۔“

”مینڈنگ میال آپ کو یاد فرم رہے ہیں۔“ باہر سے جمیں کی آداز آئی۔
عمران دروازہ کھول کر باہر چلا۔

”کیا بات ہے؟“

”سرفراؤ! اپنے کین بن میں تشریف رکھتے ہیں۔“ کچھ دیر پہلے عرش پر
کھڑے تھے۔“

”عمران، فراؤ کے کیبٹ کی طرف چل پڑا۔“ وہ میں وقت تناہ تھا اور اس کے
لگے میں دور بین لٹک رہی تھی۔

”آڈ۔۔۔ آڈ۔۔!“ دہ سلکا کر بولا۔“ ابھی ہم وکارو کے اسی ناقابل عبور
ساحل کی طرف سے گزریں گے۔ میں پھر گوریے کی کھال پہنچ جا رہا ہوں۔“ تم عرش پر
موجود رہتا۔ یائیں جاتے۔“

”کیا ان کی کشتوں سے ڈھیڑھی ہو جانے کا امکان ہے؟“ عمران لے پوچھا۔
”ہو سکتا ہے۔۔۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ اگر انہوں نے پھر کنگ چانگ کے نام
لفڑ لگایا تو میں انھیں تباہ کر دوں گا۔“

”سوال تو یہ ہے کہ ہم گوریا کیوں ساختے ہیں۔“

”بہت دیر میں یہ سوال اٹھایا تم نے۔“

”بھول گیا تھا۔“

”نوری لینڈ کے کسی چوتا گھر کے لئے خردیا گیا ہے۔“

”کھلکھل ہے۔“ عمران سرپاکر کر بولا۔

”فراؤ نے دور بین لگتے اُتار کر اس کے خواہ کی اور بولا۔“ بے فکری
جا نہ رہے سکتے ہو۔ میں ان سمجھوں کو دیکھ لوں گا۔“

”بہت بھر۔۔۔ پور آف۔۔۔“

”وہ عرش پر چلا آیا جمیں، ظفر الملک اور ام مبنی دیاں پہلے ہی سے موجود تھے
پتہ نہیں وہ کس قسم کی لگنگو کر رہے تھے کہ یک بیک خاموش ہو گئے اور عمران نے

"تو پھر بیکار ہے۔" عمران مالیسی سے بولا۔
لائچ نوکاروں کے سنگلاخ ساحل سے بہت فاصلے پر تھی۔ عمران نے درجن
آنکھوں سے نکالی۔

اوپنی اوپنی چٹامیں دنیاروں کی طرح سیدھی کھڑی تھیں لیکن یہ کیا؟ فراگ
نے قبیتاً اتحاد کا اس ساحل کی نہگانی نہیں کی جاتی۔ پھر یہ کشتیاں۔ ادھر ان کشتیوں
کی موجودگی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ یہ تعداد میں پانچ تھیں اور ساحل سے لگی ہوئی
جل رہی تھیں اور یقینی طور پر مسلح کشتیاں تھیں۔ ان پر لگی ہوئی تین اپنچ دہانے
کی قوپیں دور سے صاف دیکھی جاسکتی تھیں۔

دفتاً لائچ میں خطرے کی گھنٹیاں بجئے لگیں۔

"چلو۔۔۔ جاؤ۔۔۔ کیمین میں جاؤ۔" عمران ام منی کا یازد پکڑ کر بولا۔

"تم بھی چلو۔"

"میں فراگ کے پاس جا رہا ہوں۔"

"میں بھی وہیں چلتی ہوں۔"

"اس وقت میرے علاوہ اور کوئی اس کے کیمین میں قدم نہیں رکھ سکے گا۔"

"بیووقت آدمی۔۔۔ تم خواہ مخواہ اتنے اہم نہیں بن سکتے ہو۔"

"میں قربانی کا بکرا ہی سی ہی پھر تھیں کیا۔۔۔"

"جنم میں جاؤ۔" اس نے کما اور پیر چٹپتی ہوئی اپنے کیمین کی طرف چل کر فراگ
اُسی حال میں نظر آیا جس میں متوقع تھا۔ گوریلے کی کھال پہنچ تیلیو یڑن اسکریں کے
سامنے کھڑا تھا۔

باتھہا کر اس نے عمران کو قریب بلایا۔ تیلیو یڑن اسکریں پر نوکاروں کا
ساحل دھاٹی دے رہا تھا اور پانچوں کشتیاں تھے تھے آبی پیمندوں کی طرح
سچ سمندر پر متجرک نظر آ رہی تھیں۔

"مسلح کشتیاں ہیں۔" عمران بولا۔ "تین اپنے کے دہانے والی توپیں نصب ہیں۔"

"لیکن حیرت ہے کہ ہمارا نوش نہیں لیا جا رہا۔" فراگ نے بھرائی ہوئی
اوaz میں کہا۔

"ہو سکتا ہے۔۔۔ آگے نکل جانے کے بعد تعاقب کیا جائے؟"

"ٹھہر و۔۔۔ اور ٹھہر و۔۔۔" فراگ نے طویل سانش لی۔ "ویسے میرا خال
ہے کہ ساکا دا کو عقل آگئی۔"

"میں نہیں بھحا۔۔۔"

"اگر وہ دونوں کشتیاں نہ اٹھی جاتیں تو گنگ چانگ کو بدنام کرنے کا
سلسلہ جاری رہتا۔"

عمران پکھنہ بولا۔

دفتاً اندر کام سے اوواز آئی تو ساحل سے ذور رہنے کی ہدایت مل رہی ہے۔
یو مر آئھ۔"

یہ اوواز کیمین کی تھی۔

"اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔" فراگ اوپنی اوواز میں بولا۔ "تم اسی ڈگری پر چلتے ہو۔"
عمران کی نظر اسکریں پر جھی ہوئی تھی۔ موکار و کا وہ ساحل غائب ہو چکا تھا
اد را ب صرف سمندر کی لمبی تھیں۔

"ساحل سے ذور رہنے کی وارنگ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اب کشتیوں کی
تلائیاں نہیں لیں گے۔" فراگ بولا۔ "صرف ساحلوں کی نہگانی کی جائے گی۔"

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب ہم ادھر سے کوئی کارروائی نہ کر سکیں گے۔"
عمران نے ٹرنشوں لجھے میں کہا۔

"ظاہر ہر ہے۔"

"تو پھر۔۔۔"

"پچھے بھی نہیں۔" فراگ برا سامنہ بنا کر بولا۔ "خواہ منواہ میرا دماغ خراب

ہو گیا ہے، کیا رکھا ہے ان باتوں میں۔ پیٹھے کام سے کام رکھنا چاہئے۔"

”اے... اے... آپ تو پھر صلح کی ہوتے جا رہے ہیں“
 ”یہ بات نہیں ہے.... سچلا تجھے اس سے کیا فائدہ پہنچے گا؟“
 ”ہم اب سینی اسے مردائی کے خلاف سمجھتے ہیں کہ کسی سے انقام لینے نکلیں اور
 دشوار ہوں کا سامنا ہوتے ہی محتذے ہو کر پھر ٹوٹ جائیں“
 ”فراگ چونکہ کہا سے گھوڑنے لگا۔ پھر جھلانے ہوئے بجھے میں بولا۔“ آخر
 کوئی صورت بھی تو ہر۔ میں بادشاہوں کی طرح اعلان جنگ کر کے توڑا نہیں سکتا“
 ”تدبیریں... یور آئر... تدبیریں... میں پرش کو موکارو پہنچانا جا رہتا تھا ایسک
 اب اس مقصد کے تحت کام نہیں کر رہا“

”لو پھر؟“

”ہو سکتا ہے! موکارو سچے انسانیت کے لئے کوئی بہت بڑا خطہ بت رہا ہو“
 ”اوہ... نہیں کیا ہوا۔ نہیں اس سے کیا سفر کار... ایک کالی شہزادی
 کے خادم ہو!“

”اس کے باوجود بھی کہ فراگ دی گرفت مجھے میٹا بنا چکا ہے“

”اوہ... میں اپنے الفاظ والپس لیتا ہوں“

”میں ساوا کا سے آپ کی توہین کا بدلم لینا چاہتا ہوں۔ اس سے زیادہ اب اور
 کچھ نہیں چاہتا اور یہ بھی من لیجے گے کہ اب پرش کو نہ بنکھاٹا سے کوئی دشمن رہی ہے
 اور نہ موکارو سے۔ وہ بھی اب صرف یہی دیکھنا چاہتے ہیں کہ موکارو میں کیا ہو رہا ہے۔“
 ”مجھے سوچنے کی مہلت دو۔ عمران۔ ہماری تجارت کا اخصار ایھیں جزاً“

”پڑے ہے! اسے بھی ذہن میں رکھنا ہو گا۔“

”یکن مجھے یقین ہے کہ ساکا دا زندہ رہا تو نہ اب آپ کو پہنچے دیکا اور نہ
 آپ کی تجارت کو“

”تم بہت عالمت بھی ہو لیکن عالمدی کا درد رہ کبھی کبھی پڑتا ہے۔ تم ابھی
 تک میری سمجھو میں نہیں آسکے“

”میرا جسی دلاب پ بھی یہی کہتا ہے لہذا اس جگہ میں نہ ہوئے“
 ”میں ایک تجھنے بعد تمہیں بتا سکوں گا کہ اب کیا کرنا چاہتے ہیں؟“
 ”فی الحال ہم کہاں جا رہے ہیں؟“
 ”کہیں بھی نہیں“
 ”کیوں نہ انہی دیران جزائر کے آس پاس ہی رہیں؟“
 ”مناسب مژوڑہ ہے۔ میں کیمپن کو ہدایات دوں گا“
 ”تو اب اُتارے یہ کھاں...“
 ”ا بھی نہیں! موکارو دلوں کا کچھ اعتبار نہیں۔ اگر تعاقب نہیں کیا جا
 تو سمجھنا چاہتے کہ حالات بد چکے ہیں؟“
 شام ہوتے ہوئے وہ پھر اپنی دیران جزائر دلوں کی طرف جانکھے تھے۔ نہ
 تعاقب کیا جا سکتا اور نہ تلاشی ہی کی نوبت آئی تھی۔
 فراگ نے عمران سے صرف ایک تجھنے کی مہلت مانگی تھیں لیکن ابھی تک اُ
 اپنے فیضے سے آگاہ نہیں کیا تھا۔ کیمپن سے باہر ہی نہیں نکلا تھا اور نہ کسی کو کہ
 میں طلب کیا تھا۔
 عمران نے بھی یہی مناسب سمجھا تھا کہ فی الحال اس سے اُنگ تھلک ہی رہ
 گا۔ بعثت اسرارو کر سے معلوم ہوا کہ فراگ کیمپن ہی سے ہدایات دیتا رہا ہے اور اب اسی
 حکم کے مطابق وہ مغربی ساحل کا چرکاٹ کر اسی جگہ پہنچیں گے۔ جہاں بچھلی شام
 لائے تھے اندرون مددی تھی۔
 ”مغربی ساحل پر کسی کشتی کی تلاش ہے؟“ اسرارو کر یو لا۔
 ”اوہ۔“ عمران کو یک بیک یاد آگیا کہ پائی مونگانے اپنی کشتی کا ذکر کر
 تھا جسے اس نے مغربی ساحل پر پھوڑا تھا۔ پورا ساحل دیکھ دلا اگیا لیکن کوئی کشتی
 نہ دکھائی دی۔ اسکا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ لوگ پائی کی تلاش میں اس طرف آ
 تھے اور کشتی لے گئے۔ بہر حال جزیرے میں کسی نہ کسی کی موجودگی کی صورت میں وبا

کوئی کشتی ضرور دکھائی دیتی۔
لارچ جنوب کی طرف مُڑاہی تھی۔ فرگ عرش پر دکھائی دیا۔ عمران جہاں
دکھا دہیں کھڑا رہا۔ فرگ کی موجودگی سے اپنی لاعلمی پوز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔
آخر کار فرگ خود بھی اس کے قریب آپھو نجا۔
”کس سوچ میں ہو؟“ وہ آہستہ سے بولنا۔ اور عمران نے پہنچ کر دینگ
چھوڑ دی۔

”ہمگ ... کچھ نہیں۔“

”تمہارے ہی مشورے پر عمل ہو رہا ہے۔ اب تو خوش ہو جاؤ۔“

”بہت بہت شکر یہ۔ یور آئز۔“

سورج غزوہ ہونے سے قبل ہی لارچ اُسی جگہ لنگر انداز ہو گئی جہاں کچلی شام
کو ہوئی تھی۔

پای موگا ہوش میں آ رہا تھا کیونکہ مقررہ وقت پر اسے نجاشیہ نہیں دیا گیا تھا۔
عمران نے جو زفت کو اس کیپن سے ہٹا دیا اور خود ھڑک رہا۔ فرگ کی تجویز تھی کہ
وہ پای موگا سمیت جزیرے میں اترے۔ وہ اُنھیں کسی خاص جگہ پر لے جانا چاہتا
تھا۔ عمران نے تفصیل معلوم کرنے سے مصلحتاً گزین کیا۔ ویسے اس نے یہ ضرور کھا رہا تھا
کہ پای موگا سے مزید گفتگو کئے بغیر اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھاتا مناسب نہ ہو گا۔
لہذا اس وقت پای موگا کے قریب اس کی موجودگی کی سی وہی تھی۔ پای ہوش میں
آئے ہی اُنہے بھیطا اور حصینی ہوئی سی مکراہٹ کے ساتھ بولا۔ ”شائد میں بہت
زیادہ سویا ہوں۔“

”خاصی گھری نیند تھی!“ عمران بولا۔ اس وقت بھی بیدار نہیں ہوئے تھے
جب تمہارا حلیہ تبدیل کیا جا رہا تھا؟“

”حلیہ تبدیل کیا جا رہا تھا؟“ پای نے حرمت سے کہا۔ ”میں نہیں سمجھا۔ ہو سیو۔“

”عمران نام ہے۔ تم اب خود کو پچان نہیں سکو گے۔“ عمران نے اُسے آئینہ

کھاتے ہوئے کہا۔

آئینہ دیکھ کر وہ ہلکی سی تیخ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ عمران نے اسکی آنکھوں
میں تو فردگی کے انتار دیکھے۔

”در وہنی۔ یہ صرف یہک اپ ہے۔“ اُس نے نرم لمحے میں کہا۔

”لیکن ... کیوں؟“

”اس لئے کہ پیچا نہ جاسکو۔“

”ادھ۔!“ وہ طویل سانس لے کر پھر دیکھ گیا۔ عمران اُسے بھروس آئیز
نظرؤں سے دیکھ جا رہا تھا۔

”آخزم نے چھپنے کے لئے اسی جزیرے کا انتخاب کیوں کیا تھا؟“ اسے بالآخر
پوچھا۔ پای فوری طور پر جواب نہ دے سکا۔ وہ کسی سوچ میں پڑ گیا تھا۔
”وقت کم ہے دوست۔“ عمران کچھ دیر بعد بولا۔

”میں اس سوال کا کیا جواب دوں جناب۔ جنکہ میں نے یہ کسی سوچ سمجھے منظوب
کے تحت نہیں کیا تھا۔“

”تمہاری کشتی اب میزی ساحل پر موجود ہے۔“

”تب تو وہ اُس سے لے گئے ہوں گے۔ آپ لوگ میرے لئے فرشتہ رہت
نہایت ہوئے ہیں درہ ضرور مار لیا جاتا۔“

”اب ہم پھر سفری ساحل پر ٹھہرے ہیں۔“

”ہمارا مت رکھئے۔“ وہ جلدی سے بولا۔ ”وہ مجھے جزیرے میں تلاش کر رہے
ہوں گے۔ ساکا دا کے کئے خود مر جانے کی حد تک جدوجہد کرتے ہیں۔“

”ساحل پر کوئی کشتی موجود نہیں ہے۔“

”اس سے کوئی فرق نہیں ہوتا جناب۔ باکشتی دا پس کرادی ہو گی اور خود شحر
کے ہر کمزور ہوں گے۔ بور کاروں میں مشہور ہے کہ یہ جزا ائمہ کنگ چانگ کی غیر قاذف سرگر میوں
کے ہر کمزور ہیں۔“

”آخر ہم جا کیا رہے ہیں؟“ نظرِ الملک، عمران کے قریب پہنچ کر بولا۔

”فی الحال میں کچھ نہیں جانتا؟“ عمران نے جواب دیا۔

دشوار کذار راستوں سے ہوتے ہوئے دہ ایک لکھنے میدان میں آپوچنے۔
ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے رہ میدان خاص طور پر تیار کیا گیا ہو۔ کیونکہ اسکے چاروں
اطراف میں کچھ جنگل تھے۔

فرگ ہاتھ اٹھا کر جینا یہ تمہارا ہو۔۔۔ اور یہیں پھرے رہو۔۔۔

وہ بُر کئے اور فرگ اپنے آدمیوں کو کچھ ہدایات دینے لگا۔ اُم بینی
عمران کے پاس آکھڑتی ہوئی ہتھی۔

”میں کسی بڑے خطرے کی بُر سونکھ رہی ہوں۔۔۔“

”سونکھ جاؤ۔۔۔“ عمران لا پرواہی سے بولا۔

”کم نہیں سمجھتے۔۔۔ یہ جزیرہ بد اور احلاک مرکز ہے۔۔۔“

”میں نے تو ساتھا کہ کنگ چانگ کی غیر قانونی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔۔۔“

”اگر وہ تھیں۔۔۔ کہیں لے جانا چاہئے تو ہرگز نہ جانا۔۔۔“

”پائیں۔۔۔ تو کیا تم مجھے روکی سمجھتی ہو۔۔۔“

”فضول باتیں مت کرو۔۔۔“

ٹھیک اُسی وقت فرگ دہاں آپوچا اور اُم بینی کا خدا شہ حقیقت بن گیا۔

فرگ نے عمران سے کہیں چلنے کو کہا تھا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے اس بھیرے سے

الگ سے جا کر گفتگو کرنا چاہتا ہوا۔

”میں بھی چلوں گی۔۔۔ اُم بینی بول پڑی۔۔۔“

”نہیں۔۔۔ بیہ تھا میرے ساتھ جائے گا۔۔۔“ فرگ سخت لمحے میں بولا۔

”ہاں ہاں اور گیا۔۔۔“ عمران صرہلا کر بولا۔۔۔ آخر تم میرا دم پھٹلا گیوں میں

چاہتی ہو۔۔۔“

ام بینی زیر بکھر پڑا کر دہاں سے ہٹ گئی۔۔۔ فرگ ایک مشعل اٹھائے

عمران نے سیٹی بجاتے دیے انداز میں ہونٹ سکوڑ سے لیکن کچھ بولا نہیں۔

بھروسہ فرگ کے پاس پوچھا تھا۔ پانی موگا کے شہادت کا ذکر کیا ہی رہا تھا

فرگ نے ایک بھروسہ تقدیم کیا۔۔۔

”کچھ درست ہے تھے مرد بنا رہے تھے اور اب خود۔۔۔ وہ تقدیر دک کر بولا اور

مران کے چہرے کیطیت پا تھا اٹھا کر پھر بنتے لگا۔۔۔

”سچھے کی کوشش کیجئے یور آئر۔۔۔“

”بکواس مت کرو۔۔۔ آج رات اس جزو میں جشن منائیں گے۔۔۔“

”اچھی بات ہے۔۔۔“ عمران کا انداز بھی چھڑ جانے والا تھا۔

اسے دیوانگی ہی کہنا چاہئے کہ اس موسم پر فرگ کو تفریح کی سوچی تھی۔۔۔ موکارہ

کے ساحل سے دس میل کے فاصلے پر ایک جشن ترقیب دیا جا رہا تھا۔ تاریک اور

دیران جزوی سے میں بڑی بڑی مشغلوں تی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ فرگ اور اس کے

ساتھیوں نے عجیب عجیب وضع کے لباس پہنے تھے۔ پانی موگا بھی ان میں شامل تھا۔

یہ سب جلوس کی شکل میں چلے جا رہے تھے۔۔۔ جوزف، عمران کے ساتھ چل رہا تھا۔

عربی میں اس سے بولا۔۔۔ ”کیا شروع ہو گیا ہے الک۔۔۔ تم ایک دیوانے کے

بنتے چڑھتے ہو۔۔۔“

”چ چاپ دیکھتے رہو۔۔۔“

”لڑکیوں کو بھی لایخ سے اتار لایا ہے اور میں یہاں سانپوں کی بُر سونکھ

ریا ہوں۔۔۔ اور ہو۔۔۔ یہاں تو قبریں بھی موجود ہیں۔۔۔ اس دیران جزوی میں۔۔۔“

مشغلوں کی روشنی میں متعدد نئی اور بہت پرانی سچتے قبریں نظر آئیں۔

پھر سنائی دیا اور اس بار کسی عورت کا چمکدار ہیوئی ان کو کچھ فاصلے پر کھڑا نظر آیا۔
خدو خال و اضخم نہیں تھے لیکن وہ کوئی عورت ہی نہیں۔

”بجھم... بھوت“ فرگ کی کیپیاٹی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

”بھوت نہیں، بھوت نیں یور آنر“ عمران نے پُر سکون لجھ میں تصحیح کی۔
”بھاگو۔!“

”نہیں یور آنر“ عمران نے اس کا بازو مضبوطی سے پکڑا تھے ہوئے کہا۔

”سیپ پاگل ہو گئے ہو۔!“

”عورت سے ڈرتا ہوں لیکن بھوتی کا تو عاشقی زار ہوں۔ بس کوئی مل جائے“
”تفہم پھر سنائی دیا۔ فرگ، عمران سے بازو جھٹھا نے کیلئے زور لگا رہا تھا۔ عمران
نے آہستہ سے کہا۔ ”میں تو چلا اس سے بغایلی ہو نے۔“

”بھاگو۔ پاگل نہ بنو۔!“

”میں اپنے جذبات کا خون نہیں کر سکتا۔“ عمران نے کہا اور فرگ کا بازو جھوڑ کر
بھوتی پر چھپت پڑا۔ سہلی ہی چھلانگ میں دبوج پیچھا تھا۔ بھوتی کے ہلنے سے ڈری
ڈری سی جھینی تکلن لیکن۔

”چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔!“ فرگ بکھلائے ہوئے انداز میں بولا۔ ”ملی ہے۔“
اد ریخ اسکا جھیننا حصہ ساتھ تھے فضا میں لو جانا تھا۔

عمران ملی کو گھینجتا ہوا اسی طرف چلا آیا جہاں پہلے کھڑا رہا۔

”یہ کیا مذاق تھا یور آنر۔ اگر میرا دم سکل جاتا تو۔“ عمران نے غصہ کیا۔

”تم بد معاش ہو۔ خاموش ہو۔“ اس پاہ فرگ کے لجھ میں جھلاہٹ تھی۔
لیے ہارو سے منٹاں ہوئی آواز میں ہرگز کوئی اچھلا کئے جا رہی تھی۔ اس کے دونوں
بازوؤں میں خراشیں اور سیر میں بھی پچھی آئی تھیں۔

”میں تو بھوتی بھاٹھا۔“ عمران نے نرم لجھ میں کہا۔ ”ورنہ تم لو جانی ہی نہ کر
عورت توں سے کتنا ڈرتا ہوں۔“

سندر کاشٹکاف (ج) مل

آگے بڑھا۔ عمران اسی کے پیچھے ہل رہا تھا۔ میدان پار کر کے وہ جنکل میں داخل ہوئے۔
”سائیون سے ہر شیار رہتا“ فرگ نے کہا۔

”میں ہر شیار ہوں یور آنر۔“

”میں ہمیں وہ جگہ دکھاؤں گا جہاں سے ہم موکار دے کے چٹا لوز را لے
ساحل تک پہ آسانی ہوئے سکیں گے؟“

”لیکن دہاں تو کشتیاں گشت کر رہی ہیں۔“

”میں اس سلسلے میں ذاتی طور پر کچھ نہ کر سکوں گا لیکن تمہارے لئے آسانیاں
حضر فراہم کر دوں گا۔“

”یہی بہت ہے یور آنر۔!“

”کیا تم تھنا جانا چاہتے ہو۔“

”چٹا لوز میں وہ شکافت تھنا ہی تلاش کروں گا جس سے جزیرے سے میں
پوچھنے کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔“

”تمہاری مرضی۔“

وہ آگے بڑھتے رہے۔ ... نامہوار راستے پر چادوں طرف طرح طرح کی جھاڑی
بکھری ہوئی تھیں۔ جنکل متعدد قسم کی آوازوں سے گزر گی رہا تھا۔

دفتہ ایک نسوانی تھے سنائی دیا اور فرگ اس طرح رُک گیا۔ جسے کوئی
مشین چلتے چلتے رکی ہو۔ تفہم پھر سنائی دیا۔ اس بارہ آواز نبنتا ترقیب کی تھی۔

”ہے کل... کیا... مم... مطلب؟“ عمران نے فرگ کی خوفزدہ سی ہٹکلہ ہٹ می۔

”کوئی پاگل عورت ہنس رہی ہے شام۔“ عمران بولا۔

”نن... ننیں۔“

”اس بار تو ایسا معلوم ہوا جیسے وہ بالکل ان کے سروں پر سہنی ہو۔ فرگ کے
ہاتھ سے مشعل چھوٹ پڑی۔ نہ صرف چھوٹ پڑی بلکہ زمین پر گرتے ہی بچھ پھی گئی۔
اندھرا... گمرا (اندھرا...) یا لٹک کوہا تھیں سمجھائی دیتا تھا۔ ... عورت کا تھقہ

”دالپیں چل دے“ فرگ غیریا۔ اس نے ایک چھوٹی سی مارچ روشن کی تھی۔

اور دالپی کے لئے آگے بڑھ گیا تھا۔

عمران، ملی ہاروے کا ہاتھ پکڑے چلتا رہا۔

”اس کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا۔“ اُس نے آہستہ سے کہا۔

”میں کچھ نہیں ہائی۔“ بلی ہائی بڑھی بڑی بڑی۔ ”مجھ سے جو کچھ کہا گیا تھا میں نے کیا لیکن تم پسچھے بیٹ دلیو ہو۔ کہیں تم خود ہی تو بھوت نہیں ہو۔“

”آنریل فرگ ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آسکے۔“

”یہی شناختیت اسے تم سے ہے۔ شام ابھی کسی بات پر تم نے اس کی مرد انگی کو جیلنگ کیا تھا۔“

”ادہ۔“ عمران نے طوبی سائنس لی۔

”کیا بات تھی؟“ بلی نے پوچھا۔

”کچھ بھی نہیں مجھے تو یاد بھی نہیں بھلا میں اس کی جرأت کیسے کر سکتا ہوں۔“

”نہیں کوئی بیات ضرور تھی۔“ وہ اس وقت تھیں خوفزدہ کر کے تھا۔ مخفیکہ اڑنا چاہتا تھا۔ ایسے معاملات میں بالکل بیکوئی کا سازش ہن رکھتا ہے۔ بدله ضرور لے گا۔“

”مجھ کچھ بھی یاد نہیں ماموزیلیں۔“

وہ پھر دہیں آپوچھے جہاں سے چلتے۔ میدان میں جگہ جگہ الاؤ روشن کر دیے گئے تھے اور کئی چھوڑا ریاں بھی نصب کی گئی تھیں۔

فرگ ایک چھوڑا ری میں چلا گیا۔ اُم بینی درڑتی ہر ری عمران کی طرف آئی تھی۔ اسے دیکھ کر بلی ہاروے وہاں سے نکس کی گئی۔

”کیا ہلا۔“ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ تمہارے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے۔“ وہ عمران کا بازدہ کچک کر کھنھوڑتی بڑی بڑی۔

”میرا خیال ہے کہ تم ان دونوں گوئی کو شت پکا کر کھاتی رہی ہو۔“

”فضول باتیں نہ کرو۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا۔“

”کچھ بھی نہیں۔ ہم دونوں ایک بہت ہی خاص مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے اُم کے لئے اُم کے لئے۔“

”ادہ یہ بلی ہاروے۔“

”بلی ہاروے۔“ عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے چرت سے دھرا یا۔

”مجھ سے اڑنے کی کوشش نہ کرو۔ وہ بھی ساقط تھی۔“

”اُب تو کہنا پڑے گا کہ شاندم بیکن کا پھرہ بھی کھانے لگی ہو۔“

”بیکھتا ہو گئے عمران! اگر مجھے کسی بات سے بے غیر رکھتا۔“

”کوئی بات بھی تو ہو۔“

”میرا خیال ہے کہ بلی ہاروے بھی تھیں بخش دی گئی ہے۔“

”بس خاموش رہ ہو۔“ وہ میں اپنے کو بیر بخش محسوس کرنے لگوں گا۔“

”پھر وہ کہاں سے تمہارے ساقط ہوئی تھی۔ تم دونوں تو تھاگے تھے۔“

”میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے ساقط ہوئی تھی۔ ہم دونوں تھاگے تھے۔“

اور تھاگا دالپی آئے تھے۔“ عمران نے کہا اور تیزی سے اُس کو چھوڑا ری کی طرف

بڑھ گیا جس میں فرگ داخل ہوا تھا۔

ساکا دا فون کا ریسیور رکھ کر تیزی سے دروازے کی طرف چھپتا۔ باہن نکلا ہی تھا

کہ باڈی گا رہوں اس کے پیچے بڑھے۔

”نہیں۔“ وہ فرگ کر سخت لجھ میں بولا۔ ”تم لوگ یہیں پھر دیگے۔“

وہ رک گئے اور ساکا دعمارت سے نکل کر ایک چھوٹی سی کار میں بیٹھ گیا۔ خود ہی

دفتارہ بہت دور ایک سرچ لامٹ گردش کرنے نظر آئی۔ شام ملائے فوری طور پر
روشن کیا گیا دھا گیو نکہ اس سے پہلے تو وہ نہیں دکھائی دی تھی۔

ہیلی کو پڑا اسی طرف پڑھتا چلا گیا۔ پھر اس نے ایک جگہ لینڈ کیا تھا۔ کچھ
لوگ دوڑ کر ہیلی کو پڑھ کے قریب پہنچے۔ یہ سب جا پانی تھے۔ ساکاوا ہیلی کو پڑھ سے اُپر
ان کے ساتھ چلنے لگا۔

وہ ایک دمنزہ عمارت میں داخل ہوئے جس کی تعمیر میں زیادہ تر لکڑی استعمال
کی گئی تھی۔

”کیا حق تھے ہے؟“ ساکاوا نے وہاں پہلے سے موجود ایک آدمی کو مخاطب کیا۔

”آپنے دیرہ میں تشریف لے چکے جناب۔“ اس نے بڑے ادب سے کہا۔
اب ساکاوا کے ساتھ صرف دہی آدمی تھا اور وہ اور پری منزل پر جانے کیلئے
زینتے ٹھکر رہتے تھے۔ دوسری منزل کے ایک کمرے میں پہنچ کر ہمراہی نے کہا۔ ”بردنے
جزیمے میں بہت سے آدمیوں کی موجودگی کا پتہ چلا ہے۔“
”مورب غروب ہونے سے قبل تک وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔“ ساکاوا
پر تشویش لجھ میں بولا۔

”میں ابھی دکھاتا ہوں۔“ ہمراہی نے کہا اور انہوں کوں کا سوچ آن کر کے بولا۔
”آپ پریٹ۔ سوچ آن ٹو دیٹ آئی لینڈ۔“

یہ کہہ کسی کمزوری نہ کامنٹ پیش کر رہا تھا۔ چاروں طرف دیواروں کے
قریب بھانت بھانت میں شیخیں، ٹکڑی نظر آرہی تھیں۔

دفتار ایک شیخ کی اسکرین روشن ہو گئی اور پھر آہستہ آہستہ دھنڈی پڑنے لگی
تھی، پھر کئی جگہ پر منقطع نظر آئی۔ جن کے آس پاس بہت چھوٹے چھوٹے سیاہ نقطے
مشترک دکھائی دیتے تھے۔

”اوہ باؤ۔“ ساکاوا کی آواز میں تھی تھا۔

”کیا خیال ہے جناب؟“ ہمراہی نے سوال کیا۔

ڈرا یوکر رہا تھا۔ کارڈکارو کے ہیلی پیڈ کی طرف تیزی سے روانہ ہوئی تھی۔ ساکاوا
کے سپاٹ چھرے پر اس وقت دبے دبے سے جوش کی علامات پائی جاتی تھیں۔ وہ
باڑی کارڈز کے بغیر باہر نہیں نکلا تھا لیکن اس وقت اس نے انھیں ساتھ نہیں لیا تھا۔
شاہزادی اسی لئے اس نے ایسی گاڑی بھی استعمال کی تھی کہ باہر چاٹا نہ جاسکے۔

موكارو کے اصل پاشندے اس سے نجات کرتے تھے۔ پولیس کے سربراہ کی حیثیت
سے وہ ان پر عرصہ سے مسلط چلا آ رہا تھا کہ اچانک وزارت عظیم بھی اس کے ہاتھ
اٹکنی۔ جس کے بعد اس نے موكارو کو پولیس اسٹیٹ بنا دیا تھا۔ پندرہ سال کے نوجہ
کے نئے بھی شناخت نامہ ضروری فرادرے کے ”جکڑا ینڈ“ کا نیا ریکارڈ قائم کیا تھا۔
بھر حال وہاں کے عوام اس کے دشمن تھے اس لئے خوبی کے دروازے پر بھی باڑی کارڈ
کی موجودگی لازمی تھی۔ مگر اس وقت کوئی ایسا ہی معاملہ درپیش تھا کہ وہ تمبا باہر نہیں
آیا تھا۔ ہیلی پیڈ پر پہنچ کر وہ گاڑی سے اُتر اور ووڑتا ہوا ایک خالی سہلی کو سڑی
جا رہا تھا اور خود ہی اُسے پالیٹ کرنے لگا۔ فضایا میں بلند ہو کر وہ کمی قدر تر پچھا ہوا
اور جنگلوں کی طرف اڑتا چلا تھا۔

شہری ابادی بست بچھرہ جانے کے بعد ساکاوا نے ڈریٹ بورڈ کا ایک
سوچ آن کیا تھا، جس کی بسا یہ ہیلی کو پیٹر کے پنچھے میں گردش کرنے والی سرچ لامٹ
روشن ہو گئی تھی۔ جنگل کا وہ حصہ روشن ہو جاتا جس پر سے ہیلی کو پیٹر لگزتا۔ اسی طرح
ساکاوا نے اس سے کامیابی کرنا ہوا اسکی تاحملوم منزل کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ پھر دفتار
ایک جگہ اس نے ہیلی کو پیٹر کا رخ موڑ دیا۔ اگر ایسا نہ کرتا تو اسے اس دھنڈے سے
گزرا ناپڑتا بوج دیکھ جائی ہوئی تھی۔ ہیلی کو پیٹر دھنڈے سے کٹرا کر نکلا تھا اور ماب
اں کا رخ ساحلی چٹاون کی طرف تھا۔ اسی نے ٹرائنسٹر کے ماڈل قبیل میں کہا۔ ”ہیلے۔
ہیلی کمزوری ناوار۔۔۔ کمزوری ناوار۔۔۔“

”کون ہے۔۔۔؟“ ایک فون سے آواز آئی۔

”ساکاوا۔۔۔ راستہ دکھاو۔۔۔!“

”تمہارا خیال درست تھا یک میری معلومات کے مطابق سورج غزب ہونے سے قبل تک جزیرہ دیوان تھا۔ ہوں ... ہوں۔ ابھی بات ہے۔ میں دیکھتا ہوں“ وہ داپسی کے لئے مرد گیا۔
پچھلی منزل پر ہو نچکراں نے ان لوگوں کو کچھ ہدایات دیں جو ہیلی پسٹ سے سیاں تک اس کے ساتھ آئے تھے۔ دس منٹ بعد پھر اس کا ہیلی کو پڑھو کاروں کی شہری آبادی کی طرف پر روانہ کر دیا تھا۔

”کیوں۔؟“

”بولگ اس حدتک ترقی یافتہ ہوں کہ کوٹ کے بیٹن کو ٹرا فنیر بنا دیں یا سمندر میں اچانک فولادی دیوار اس اٹھا کر آپ کو کتنی سیست قید کر دیں،“ اتنے احمد نہیں ہو سکتے کہ دس میں تک تھی نظر کھنکی زحمت نہ گوارا کریں۔“
”لیکن کتنا چاہتے ہو۔؟“

”لا پرخ پر داپس چلتے! یہاں الٹھڈیوشن کر کے جتن منانا کسی طرح عقلمندی نہیں کہی جاسکتی۔“

”میں ڈر پوک نہیں ہوں۔ یہاں ایسی جرمیتے میں میرا کوئی کچھ نہیں بجا دیا سکتا۔“
”میں تو ڈر پوک ہوں۔ عمران تھے بڑے تھوڑے سے کہا۔
”جنم میں جاؤ۔!“

”تھیں آپ مجھے اور میرے ساتھیوں کو لا پرخ پر بھجوادیجئے۔“
”میں نے منع تو نہیں کیا۔ ہزار رجاؤ جو چھنٹھ ساتھیوں کو کبھی لے جاؤ اور ہمارے اب امینی کا شمار بھی تمہارے ہی ساتھیوں میں ہوتا ہے۔ اُسے ہرگز یہاں نہ پھوڑنا۔
سب جانتے ہیں کہ میں اس سے دستیردار ہو چکا ہوں۔ لہذا اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھجو پر تھے ہو گئی۔“

”اچھی بات ہے۔ میں اسے بھی لے جاؤں گا۔“
”دسری بات۔ اچھے فریب دینے کی کوشش نہ کرنا۔“
”میں نہیں سمجھتا۔“

”لا پرخ لے کر فرار نہ ہو جانا۔“

”سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لا پرخ پر عملہ بھی تو موجود ہے۔“
”میں تمہیں بھی اپنی ہی طرح ناقابلِ اعتماد اور قتنہ پر روانہ سمجھتا ہوں۔“

”عزت افزائی کا شکر ہے! اگر آپ جیسا دل بڑھانے والا جائے تو چھ ماہ میں ساری دنیا کو الٹ پلٹ کر رکھ دوں۔“

فراگ زمین پر اونڈھا پڑا تھا اور عمران اسکے قریب کھوا اُسے آوازیں دے رہا تھا۔

”چلے جاؤ۔“ وہ سڑاٹھائے بغیر غریباً۔

”اُرے تو کیا میں جانتا تھا کہ وہ ملی ہارو سے ہے۔“ عمران بھتنا کر بوللا۔

فراگ اٹھ بیٹھا کیر دیں لیہپ کی دہم روشنی میں اس کا چہرہ بڑا دراؤ نا لگ رہا تھا۔

”تم وہ نہیں ہو جو نظر آتے ہو۔“ فراگ بالآخر بوللا۔

”ہاں ہاں میں الوہوں پھر۔!“

”مجھ سے اس لمحے میں گفتگو نہ کرو۔“

”جب آپ مجھ سے مذاق کر سکتے ہیں تو مجھے بھی کیقدار قی دیجئے گے۔“

”تم میری برابری کرنے کی کوشش کرتے ہو۔“

”ہرگز نہیں!“ عمران اپنے کان پیکھا کر بوللا۔ ”مجھے تو آپ سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ ابھی ناملک ہوں۔ لیکن یہاں اس وقت اس جزیرے میں آپ نے جو کھڑاگ پھیلایا ہے اس سے متفق نہیں ہوں۔“

"بس چلے جاؤ.... میرے کان نہ کھاؤ۔"

"او۔ کے۔ ایور آنر۔!" وہ ایڑلوں پر گھوم کر چھولداری سے باہر ہلک آیا۔
اب اُسے ملی ہاروے کی تلاش بھی جوہ ایک الائچے کے پاس مل چکی۔ عمران نے اُسے
اللّٰہ بلا کر کہا۔ "تمہارا وہ اندر ہیرے میں چکنے والا بیاس مجھے بہت پسند آیا۔ اگر رات
بھر کے لئے مجھے دیدو تو کیا براہی ہے؟"

"تم کسے ڈراؤٹے۔؟"

"ام بینی کو۔ تاکہ وہ یہاں اس دیرانے میں میرے قریب نہ آسکے۔"
"واقعی مم عجیب آدمی ہے۔ اگر وہ اتنی ہی ناپسند ہے تو کسی اور کو بخش دو۔"
"ناپسند نہیں ہے۔ صرف ڈر لگتا ہے ماں سے۔"
"بکواس نہ کرو۔ اچھا میں ہمیں وہ بیاس دیدوں گی لیکن فرگ کو نہ معلوم
ہوئے پائے۔"

"معلوم ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

لی ہاروے سے وہ بلادِ ملکی، میش نے جوزف، ظفر، جیسن اور ام بینی کو
اکھیا کیا۔

انھیں جب یہ معلوم ہوا کہ وہ لاپچھی پر رات بسر کریں گے تو ان کے پھر
کھل اٹھے کیونکہ یہاں مچھروں نے بیج پریثان کیا تھا۔ چلتے چلتے ایک بار پھر وہ
فرگ کی چھولداری میں داخل ہوا۔

"ایک عرض اور ہے یور آنر۔" اس نے موڑ بانہ کہا۔
"چلے جاؤ.... میرا دماغ مت چاٹو۔" فرگ جھلک کر بولا۔ ایسا لگتا تھا جیسے
ساری دنیا سے بیزار ہدھا ہو۔

"میں لاپچھو کو کھل آسمان کے نیچے نہیں رکھوں گا بلکہ اُسے اس طرف لے جاؤں گا
جان ایک پیلان سایبان کی طرح چھائی ہوئی ہے۔"
"بودل چاہئے کرو۔ میں نی اخال تھنا چاہتا ہوں۔"

"شکریہ یو دا آنر۔"

لاپچ تک پر پچے میں انھیں زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔ عمران انھیں بتا رہا تھا کہ فرگ
نے یہاں ڈریاڈ اتنے کی کپوں ٹھانی تھی۔

"وہ اس سہم سے منہ موڑنا چاہتا تھا۔ میں نے اس کی غیرت کو لکا رہ دیا غیرت
تو پلٹ آئی لیکن اس نے مجھے ڈر پوک ثابت کر کے نیچا دکھانے کی ٹھانی تھا۔"
"وہ ایسے محاولات میں بھوک کا سا ذہن رکھتا ہے۔" ام بینی بولی۔ لیکن
وہ تمہیں کس طرح نیچا دکھانا چاہتا تھا۔"

بیتا تاہوں بیلکن تم یہ بات اپنی ہی ذات تک محدود رکھو گی۔" عمران نے کہا۔
اور بھوتی دلی کمانی دہرا کر بولا۔ "اس طرح تم نے لیلی ہاروے کو ہمارے ساتھ دیکھا
تھا۔ وہ ہم سے پہلے ہی جنگل میں پہنچا چاہیکی تھی۔"
لیکن تم نے اس وقت تو مجھے جھٹلدا یاد کیا۔" ام بینی نے غصیلے بوجے میں کہا۔

"زہب تا نا چاہتا تو اب بھی نہ تھا۔ اس وقت مناسب نہیں سمجھا تھا۔"
آپ خواہ خواہ ان چکروں میں پڑے ہیں۔" ظفر الملک نے کہا۔" لویسا دے
ایسٹر سے رابطہ کیوں نہیں قائم کرتے؟"

اس نے عمران کو اُردو میں مخاطب کیا تھا۔

"جب تک خود کو بالکل بے بس نہ سمجھوں گا۔ ہرگز ایسا ہٹھیں کروں گا۔" عمران
نے بھی اُردو ہی میں جواب دیا۔ "ان سے الگ رہ کر میں اپنے طور پر کام کروں گا۔
کم از کم ان لوگوں کی دخل اندازی مجھے پسند نہ آئے۔" فرگ کی اور بات ہے۔
اس سے مذاق کا رشتہ ہو گیا ہے۔"

"مذاق کا رشتہ....؟" جیسنے حیرت سے کہا۔

"ہاں۔ اپنی جبو پر مجھے بخش کر برا درستی بن گیا ہے۔"

"فرخ من یہی بات کہ دیکھئے تو مزہ اُجاء۔"

"خُم کرد یہ قصہ۔ لاپچ کو کسی محفوظ مقام پر لے جانا ہے۔" عمران نے کہا اور

کیپن کی گین کی طرف بڑھ گیا۔

”نم لوگ اپنی زبان میں کیا بات کر رہے تھے؟“ ام بنی نے ظفر سے پوچھا۔
”یعنی کہ تم تبید خوبصورت ہو۔“ جیسیں بول پڑا۔

”ریچپسون کی زبانی اپنے حسن کی تعریف سُن کر مجھے خوشی سنیں ہوتی۔“

”حالانکہ ریچپسون کے بارے میں سنا جاتا ہے کہ۔“

”تم اپنی بخوبی سبندیں کر دے۔“ ظفر نے سخت بلجھے میں کہا۔

استئنے میں لائچ کا بخن اسٹارٹ ہوا تھا اور وہ حوت میں آگئی تھی۔ ام بنی اپنے کیبن کی طرف روانہ ہو گئی۔ ظفر اور جیسین عرش پر کھڑے رہے۔

دھوپاً انسخون نے ہسپلی کو پڑوں کی آگ کڑا ہٹا دی۔

”میرا خیال ہے کہ استاد کا قول کرسی نہیں ہوا۔“ ظفر پڑ بڑا۔

دوارے تھوڑے قدموں کی آوازیں عرش پر گوئے بخنے لگیں اور لائچ کی رفتار پھٹے سے زیادہ تیز ہو گئی۔

بھر جزیرے کی طرف سے کئی دھماکے سنائی دیئے۔

”شیار ہو جاؤ۔!“ انسخون نے عمران کی آواز سنی۔

لائچ اس حصے میں داخل ہو رہی تھی جہاں اسے اب لنگانہ انداز ہونا تھا۔

”دھوڑتے۔!“ عمران نے اوپری آوازیں کہا۔ ”میرے ساتھ صرف تم چل دے۔“

فائریوں کی آوازیں برابر ملی آرہی تھیں۔ فرائے اور اس کے ساتھی غیر مسلمة نہیں تھے۔ ان کے پاس اسٹین گئیں تھیں۔

جوڑت نے بڑی پھرتی سے لایا تبدیل کیا تھا اور اسٹین گن سنبھال کر تیار ہو گیا تھا۔

”تم دونوں بیہاں بھر کر لائچ کی حفاظت کر دے۔“ عمران نے ظفر اور جیسین سے کہا۔

”ام بنی خاموش کھڑی تھی۔“ عمران کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ ”کیا تمہارا جانا ضروری ہے؟“

عمران نے اس کا ہاتھ جھٹک کر سپل پر چھلانگ لگا دی۔ اس کے پیچے چونت بھی کو دھما۔

”لیکن پاس بادھ کے راستے سے ہم فاقہت نہیں ہیں۔“ اس نے کہا۔
”کتنا رے گناہ اسی طرف دو۔ جلو جہاں لہو تو پستے کھڑی تھی۔“ عمران بولنا۔

عمران اور اس کے معاشقوں کے رخصت ہو جانے کے بعد فرائے باہر نکلا تھا۔ یگذار اور بیوگنگ کے لئے فاختی میں گوئے بخنے لگے تھے۔ لیکن ہار دے رخص کر رہی تھی اور وہ سب حل پھاڑ پھاڑ کر گا رہے تھے۔ اس سے پہلے اچھی خاصی سراب نوشی بھی ہوئی تھی۔

پانی مونگا کر فرائے نے اشارے سے اپنے پاس بلا یا۔

”کیا تم بالکل تھا ہو۔“ اس نے اس سے سوال کیا۔

”ج..... جی ہاں.....“

”متعلقین میں کوئی بھی نہیں۔“

”بیوی بھائی سال فوت ہو گئی۔ ہم لا ولد تھے۔“

”اب تم خوکاروں میں قدم نہیں رکھ سکو گے.... کیوں؟“

”ظاہر ہے جناب۔“

”لیکن اس صورت میں کیا ہو گا۔ اگر تم پچاس ہزار ڈالر کے انعام کے مستحق ہو جاؤ۔“

”سکا کاو کے ہاتھوں مرتابوں لیکن اس کے انعام کا نصیر بھی میرے لئے تو ہیں کا باعث ہو گا۔“

”متلوں مزاجی میں تم موکار دو دلے اپنا جواب نہیں دکھتے۔“

باتیں تک پہنچنی تھی کہ وہ دونوں ہی پونک پڑے۔

”ہسلی.... کو پڑھ.....“ پانی مونگا ہے کلایا۔

ہسلی کو پڑھوں کے انجن چنگھاڑتے ہوئے فضا کے سکون کو درہم برم کر دے سکتے۔

فراگ نے دونوں ہاتھ ہماگ کے اپنے آدمیوں کو کچھ اشارہ کیا اور وہ دوڑتے ہوئے بائیں جانب والی جھاڑیوں میں ٹھیٹے لے۔ پھر فراگ اور پانی مونگا بھی ان میں شامہ ہوئے۔ دوہی کو پڑھا تو اس میدان تک آپری تھی۔ جہاں انہوں نے الڈ روشن کئے تھے۔ انھوں نے میدان کا ایک چکر لٹکایا اور ان پر سے دستی بزم پھیکے جانے لگے۔ یہ بزم چاروں اطراف کی جھاڑیوں میں گردہ رہے تھے۔

فراگ بے تحاشہ دوڑا جا رہا تھا۔ اندھیرے میں جس کے جدھر سینگ سائے بھاگ نکلا۔

دفتاہیلی کو پڑھوں کی زیرین سرچ لاٹیں بھی روشن ہو گئیں اور اب وہ جیل پر پرواز کر رہے تھے۔

فراگ پھر میدان کی طرف ملا۔ وہ کسی جنگی جا وگاؤں ہی کی طرح جھاڑیوں میں دیکھتا ہوا راستہ طے کر رہا تھا۔ اس کی بھاری جامت کو مدنظر رکھتے ہوئے تو قلعہ نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ اتنا پھر تیلا شات ہوگا۔ اٹھیں گن اس کے شانے سے لٹکی ہوئی تھی۔ وہ چاہتا تو ہیلی کو پڑھوں کی سرچ لاٹیں تو بیکار ہی ہو جاتیں یکن اس نے فائرنگ نہیں کی۔

ہسلی کو پڑھوں سے اب بھی نہیں پھینکے جا رہے تھے۔ شاند اٹاک ختم ہو گیا تھا۔ جنگل میں کئی جگہ آگ لگ گئی تھی۔

فراگ میدان کے قریب پر نجک جھاڑیوں میں دیکھ گیا۔ جنگل میں لگی ہوئی آگ کا دھواں آہستہ آہستہ جزیرے سے پر مسلط ہوتا جا رہا تھا۔

فراگ کے ساتھی تیرستہ ہو چکے تھے۔ پانی مونگا اور ملی ہار دلے کا بھی کہیں پڑھتا۔ ہسلی کو پڑھنے سے نکل کر پھر اسی چھوٹے سے میدان کے گرد چل رکھتے تھے۔ لیکن یہاں سنا تھا تھا۔ شاندہ لودگ اپنی کار کر دی کا جا سڑھ لینا چاہئے تھے۔

فراگ انھیں خود خوار نظر دی سے گھوڑا رہا۔ وہ ان کی روشنیوں کی زد سے باہر رکھتا۔

میدان کے دو تین چکر لٹکے بعد وہ مغرب کی طرف اڑتے چلے گئے اور پھر اتماہ سنا تھاڑی ہو گیا۔ ان کی آوازیں بہت دور سے آرہی تھیں۔

فراگ جھاڑیوں میں دیکھا ہوا ہاتھ تارا۔ دفتاہ بائیں جانب سے آواز آئی۔

”اڑے کوئی زندہ بھی سہے... یا سب مر گئے یہ؟“

فراگ نے آواز پھان لی۔ عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ جھاڑیوں سے نکل آیا۔

عمران اور بوجوف لپکتے ہوئے اس کے قریب پہنچنے تھے۔

”آپ خیریت سے ہیں نا۔“ عمران نے پوچھا۔

فراگ پچھے بولا۔ عمران کے شانے پر ہاتھ رکھتے خاموش کھڑا رہا۔

”وہ پھر میں گے گو ر آئن... اس لئے جلدی کیجھے۔“

”میں ان کے پلٹھے ہی کا منتظر ہوں.... آؤ... ادھر آجائو جھاڑیوں میں۔“

عمران دو بوجوف نے چپ چاپ تھیں کی۔

”خمار سے اندماز سے صد فی صد درست ہوئے ہیں۔“ فراگ بھرائی ہوئی آوازیں بولا۔ ”لیکن اب وہ کیوں داپس آئیں گے؟“

”اپنی کار گزاری کا تجام دیکھنے اور اپنے جو تین ملٹ آدمی اتار گئے تھے۔

انھیں داپس لے جائے کے لئے ایسیں گے۔“

”تین آدمی....؟“ فراگ اچھل پڑا۔

”وہ ادھر کی جھاڑیوں میں منتظر ہیں کہ کب میدان صاف دیکھ کر آپسے

"بہت اچھا بس۔" بوزف جھکا ہی جھکا تیزی سے آگے پڑھا اور نظر دے
و جھل ہو گیا۔

"یہ کس زبان میں لفظ کی ہوئی تھی؟" فراگ نے پوچھا۔
"اپسینی میں۔ پرنس نے فرانسیسی نہ بولنے کی قسم کھارکی ہے۔ انگریزی یا
سبزی میں لفظ کر رہے ہیں۔"

"تم اسے کیوں ساختے ہوئے؟"
"اُم پر۔ شاید آپ کو علم نہیں کہ پرنس گوریلا جنگ کے ماہر ہیں۔ اس وقت
وقتِ مراثب اٹھ لیا ہے۔ ہم دونوں صرف سپاہی ہیں۔ میں نے اپنیں ان تینوں کے
پس بھجا ہے کہ کہیں سانپ سے نہ ڈسے جائیں۔"

"میں تمہاری صلاحیتیوں سے مرعوب ہو جیا ہوں جو ان آدمی۔"
"مشکم یہ یوں آئے۔!"

قریباً میں بچیں منٹ بعد پھر سلی کو ٹیر کی آواز سنائی دی اور ایک
سلی کو پڑھ مرح لائٹ ڈالا ہوا میدان پر چکرانے لگا۔ اس کے بعد دوبارہ ترب
تیرضت پرداز کر گیا۔
"میرا خیال ہے کہ اشارہ ملے بغیر بچے نہیں اترے گا۔" عمران آہستہ سے بولا۔
"کیسا اشارہ؟"

"ہو سکتا ہے کہ ان تینوں کی طرف سے کوئی اشارہ ملنے کے بعد ہی لینہ کرنے
کا لٹھری ہو۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ صرف ٹیکر لگا کر دا بیس چلے جانے کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔"
"تو ان کی طرف سے تو اشارہ ملنے سے رہا۔"
"ظاہر ہے۔"

"تو پھر وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ؟" عمران نے کہا۔ اپنے بچے کچھ آدمیوں
والکھا کیجئے اور لاپچ پر دا بیس چلتے۔ ان تینوں کو قیدی بناؤ کر رکھیں گے۔ آہا۔"

بچے کچھ آدمی ادھر آئیں اور وہ اپنیں بھون کر رکھ دیں۔
"اوہ...؟" فراگ نے آگے پڑھنا چاہا۔

"ٹھہریے... آپ کہاں پڑے... اپنیں آرام کرنے دیجئے۔"
"کیا مطلب؟" فراگ پلٹکر عزیزا۔

"آپ میں آتنا الوجہ نہیں ہوں کہ اپنیں آدم سے سلاٹے پھر جلا آتا۔"
"اوہ۔ شایاش... بہت اچھے۔"

"اُن کی بیوی شدید دلکھنے سے بچنے ختم تھیں ہو سکتی۔"
"یہ تم نے اچھا کیا کہ اپنیں ختم نہیں کیا۔ واقعی دلنشتہ ہو۔"

"آپ کے درمیں خادم کہاں ہیں؟"
"بوزج گئے ہوں گے... میرے اشامے کے منتظر ہوں گے۔ مگر اشارہ نہ ملا

تو پھر کل صبح میری لاش ڈھونڈھنے تکلین گے۔

"آپ نے اپنیں بت عده ٹرینیگ دی ہے۔"
"ارے وہ...!" فراگ چونک پڑا۔ "لائچ... لائچ تو محفوظ ہے نا۔"

"مطمئن رہئے... وہ کھلے میں نہیں ہے۔ اسے تلاش کرنے کے لئے اپنیں زین
پر اپنے ناپڑے گا۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارے لئے کیا کروں؟" فراگ پرست لمحہ میں بولا۔
"اُم بھی کو واپس لے لیجئے۔"

فراگ ہنس پڑا اور بولا۔ "فولادی اعصاب کے مالک ہو۔ ایسے حالات میں بھی
مزاح کی جگہ رہتی ہے۔"

"آپ پھر مذاق میں ٹال رہے ہیں۔ جب سے وہ مجھے بخشنی گئی ہے، ایسا لگتا ہے
جیسے میرے دُم نکل آئی ہو۔"

فراگ کا تھقہہ اس بار خاص بلند آہنگ تھا۔ عمران نے بوزف سے عربی میں کہا۔

"م انہی تینوں کے پاس جاؤ کیں ان میں سے کسی کو سانپ نہ ڈس لے۔"

"زندہ بھی ہر لگنے تو جریسے میں بھوکے مر جائیں گے" فراگ لاپرواہی سے بولا۔
 عمران کو جواب کا یہ اندان پتہ نہیں آیا تھا لیکن وہ خاہوش ہی رہا۔
 لارچ تک پوچھنے میں آدمی گھٹنے سے کم وقت فرط نہیں ہوا تھا۔ زخمی ساختہ ہو
 کی وجہ سے وہ زیادہ تیر نہیں چل سکے تھے۔
 "اور اب میرا مختصانہ مشورہ ہے کہ لارچ کو گھٹنے سمندر میں نکال سے چلتے
 عمران نے فراگ سے کہا۔
 "میں خود بھی یہی سوچ رہا تھا اور اب میں کھل کر اعلان جنگ کر دوں گا۔"
 "میں نہیں سمجھتا۔"

"ان کشیتوں کو عرف کروں گا جو چٹائی ساحل کی طرف نکلائی کر رہی ہیں۔"
 فراگ نے غصے لجھ میں کہا۔ یہ ہو سکتا ہے تم اسے بھی حفاظت بھونیکن میں موجود ہوں۔
 "نہیں۔ میں آپ کو اس سے باز رکھنے کی کوشش نہیں کروں گا۔" عمران
 پر لفڑک لے جائے ہیں بولا۔

لارچ کا لانگ اٹھا دیا گیا لیکن فراگ کی ہدایت کے مطابق ساری روشنیاں
 بچھادی گئی تھیں۔ ذرا ہی دیر بعد انہوں نے بھروسی کو پڑ کی آواز سنی۔
 "کاش وہ ادھر سی آنکھی" فراگ بھراں ہوئی آدمی میں بولا۔
 "ایک ہی بم لارچ کو بتاہ کر دے گا۔" عمران نے خشک لجھ میں کہا۔
 اس سے پہلے ہی خداوس کے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ یہ کنگ چانگ کے نائب
 کی لارچ ہے۔ اس کی جنگی صلاحیت کا ایک نظاہر و تمدید کیا ہی چکے ہو۔ میں ہنگامہ نہیں
 چاہتا تھا لیکن اب مجھے اس پر مجبور کر دیا گیا ہے۔
 "مد و کس طرح یور آئے۔"

"یہ جزیرہ ہمیشہ سے ہماری سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے لیکن موکاڑ کی حکومت
 نے کبھی ایسیں مداخلت نہیں کی۔ اب یہم پر گھلہ ہوا ہے تو ہم بھی دیکھیں گے۔" دُخھنے
 کے اندر اندر میرے قراؤں کی کشتیاں چٹائی ساحل کے قریب پوچھ سکتی ہیں۔
 سمندر کا شکاف (ج) د۔

بلی ہاروے بھی تو سا تھی۔ پتا نہیں بے چارہ کیس حال میں ہو گی۔
 فراگ کچھ نہ بولا۔ اس نے جیب سے ایک سیٹی بکالی اور اسے ہوٹلوں میں دبائی
 کسی مخصوص اندان میں بجائے لگا۔ ریلوے اسٹیم اینجن کی سی تیز آواز وائی سیٹی۔
 اس کی آواز یقیناً دُور تک پھیلی ہو گی۔ دو یا تین بار اس نے سیٹی پیاساوارے دیتے
 تھے اور پھر عمران سے بولا تھا۔ "وہ سب وہیں پوچھ جائیں گے جہاں لارچ پسکے
 لنگا نہ اڑ جوئی سی۔"

عمران، فراگ کو اس جگہ لایا جاں جو زفت بھیش آدمیوں کی نگرانی کر رہا
 تھا۔ فراگ نے ٹارپ نکال کر ان کے چہروں پر روشنی ڈالی۔
 "ادہ... بیزٹوپیوں والے فوجی... یہ تینوں جاپانی ہیں؟" اس نے کہا۔
 "پاں ہیں تو جاپانی۔"

"یہ سا کادا کا مخصوص دستہ ہے۔ موکارو کی اصل فوج سے اسکا تعلق نہیں
 لیکن تم نے انھیں بھیش کیے کیا؟"

"پھر کسی وقت اٹھیاں سے بتاؤں گا۔ فی الحال لارچ تک پوچھنے کی سوچ ہے؟"
 پھر انہوں نے ایک ایک کو کا نہ ہوں پر اٹھا یا تھا اور ساحل کی طرف چل
 پڑے تھے۔

ساحل پر پوچھنے والے لوگوں میں تین کم تھے۔ دُو فراگ کے آدمی تھے اور
 تیسرا پاپی موگا۔ بھوش ملی ہاروے کو فراگ کا ایک آدمی کا نہ ہے پر اٹھا کر لایا تھا۔
 "پسیلی کو پڑ کی واپسی سے قبل ہیں لارچ تک پوچھ جانا چاہے؟" عمران نے
 فراگ کو تھاٹب کیا۔ یہ ہو سکتا ہے اس پاپی اپنے ساتھیوں کی طرف سے اشارہ
 نہ ملے پر وہ اس ساحل کا چکر بھی لگا گیں۔

فراگ نے اس بخوبی سے اختلاف نہیں کیا تھا۔ وہ لارچ کی طرف چل پڑے۔
 بھیش قیدی اب فراگ کے ساتھیوں کے کا نہ ہے پر تھے۔
 "پرست نہیں اُن تینوں کا کیا خشر ہوا۔" عمران یہ پڑایا۔

"اوہ برو... تو باقاعدہ جنگ...."
 "ہاں.... اور تم مجھے اس سے بازہنیں رکھ سکتے؟"
 "اب تو میں بھی یہی چاہتا ہوں یوہ آنے۔"
 "اگر کوئی پسلی کو پر مساحل کی طرف آتا تو دیکھنا؟"
 "یہ سب کچھ بھونی کی وجہ سے ہوا۔"
 "غمیری تفریحات ایسی ہی ہوتی ہیں۔ تم اس کی نظر نہ کر د۔"
 "بہت لہتر یوہ آنے۔"

"اپنے کیندن میں جاؤ۔ یعنیوں قیدی دھی ہیں۔ ان سے جو معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو سکو۔ یہ اسی دستے سے تعلق رکھتے ہیں جو موکارو کے منزعہ علاقے میں مبتین ہے۔"
 "بہت بہت شکریہ یوہ آنے۔!"
 "اگر وہ زبان کھو لئے پہ آمادہ نہ ہوں تو مجھے مطلع کر دینا۔ آہا تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ وہ بیویوں کیسے ہوئے تھے؟"
 "زبانی بتانے کی چیز نہیں ہے۔ مظاہرہ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ کے پاس کوئی فال نہ آدمی ہو تو میرے ہوابے کر دیجئے۔"
 "اچھا پھر ہی.... اس وقت کوئی نیا بھکھڑہ نہیں کرتا چاہتا۔"
 "غمران اپنے کیندن میں آیا۔ لایخ کی بیرونی روشنیاں بجھا دی کئی تھیں اور کیندن کی روشنی کیندن ہی تک محدود تھی۔ یعنیوں بیویوں جاپانی فرش پر ٹپے ہوئے تھے اور بجزف ان کے قریب ہی اسٹول پر بیٹھا اپنی لگوڑے کے جاء ہاتھا۔
 بوئی اس کے ہاتھ میں تھی۔

"کیا ان کے ہاتھ میں بھی پیکا نے کا ارادہ ہے۔" گمران اسے گھوستا ہوا بولتا۔
 بوزف نے دانت مکال دیئے۔ پھر بولا۔ "یہ شامِ جاپانی ہیں۔ پتا نہیں کس زبان میں گفتگو کریں۔ یہیں جاپانی تو آتی نہیں بآس۔"
 "ہوش آنے سے پہلے ہی ان کے ہاتھ پیر بارندھ دد۔" گمران نے کہا۔ وہ کسی

گھری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران پھر فرماں کے کیندن کے دروازے پر دستک دیتا نظر آیا۔ جزیرے کی طرف سے ہیلی کو پیر کی آواز اب بھی آہی تھی۔
 "کون ہے؟" اندر سے فرماں کی غائب سنا تی دی۔
 "غمران نے نام بتایا تھا اور دروازہ کھل گیا تھا۔
 "کیا بات ہے؟"
 "وہ ہوش میں آئئے ہیں لیکن شامِ جاپانی کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں سمجھ سکتے۔" گمران نے کہا۔
 "تب پھر ہمارے لئے بیکار ہیں۔ گوئی مار کر پانی میں پھینک دو۔"
 "جوڑوں کیوں نہ سیکھوں ان سے۔" گمران نے بتویٹ پیش کی۔
 "تمہارا دماغ توہنیں چل گیا۔"
 "در اصل خواہ مخواہ مارڈا نامیری عادت میں داخل نہیں ہے۔ ماں ناہر تا تو پھٹکی مار ڈالتا۔ ہیویوں کر کے بار برداری کیوں کرتا؟"
 "انھیں موقع ملتا توہنیں مار ڈالتے۔"
 "اپس سکلے میں میرے اپنے اصول ہیں۔" گمران نے سرد بچھے میں کہا۔ "میں صرف اُسے مار سکتا ہوں بوجھو پر جملہ کرے۔"
 "یہ تو کھلی ہوئی شرافت ہے۔ میں شریف ادمیوں کو نہ نہیں کرتا۔"
 "ہم جیسوں کو پسند ہیں کہ دیا کچھ تھے۔ کار آمد ثابت ہوتے ہیں۔ اب پھر آپ کو، گاہ کرتا ہوں کہ ان یعنیوں کی بازیابی نہ ہو سکنے کے بعد وہ اس جزیرے کی طرف کشتنیاں بھی روانہ کریں گے۔"
 "میں خود یہی سوچ رہا تھا غمran۔ تمہارے انہار خجال سے تقویت ہوئی تھی ہے میرے نظریے کو۔ لہذا یہیں بھری جنگ کے لئے تیار ہو جانا چاہتے۔ دیسے ہم خود ہی چھٹائی ساحل کی طرف پڑھ رہے ہیں۔"
 "چھٹائی ساحل کی طرف پڑھنے کا مطلب یہی بھری جنگ ہے۔ اب اس میں

خصوصیت سے تیار ہو جانے کا کیا سوال ہے۔"

"کیا تم خالق ہو؟"

"میرے بعد میرے سابقوں کا خال رکھے گا۔"

"کیا مطلب؟ تم کیا کتنا چاہئے ہو؟"

"جنگ مردوع ہو جانے کے بعد میاگل ہو جاتا ہوں۔ مجھے ہوش ہنس رہتا کہ

لپ کے دہانے میں گھشا جامہ ہوں یا بندوق کی نال سے خلاں کر رہا ہوں۔"

"بھاگ جاؤ۔۔۔" فراگ ہنس کر بولا۔ "اپنے سابقوں کو صورتِ حال سے

اگاہ کر دو۔"

جیسے، قلف اور جوز عربان کے پھرے پر نظریں جائے بغور سن رہے تھے۔
وہ کہہ رہا تھا۔ "مجھے اس سے غرض ہنسی ہے کہ موکارو میں کیا ہو رہا ہے۔ نہیں فداش
کے لئے یہ خطرہ مولے رہا ہوں۔ مجھے اپنے ملک کے درون سائنسدانوں کی ملاش
کا کام سونپا لیا ہے۔ لہذا میں یہ کام اپنے طور پر کرنا چاہتا ہوں۔ تھا جاؤں گا اور
تم میرے پیغام کا انتظار کرو گے۔"

اس نے ظفری طرف اشارہ کیا تھا۔ جنڈ مجھے خاموش رہ کر پھر بولا۔ "لویساوے
اٹیخمر سے میں نہ۔ اب طرف امام رکھا ہے۔ وہ اس کشتی سے بیس میل کے فاصلے پر ہے
مردوع، ہی سے اس نے یہ فاصلہ برقرار رکھا ہے۔ اگر اس لایخ پر کوئی مصیبت ناز
ہو تو تم ٹرانسہپر پر لویسا سے رابطہ قائم کر کے مدد طلب کر سکو چتے۔"

لیکن باس میں تھیں تھا انہیں جانے دوں گا۔ جو زخم جھوٹھلا کر بولا۔ اس کے
تین حصات بترادے تھے کہ جو کچھ کہہ رہا ہے کر گز رے گا۔

"میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ تمیں غوط خوری کا کوئی بھرپور ہنس۔"

"تم کیا جاؤ کہ ہنس ہے۔۔۔ باس۔۔۔ تم نہ میں پر رہتے ہو یا نیں میں کہ تھیں

یری غوط خوری کا بھرپور ہوتا۔"

"چل، یہ بھی مانے لیتا ہوں لیکن تیرے لئے چھ پوتیں کہاں سے مہیا کر دو گا۔"

"تم نے مجھے پیدا نہیں کیا یا سُ جس نے پیدا کیا ہے دیسی پوتیں بھی بھجو امنگا۔

تم کہہ رہ کرو۔۔۔ اگر تم سے شکوہ کروں تو کوئی مار دینا۔۔۔ ہری غوط خوری کی بات تو تم بھے۔

پانی بسی کی پیداوار سمجھو! میں نے جس دلیں میں جنم لیا تھا وہ ہونک جنکوں اور

پر خطر دریا دوں سے اٹا پڑا ہے۔۔۔ تم لوگوں کی غوط خوری تو پیرے نہ دیک اچھی خانی

عیاشی ہے۔۔۔ ایسا یا س پہنچنے ہو رکھ پانی کی شوریت کا تمہارے جسموں پر کوئی اثر نہیں

ہوتا اور سالنیں لینے کے لئے گئیں کے سلیمانی رستہ ہوتے ہیں۔۔۔ ایسی آسانیاں فرم

ہوں تو مجھ جیسا آدمی پوری زندگی سمندر کی تھہ میں گزار دے۔"

"ہائیں۔۔۔ ہائیں۔۔۔ مجھے مر عوب کر رہا ہے۔۔۔ نالاں۔۔۔"

"میں غلط نہیں کہ رہا۔۔۔ تم دیکھتی ہی لوگے یا س۔۔۔ وقت آئے دو۔"

اس کے خاموش ہوتے ہی جیسے اس میں ڈک کے ساتھ رہنے کو میں

اس پر تم جس دوں گا کہ سمندری چھپلوں کی عنذاب جاؤں۔"

"اچھا۔۔۔ آپ کو بھی نکام ہوا۔"

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ ظفر بولا۔" فراگ جیسے متلوں مزا ج آدمی پر

اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔"

"ستے! تمیں مجھ سے زیادہ آدمیوں کی پیچان ہنس ہے۔ وہ حتی الامکان

تمہارا خال رکھتے گا۔"

وہ مردی کیم کہنا چاہتا تھا کہ کسی نے کیم کے دروازے پر دستک دی۔

جیسے نے اٹھ کر دروازہ کھولنا اور اس بھی کیم میں داخل ہوئی۔

"خبردار اسے کچھ نہ معلوم ہونے یا تے۔۔۔ عمران نے اردو میں کہا۔

"کیا گانی دی ہے مجھ۔۔۔" وہ تنگ کر بولی۔

"عورتوں سے گایاں کھانے کا عادی ہوں۔ دی نہیں آج تک کسی کو۔ ویسے تم اس وقت یہاں کیوں آئی ہو۔"

"تمہیں تلاش کرتی پھر ہی تھی۔ چلو اپنے کیمین میں۔"

"کوئی خاص بات ہے؟"

"بہت خاص....! ٹھوٹ۔!"

وہ انھیں آنکھ مارتا ہوا اُم بینی کے ساتھ کیمین سے باہر جل آیا۔

"یہ لائچ پھر اسی طرف جا رہی ہے جہاں، موکاروں کی جنگی کشتیاں گشت کر رہی ہیں۔ اُم بینی نے رازدارانہ لمحے میں کہا۔

"بہت بُرانی اطلاع ہے۔"

"یہ خود کشتی کے مترادف ہوگا۔ ابھی تم اسکی ایک دیواری دیکھ ہی چکے ہو۔

تین آدمی خواہ مخواہ ضائع کر دیئے۔"

"دوسرے کیوں باقی ہیں۔ اس زندگی میں رکھا ہی کیا ہے۔"

"میں تو زندہ رہنا چاہتی ہوں۔"

"خود رہو۔... نہیں کس نے منع کیا ہے۔"

"تم پچھے درندے ہے ہو۔"

"جاو۔... اتنے کیمین میں جاؤ۔" عمران نے زم لمحے میں کہا۔ "میری زندگی کا مقصد عورتوں کے میٹھے بول سستا ہیں ہے۔ زبردستی نگہ پڑ جاتی ہیں۔"

"اچھی بات ہے۔" وہ غصیلے لمحے میں بولی۔ "اب میں تمہیں اپنی شکل نہ دکھاویں۔"

"تمہاری شکل دیکھ کر میرا بیک بلیں نہیں پڑھ جاتا۔"

"کہیں... ذلیل... جہنم میں جاؤ۔" وہ بلبلی ہوتی اپنے کیمین کی طرف چل گئی۔

"آپ نے اچھا ہیں کیا آور محظی۔" اس نے پشت پر جسمیں کی آزادی۔

"چھپ چھپ کر باس سنتے ہو۔" عمران نے غصیلے لمحے میں کہا۔

"پیشہ ہی یہی ہے جناب عالی۔"

عمران پھر ظفر کے کیمین میں واپس آگیا اور جوزف سے بولا۔ "اچھی بات ہے!

تم میرے ساتھ چلو گے لیکن کیس سینڈر کے علاوہ بھی تمہیں کچھ دزن اٹھانا پڑے گا۔"

"بھائی کچھ دو محظہ پر باس۔ جوزف کی باپھیں کھل گئیں۔"

دفتار لاپچ میں ہائی سی پیچ گئی۔ عرش سے دور تر ہوئے تدوینوں کی آذاریں آرہی تھیں۔

تم میرے کیمین میں چلو۔" عمران نے جوزف سے کہا اور ان دونوں سے بولا۔

"جب ہم دونوں غائب ہو جائیں تو فراگ کو اطلاع دے دیں ایکن اس یہ ہے

ظاہر ہوئے پائے کہ تمہیں میری اسکیم کا علم پڑھ سے تھا۔ بس یہ کہہ دینا کہ تم نے ہم دونوں

کو لاپچ سے چھلانگ لگاتے دیکھا تھا۔"

"اس قسم کی جدائی مجھ سے برداشت نہ ہو سکے گی۔" جسمیں نے کہا۔

"بھوگی بن جانا میرے فراق میں۔" عمران کستا ہوا کیمین سے نکل آیا۔

اور پھر انھیں معلوم ہوا کہ دو کشتیاں لاپچ کا تعاقب کر رہی ہیں اور ان کی طرف سے وارثتک بھی مل رہی ہے۔

"چلو۔" عمران جوزف کا ہاتھ چکڑ کرایے کیمین میں گھسیٹ لے گیا۔

پھر فارٹنگ کی آذاریں آئے گیں۔ لاپچ کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔ یکاک ایک

زور دار چھٹکا لگا۔ کیمین اس کے بعد بھی رفتار میں کوئی فرق نہ آتا۔ فارٹنگ کے بعد ہی

عرشہ دیوان ہو گیا تھا۔ ظفر اور جسمیں کو پہلے ہی ہدایت کر دی گئی تھی کہ جنگ شروع

ہوتے ہی وہ اپنے کیمینوں تک مدد دوں۔ عرشہ پر آئے کی ضرورت نہیں۔ خود

فراگ نے انٹر کوم پر ان سے خطاب کیا تھا۔

"عجب جنگ ہے۔" جسمیں بڑھ گیا۔

"یہ لاپچ جیرت انگریز ہے۔ ظفر بولا۔" میرا خیال ہے کہ تعاقب کرنے والی کشتیوں

یہ سے کوئی اٹک گئی ہے۔ ابھی یہ چھٹکا شام تار پیدا و جلا سے لگی دیہ سے لگا تھا۔

دفتار پھر دیسا ہی جھٹکا لگا اور فارٹوں کی آذاریں معدوم ہو گئیں۔

اوہ ان کشیوں نے ہم پر فائزگ شروع کر دی تھی۔ دو ہی تھیں۔ دونوں عزت ہرگئیں لیکن اب مجھے اس ساحل کے آس پاس ہی رہنا پڑے گا اور پاس دیکھو۔ تم دونوں اب میری ذمہ داری ہو۔ میرے علم میں لائے بغیر تم بھی کوئی ایسی ہی حرکت نہ کر سمجھنا۔

”ہم اس کا حصہ رکھنی نہیں کر سکتے یور آئر“
”اُس نے مجھ سے کہا تھا کہ تم دونوں کا خاص طور پر خیال رکھوں۔“ فراگ بھرائی ہری آواز میں بولا۔ ”یہ سمجھا شاملاً تھا کہ تو ہے۔“
استِ میں اُم مینی بھی آپہوں کی۔
”وہ دونوں پانی میں کوئی نہ ہے۔“ فراگ نے اُس سے اطلاع دی۔
”کون دونوں؟“
” عمران اور پرنس۔“

”نہیں۔!“ وہ بندیانی انداز میں سمجھی۔
”صبر کرو۔“ فراگ اسکا شانہ تسلیت ہوا نہم بجھے میں بولا۔ ”تم سچ پچ میری دفادر ہو۔ جسے میں نے بخش دیا اُسی کی ہوتیں۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ میں دل سے تمہاری تدریک تباہو۔“

جمیں نے معنی نہیں نظر دوں سے ظفر کی طرف دیکھا۔
فراگ، اُم مینی سے کہہ رہا تھا۔ ”میں اُب یہ ساحل ہمیں چھوڑ سکتا۔ اس کے آس پاس ہی رہوں گا خواہ کچھ ہو جائے تم مطمئن رہو۔“
پھر وہ اسے سماڑا دیتا ہوا کیمیں سے نکالے گیا تھا۔
”عجیب چیز ہے یہ مینڈاک بھی۔ اپنی مجبوبہ دوسرے کے حوالے کر کے اس کے جذبہ میختہ کی تعریف کر رہا ہے۔“
”ظفر کھکھ نہ بولا۔“ سے یقین نہیں تھا کہ عمران سچ پچ ایسا کوئی قدم اٹھائے گا۔
وہ کھلی ہوئی خود کشی بھی لیکن اسے یاد رکھنا کس کے بس کا درگ تھا۔

”شادِ ایک اور غارت ہوئی۔“ جمیں بولا۔

پھر سنا ماچھا گیا۔

”پرہ نہیں ان حضرت نے کیا گل کھلایا۔“ ظفر نے ٹھنڈی سانس لیکر کہا۔

”بچھے تو دیسی نامکن ہی نظر آرہی ہے۔“
لارخ کی رفتار پھر متعدد پیداگئی تھی۔ ایسا معلوم ہوا تھا جیسے کچھ ہو اسی نہ ہو۔ چھوڑنی دیر بعد کسی نے کین بن کے دروازے پر دستک دی۔

”کون ہے؟“ جمیں سے پوچھا۔

”دروازہ کھلو۔!“ فراگ نے غرائب سنائی دی۔ جمیں نے جھپٹ کر دروازہ کھولا تھا۔

”کیا عمران یہاں ہے؟“ فراگ نے پوچھا۔

”نہیں یور آئر۔!“ جمیں بولا۔ ”وہ دونوں دیر ہوئی غوطہ لگا چکے ہیں۔“
میں نے فرد اخفیس ایسا کرتے دیکھا تھا۔“

”کب۔?“ فراگ نے مصروفانہ انداز میں پوچھا۔

”جب کشتیاں جملہ آدراہ ہوئی تھیں۔“

فراگ نے طویل سانس لی۔ اس کے چہرے پر سر ایسکی کے آثار صاف دیکھے جاسکتے تھے۔

”ضدی اور ہمودہ۔“ اس نے بالآخر غصے لبھ میں کہا۔
”اوہ... تو کیا۔! انھوں نے اپنے کھل کے خلاف یہ قدم اٹھایا تھا۔“ ظفر نے حیرت سے پوچھا۔

”تقطی۔“ میں نے اسے باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔ یہ بہت بُرا، بُدا اور دہ منجوس پرنس۔ کیا وہ بہت زیادہ نئے میں تھا۔“

”نہیں یور آئر۔ میں نے اسی کوئی بات منجوس نہیں کی تھی۔“

”ہم اس ساحل کے قریب سے گزرے تھے۔“ فراگ نے کمر درسی آواتر میں کہا۔

تھوڑی دیر بعد انٹر کوم سے فرائی کی آداز آئی۔ وہ اپنیں اپنے گین بین میں
طلب کر رہا تھا۔

نظر آئی جس سے دو آدمی بیک وقت آسانی سے گزر سکتے تھے۔ عمران نے احتیاطاً
ہلے اس میں ایک فائر کیا اور پھر تیر گیا۔ جوزف نے اس کی تقلید کی مگر خاصاً
بے احتیاط کرنے کے بعد اچانک یاپوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ آگے راستہ مسدود تھا۔
عمران پھر ملٹا۔ دراٹ سے باہر نکلتے ہی وہ کسی قدر تھکن محروس کرنے لگا تھا۔ جوزف
کا جو حال ہوا ہے۔

وہ چٹاؤں سے لگا ہوا بائیں جانب پڑھتا رہا.... یا کامیابی... یا غرقابی....
اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں تھی۔ لائچ نہ جانے کہا پوچھی ہو۔ پانی کے اندر
ٹرائیمپٹر بھی اس سے راپٹھے قائم نہیں کیا جا سکتا تھا اور سطح پر اچھے نے کا تو نصویر بھی
نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پتا نہیں ساحل کی نیکی اپنی کے لئے لکنی مسلیع کشیاں موجود ہوں۔
فرائی کی بھوت والی بچکانہ حرکت نے سامان کھیل بکار ڈالا تھا اور نہ وہ دن کی وہ شنی
میں یہ کام سرانجام دیتا۔ اس صورت میں فرائی کم از کم اس جگہ کی نشانہ ہی تو کہ ہی
سکتا جہاں اس کی کشتی آہنی کونوئیں میں قید ہوئی تھی۔ پھر تو وہ ناک کی سیدھی
ہی میں اس شنگاف کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا اور شاہد جلد ہی کامیاب بھی ہو جاتا۔
وہ ایک بار پھر جوزف کی طرف پڑتا۔ غاباً دیکھنا چاہتا تھا کہ کیس اسے اسکی
حد کی ضرورت تو نہیں یہ کن جوزف نے ہاتھ ہلا کر اسے آگے بڑھتے رہنے کا
اشارة کیا۔ ایک جگہ پھر ایک شنگاف نظر آیا۔ یہ کن وہ بھی دھوکہ ہی ثابت ہوا۔
عمران سوچ رہا تھا کہ کیس پچھے آخوندی وقت تو نہیں آپوچا ہے۔ اب
آگے بڑھنے کی رفتار سست تھی۔

دفتاریں بائیں گز کے فالے پر نیلے رنگ کے چکدار لہریے سے نظر آئے۔
اوہ یہ تو روشنی ہے..... اُس نے سوچا... نیلی روشنی جس کی شعاعیں پانی میں
لہریے سے ڈال رہی تھیں اور یہ روشنی چنان ہی سے پھوٹ رہی تھی۔ وہ پھر
جوزف کی طرف پڑتا اور اشارہ کیا کہ وہ اس کی ایک ٹانگ پکھے۔ اب تیرا کی
آسان نہیں رہی تھی۔ اس کے بازو آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔

وہ گمراہوں میں اترتے چلے جا رہے تھے۔ عمران کے گرد اتنی روشنی تھی کہ
جوزف اس پر نظر جماٹے رکھنے پر قادر تھا۔ محوی جماعت کی تھیلیاں ان کے قریب
سے گذر رہی تھیں اور ابھی تک کمی خطرناک قسم کے آبی جاہر کا سامنا نہیں ہوا
تھا۔ عمران تھوڑی تھوڑی دیر بعد هرڑ کر جوزف کو دیکھ لیتا۔ جوزف نے لیں سلنڈر
کے علاوہ عمران کے سامان کا داٹ پر دفت تھیلیا بھی پشت پر باندھ رکھا تھا۔ ایک
تھیلا عمران کے ساتھ بھی تھا لیکن وہ جوزف داٹ تھیلے کی طرح دزنی نہیں تھا۔
جوزف تو دوسری تھیلے اپنی ہی کمر سے باندھنے پر مصروف تھا۔ لیکن پھر یہ طے پایا تھا کہ
دزنی تھیلا وہ سنبھالے اور پہلکا عمران

ساحل تک پوچھنے میں پتہ رہ یا پیس منت صرف ہوئے تھے۔ چٹائیں خاصی
گمراہی تک اترتی چل گئی تھیں لیکن وہ شنگاف کہاں تلاش کیا جائے کسی خاص
جگہ کی نشانہ ہی موجود نہیں تھی۔ یہ چٹائیں پانی کے اندر بھی دیوار ہی کی طرح
سیدھی چل گئی تھیں اور ان پر کافی کی اتنی پھسلن تھی کہ کسی جگہ ہاتھ جھانا بایں
مشکل تھا۔

ایک جگہ ایک بہت بڑا سمندری سائب دکھانی دیا جو ایک یا یہی میں دراٹ
کے برآمد ہو رہا تھا۔ لیکن زبرد سمندر والا آبی جو بہ آڑے آیا اس سے سائب کے
بیچھے پانی میں منتشر ہوئے تھے۔

اگر جوزف کے جسم پر یہی اسی قسم کا بیاس ہوتا جیسا عمران نے پن رکھا تھا تو
وہ آپس میں لفٹک گئی کہ شفعت۔ پکھ دیر بعد کی جدوجہد کے بعد ایک ایسی دراٹ
کے اس بیاس سے متعلق عمران سیریز کے ناول "پیاس سمندر" میں ملاحظہ فرمائیے۔

وہ ایک خاص کا شکاٹ ہے شکاٹ ہی تھا جس سے روشنی کے لئے نکل رہے تھے۔ شکاٹ کرنے لگا جسے جوزت نے ہنسنے پر کھڑا کھا۔ اس روشنی کی زد سے بچتا ہوا اور جوزت نے اس شکاٹ کے سامنے شاہزاد جوزت کو بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ کنارہ مل گیا ہے اس لئے وہ اس کیلئے جا پہنچا۔ روشنی کے لئے فنگاں سے نکل کر میں چار فٹ پر مدد دم ہو جائے سانی فراہم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر اس کا دوسرا بھی بھی خشی سے ملکر ایسا اور اس نے عمران کی ٹانگ پھرور کر اپنے طور پر جو جدوجہد شروع کر دی۔

قریباً یہ منٹ بعد وہ سخت زمین پر چلت پڑتے تھے ہوئے چوپا یوں کی طرح پڑ رہے تھے۔ سر پر تاروں پر جھرا آسمان بھا اور رات سائیں سائیں کر رہی تھی۔ انھوں نے گیس ماسک اتنا دیتے تھے۔ کچھ دیر بعد جوزت نے گردٹ لے کر

پر کھٹی کی۔ ”کیا خیال ہے باس۔؟“

”تم بہت اچھے خود خور شایست ہو رہے ہیں۔“

”اوہ نہ..... اسے چھوڑو... ہم کا میاب ہو گئے ہیں نا....؟“

”ہاں..... شاہزاد نے ہم پر دم کیا ہے۔ کیس سونہ جانا۔.....؟“

”یہ سونہ کی رات نہیں ہے باس۔“ جوزت نے کہا اور کھی کھی کر کے ہنسنے لگا۔

”ابے۔ تو اس میں سہنے کی کیا بات ہے؟“

”مرزا اور ہاہے باس۔ یہ سورج کر کم بھے چھوڑ آتے کا ارادہ رکھتے تھے۔“

”پڑا رہ جپ چاپ..... پتا نہیں کہاں آپر پچھے ہیں۔ یہاں تو نہ کہ دوہا تھے میں سمجھا دیتا۔“

”چھوڑی دیر بعد سمجھا اور سے گا باس۔ آنکھوں کو عادی تو ہونے دو۔ کچھ دیے

”تاروں کی چھاؤں میں بہت کچھ دکھائی دیگا۔“

”مشنو۔! ہمیں اس جگہ سے ہٹ چلا چاہئے؟“

”ٹھیک ہے باس۔ میں بھی یہی سورج رہا تھا۔ یہ تو بھا خاصاً استہے ہے۔“

”رکتا ہے پو شدہ آندو نزت کا مستقل راستہ ہے۔“

عمران کے پیچے میں ڈارچ بھی موجود تھی لیکن اس نے اس کا استعمال مناسب

دہ ایک خاص کا شکاٹ ہے۔ روشنی کے لئے نکل رہے تھے۔ اس شکاٹ کے سامنے جا پہنچا۔ روشنی کے لئے فنگاں سے نکل کر میں چار فٹ پر مدد دم ہو جائے تھے۔ شکاٹ اتنا کا شادہ تھا۔ اس سے ایک خاصی بھی کشش تکزیتی تھی۔

عمران نے اپنے جربے سے شکاٹ کے اندر فائدہ کیا ہے تھا کہ ایسا معلوم ہوا جیسے کسی ابجخ سے اسٹیم خارج ہونے لگی ہو۔ روشنی کے لئے یہ غائب ہو چکے تھے۔

دہ دلوں اور پر سے بچے کی طرف شکاٹ کے گرد چکر لگانے لگے۔ عمران فوری طور پر اس میں داخل نہیں ہونا چاہتا تھا۔

اسٹیم خارج ہونے کی سی آداز کھوڈ یہ بعد قدم گئی۔

اب وہ شکاٹ میں داخل ہو رہا تھا۔

شاہزادی شکاٹ کے بارے میں فرماں کے قیدی نے بتا یا تھا۔ اس نے سوچا اور دہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا۔ جوزت نے اس کی ایک ٹانگ پکڑا کھٹی تھی اور دوسرے ہاتھ سے پانی کا ٹاشا جارہا تھا۔ عمران کے دلوں پاٹھے چل رہے تھے۔

یہ شکاٹ بتدریج اور پر کی طرف اٹھا چلا گیا تھا۔

عمران سورج رہا تھا کہ شاہزاد اس نہیں۔ روشنی کا انتظام انھوں نے اپنے آدمیوں کا رہنا فانی کے لئے کر رکھا تھا جسے زیر دلینڈ والے جربے نے ضائع کر دیا۔ یک بیک اس کا مسر پانی کی سطح پر ابھر آیا۔ ساٹھی ہی باس سے خارج ہونے والی روشنی بھی ختم ہو گئی۔ اب چاروں طرف عمران طحری تاریکی تھی اور دوں سطح پر تیر رہے تھے۔

جوزت نے اب بھی اس کی ایک ٹانگ پکڑا کھٹی تھی۔

پھر اچانک اس کا پاٹھہ کسی پچھر سے ملکر ایا۔ دوسرے ہی لمحے میں اس نے جربے تو ہو سڑھیں رکھا اور دلوں پاٹھوں سے اس پیچھ کو ٹوٹانے لگا۔ وہ شکاٹ

اور پوری طرح اس کے دلوں پاٹھوں کی گفت میں آگیا تھا۔ اس نے اس پر

نہ بھا۔ جہاں تک سطح زمین میں سینے کے بل رینگتے چلے گئے۔ پھر چڑاؤں کے ہیوئے نظر آئے لگے اور زمین بھی ناہو اور ہو گئی اور انھیں لھٹؤں کے بل بیٹھنا پڑا۔

اب وہ پوپاٹوں کی طرح ہاتھوں اور پاؤں سے چل رہے تھے۔ ایک بڑی کی چٹان کی اوٹ میں پھوپھک عمران ٹک گیا۔

”فی الحال یہی ہماری منزل ہے۔“ وہ آہستہ سے بولا۔ ”یہ گیس سیلنڈر اور تھیلا پشت سے اتار دو۔“

جوزت خاموشی سے تعیل کرتا رہا۔ پھر عمران بولा۔ ”یہ بڑا اچھا ہوا کہ اپنا بوجھ خود ہی اٹھا کر لائے ہو۔“

”یہ سین سمجھا یا س۔“

”تمہارے تھیلے میں روگیں پر نیاری کی کچی مشراب موجود ہے۔“

”بہ..... باس....!“ جوزت بھراہی ہوئی آواز میں بولا۔ ”آسمان پر وہ اونہ زمین پر تم میرے باپ ہو۔ تمہارے علاوہ اور کسی نے میرا اتنا خیال نہیں رکھتا۔

آسمانی باپ نے زندگی دیا ہے اور تم پال رہے ہو۔“ اُس نے ٹوٹا کر عمران کا ہاتھ پکڑا اور اسے دالہانہ آواز میں چومنے اور آنسوؤں سے بچکونے لگا۔

رات کا ابیدی سنایا پہلے سے بھی زیادہ گمرا معلوم ہونے لگا۔

نزلتے کا سفر

مُصَّنف: - ابن صفی بی۔ اے

- وہ بڑا جہاں یواجھ رہتا — جانوروں کی طرح زندگی پر کرنے والے دو افراد — عمران اور جوزت!
 - دھوئیں کا حصہ اس طرح ٹوٹتا ہے —!
 - جوزت ایک دن ادارکتے کی طرح اپنی زندگی داد پر لگادیتا ہے۔
 - ”کنگ چانگ“ سے شروع ہونے والی کہانی کی آخری کڑا۔
 - عمران کا حیرت انگیز کارنامہ جسے عرصہ تک فراموش نہیں کیا جاسکتا۔
 - اپریل سماں کے پہلے ہفتہ میں منظر عام پر آ رہا ہے۔
- یقینت: - دو روپ پر
جا سوی دنیا — نکتہ پلیکشنز ال آباد

آئینہ ناول

نہ بھا۔ جہاں تک سطح زمین میں سینے کے بل رینگتے چلے گئے۔ پھر چڑاؤں کے ہیوئے نظر آئے لگے اور زمین بھی ناہو اور ہو گئی اور انھیں لھٹؤں کے بل بیٹھنا پڑا۔

اب وہ پوپاٹوں کی طرح ہاتھوں اور پاؤں سے چل رہے تھے۔ ایک بڑی کی چٹان کی اوٹ میں پھوپھک عمران ٹک گیا۔

”فی الحال یہی ہماری منزل ہے۔“ وہ آہستہ سے بولا۔ ”یہ گیس سیلنڈر اور تھیلا پشت سے اتار دو۔“

جوزت خاموشی سے تعیل کرتا رہا۔ پھر عمران بولा۔ ”یہ بڑا اچھا ہوا کہ اپنا بوجھ خود ہی اٹھا کر لائے ہو۔“

”یہ سین سمجھا یا س۔“

”تمہارے تھیلے میں روگیں پر نیاری کی کچی مشراب موجود ہے۔“

”بہ..... باس....!“ جوزت بھراہی ہوئی آواز میں بولا۔ ”آسمان پر وہ اونہ

زمین پر تم میرے باپ ہو۔ تمہارے علاوہ اور کسی نے میرا اتنا خیال نہیں رکھتا۔

آسمانی باپ نے زندگی دیا ہے اور تم پال رہے ہو۔“ اُس نے ٹوٹا کر عمران کا ہاتھ

پکڑا اور اسے دالہانہ آواز میں چومنے اور آنسوؤں سے بچکونے لگا۔

رات کا ابیدی سنایا پہلے سے بھی زیادہ گمرا معلوم ہونے لگا۔